منصور
مذہب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ

کیا اللہ مین کچہہ شک ہے جو پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ہے۔ جاننا چاہیے کہ کسی شے کی معلوم کرنیکے لئے حواس خمسہ اور عقل کی ضرورت ہے۔ محسوسات کا ادراک بذریعہ حواس ہے اور غیر محسوسات کا ادراک اوسکے آثار سے بذریعۂ عقل ہوتا ہے۔ اور معانی جزئیہ کا ادراک قوت واہمہ سے ہے۔ حواس خمسہ ظاہری سمع و بصر و ذوق و شم و لمس ہین اور حواس خمسہ باطنی حس مشترک و خیال و وہم و حافظہ و متصرفہ ہین۔ حس مشترک کا کام صرف اون اشیاء کا معلوم کرنا ہے جنکو حواس ظاہری نے حس مشترک کے طرف پہونچایا ہے اور خیال کا کام اون اشیاء کو ہر وقت غائب ہونیکے محفوظ رکہنا ہے اور وہم کا کام اون معانی خاص خاص کا معلوم کرنا ہے جو اشیاء محسوسہ مین پائی جاتی ہین۔ اور حافظہ کا کام اون معانی کا حفاظت کرنا ہے۔ اور متصرفہ کا کام اون صورتون اور معانی مین جدائی اور اتصال کرنا ہے۔ اور عقل کا کام کلیات و غیر محسوسات کا معلوم کرنا ہے۔ اور جنکے نزدیک حواس باطنی نہین ہین وہ عقل کو ہی مدرک کلیات و جزئیات کہتے ہین۔ اور حواس ظاہری کو اوس کا آلہ اور جاسوس بتاتے ہین۔

بہرحال انسان مین ایسی قوتین رکہی گئی ہین جن سے تمام اشیاء کو معلوم کر سکتا ہے لیکن جب ہم غور کرتے ہین تو سوائے اعراض کے جواہر کا ادراک کرنا انسانی قوت سے ممکن نہین۔ غرض جوہر کسی شے کا دریافت نہین ہو سکتا صرف اوسکے اعراض مثل عرض و طول و عمق و رنگ و شکل وغیرہ کے معلوم ہوتے ہین انہین اعراض اور اوصاف سے جوہر کا پتا لگتا ہے۔ مگر ماہیت کسی جوہر کی دریافت کرنا نہایت دشوار بلکہ محال ہے۔ جب کسی جسم کو معلوم کرنا چاہین تو اوسکی صفات

جو قائم بالذات ہو معلوم بالکنہ ہوگئی ہے اگر وہ ایسا دعوی کرے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ کنہ کی حقیقت نہین جانتا۔ اور نہ قائم بالذات
اور قایم بالغیر مین فرق کرسکتا ہے ورنہ ہرگز ایسا دعوی نہ کرتا اور بروقت سوال ہرگز اوصاف شئے زبان پر نہ لاتا۔ پس ثابت
ہوا کہ انسان کی رسائی صرف اعراض اور اوصاف تک ہی اور جواہر کی حقیقت معلوم ہونا مقدور بشر نہین اسی لئے بعض صوفیہ
نے تمام عالم کو مجموعۂ اعراض کہا ہے جسکا قیام واجب بالذات سے ہے۔ اور جو عالم کو مجموعۂ اعراض وجواہر تسلیم کیا جائے جیسا کہ
رائے دوسرونکی ہے تو جواہر کو صرف محل اعراض و اوصاف ماننا پڑیگا۔ اس سے اونکا خالق ہونا لازم نہین آتا۔ کیونکہ وہ
خود حادث ہین اور اونکو سب طرف سے عدم گھیرے ہوئے ہے وہ خود کسی محدث کے محتاج ہین۔ اور طبیعت کی طرف
خلق کی نسبت کرنا بالکل خلاف عقل ہے۔ کیونکہ وہ خود عرض ہے اور اوسکو شعور نہین جو ایسا شعور والا انتظام اوس سے صادر
ہو یہہ انتظام عالم جسکو دیکھکر عقل حیران ہے وہی کرسکتا ہے جو حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سمع اور بصر اور دیگر صفات کمالیہ
کامل اور ذاتی رکھتا ہو کسی دوسرے سے مستعار نہ لیا ہو۔ پھر جب غور کیا جائے تو انسان ہی جسکو اشرف المخلوقات مانا گیا ہے سب سے
زیادہ محتاج معلوم ہوتا ہے جس سے قادر مطلق کا پتا ملتا ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ محسوسات پر غیر محسوسات کا اثر پڑتا ہے
چنانچہ جسم پر قوی کا اثر ایسا ہے جس کا کوئی عاقل انکار نہین کرسکتا حالانکہ کوئی قوت محسوس نہین ہے پھر عقل انسانی کا
اثر قوی پر پڑتا ہے اسیطرح چلے چلو دیکھو حروف کا نقشہ گو بظاہر سیاہی اور قلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہی لیکن اوسکی انتہا بھی
قوت غیر محسوسہ کے طرف ہی اسیطرح جمیع کاروبار کا انتظام قوی غیر محسوسہ سے ہے اگر قوت نہو جسم بیکار رہے غرض عالم مین
جسقدر آثار نمایان ہین سب قوتون کی بدولت ہین اور قوتونکا سلسلہ ایسی قوت اور طاقت پر منتہی ہونا ضرور ہے جو مستعار
نہو بلکہ ذاتی ہو ورنہ تسلسل لازم آئیگا۔ اور جب غیر محسوس ہی کو موثر ماننا پڑا تو ایسی شئی کو موثر حقیقی ماننا چاہیے جس سے تشنگی
باقی نہ رہے۔ لہذا طبیعت اور قوت اور عقل اور دہر پر قناعت کرلینا خلاف بداہت ہی۔ کیونکہ یہہ سب کسی واجب بالذات
کے محتاج ہین۔ دیکھو عالم مین جسقدر کثرات ہین سب کا سلسلہ کسی وحدت پر ختم ہوتا ہے۔ چنانچہ جمیع اعداد کا سلسلہ ایک
پر ختم ہوتا ہے اور حروف کا سیاہی پر۔ پس وحدات کا سلسلہ کسی وحدت خاص پر ضرور ختم ہوگا۔ درمیان مین ٹھہرنا جب تک منزل
مقصود نہ آوے مردونکا کام نہین ءَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

ثبوت صانع ہرچند بدیہی ہے تمام صنائع وبدائع ایجاد صانع پر شاہد عدل ہین لیکن واسطے زیادتی اطمینان واظہار شکر کے
چند دلائل اور علامات اور آیات اور تنبیہات بھی بیان کئے جاتے ہین۔ جن سے بیان مذکور بالا خوب واضح ہوجاوے
اگرچہ وہ باتین اور علامتین منکرین بھی جانتے ہین مگر شاید اون کو اوسطرف توجہ نہین اگر ذرا تامل فرماوین تو ہرگز صانع
حقیقی مین شک نہ لاوین۔ وما علینا الا البلاغ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

دلیل اوّل یہ ہے کہ ظاہر تر اور جلی تر موجودات کا اللہ تعالی سے ہے اور یہہ امر اسکو مقتضی تھا کہ معرفت الٰہی تمام معرفتون سے

ہی معلوم ہونگے حالانکہ کوئی جسم بدون جوہر اور عرض کے نہین ہو سکتا لیکن جوہر تو نہین معلوم ہوتا صرف اوسکی اعراض پر
قناعت کرلیجاتی ہی۔ اہل منطق نے حد تام کو جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب بتایا ہے جس سے ماہیت شئی کی
معلوم کرتے ہین مگر اونکو بھی مجبوراً یہ اقرار کرنا پڑا ہے کہ کسی شے کی حقیقت معلوم نہین ہو سکتی۔ اور جنس اور فصل کے
مقام پر جن کو داخل ذات تسلیم کیا ہی اوس شے کے مشہور تر اوصاف جنکے طرف ذہن جلد تر سبقت کرتا ہی لائے جاتے ہین
چنانچہ اونھون نے انسان کی حد تام حیوان ناطق بیان کی ہی حالانکہ یہ دونون وصف ہین کیونکہ حیوان کے معنی جسم نامی حساس
متحرک بالارادہ ہین اور ظاہر ہے کہ نمو اور حس اور حرکت جملہ اوصاف ہین۔ رہا جسم اوسکی تعریف یون کرتے ہین کہ وہ ایک
جوہر ہے جو ابعاد ثلثہ کے قابل ہو حالانکہ عرض و طول و عمق و قبول اوصاف و اعراض ہین۔ باقی رہا جوہر اوسکی تعریف
یہہ کرتے ہین کہ وہ ایک شئی ہے جو مستقل بالذات یا قائم بالذات ہو حالانکہ استقلال اور قیام اوصاف جوہر سے ہے
نفس جوہر نہین اسیطرح ناطق کی تعریف کرتے ہین کہ وہ جوہر ہے جو مدرک کلیات ہو اس تعریف مین بھی ادراک
صفت ہی۔ اور جوہر کی تعریف بھی اوصاف سے کی ہے چنانچہ ابھی گذرا۔ اور بعض نے جوہر کی تعریف اسطرح کی ہے کہ وہ
ایک ماہیت ہی کہ اگر وہ خارج مین پائی جائے تو موضوع مین نہوگی بلکہ قائم بالذات ہوگی۔ اس تعریف کا انجام بھی اوصاف
ہین کیونکہ جب ہم ماہیت کو دریافت کرینگے تو اوسمین بھی ضرور لفظ شئی اور دیگر الفاظ اوصاف ہی سے تعبیر کیا جایگا پھر شئی کو
بمعنی شائی اسم فاعل یا بمعنی مشئی اسم مفعول کے ہی بتا دینگے اور یہ دونون بھی وصف ہین جوہر کی ماہیت اور حقیقت
تو معلوم نہوئی بلکہ اوسکے اعراض سے اوسکا علم بالوجہ حاصل ہوگیا۔ آپ کسی چیز کو ملاحظہ فرمائے بجز رنگ و شکل و روشنی
و گرمی و سردی و خشکی و ثقل و خفت و خشونت و ملاست و دیگر اوصاف کے اوسکا جوہر ہرگز محسوس نہین ہوتا۔
اس بیان سے میری غرض یہہ ہے کہ جیسے دوسری اشیاء مستقلہ کا محسوس ہونا ممکن نہین اسیطرح حق تعالی کا محسوس ہونا
بھی محال ہے۔ اور جیسے دوسری اشیاء کا علم اونکے آثار و علامات سے حاصل ہوتا ہی اسیطرح بارئ تعالی کا علم بھی اوسکی
آثار اور اوصاف سے حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر شے کو اوسکے اوصاف محیط ہوتے ہین جو اوسکی حقیقت اور کنہ کو معلوم
نہین ہونے دیتے۔ پس حضرات دہریہ کو انکار حق تعالی اس وجہ سے نہین ہو سکتا کہ وہ محسوس نہین۔ آخر دوسری اشیاء
جو قائم بالذات ہین وہ بھی تو محسوس نہین حالانکہ اونکے وجود کا سب کو یقین کامل ہے پھر نفس ناطقہ اور عقل بھی تو غیر
محسوس ہین۔ صرف اونکے آثار سے اونکا علم الیقینی آجاتا ہے۔ خود اونکی حقیقت ہرگز نہین معلوم ہوتی۔ اہل منطق کے
نزدیک نفس کو اپنا علم حضوری ہے۔ باین ہمہ کنہ و حقیقت اس علم مین بھی مفقود ہے کیونکہ ہم بجز اسکے اپنے نفس کو
نہین جانتے کہ ہم موجود ہین اور فلان فلان اوصاف ہمارے نفس سے صادر ہوتے ہین۔ پس جب علم حضوری کا یہہ
حال ہے تو علم حصولی مین جو بواسطہ حصول صورت ہوتا ہی کیا حال ہوگا۔ کوئی شخص یہ دعوی نہین کر سکتا کہ اوسکو کوئی شئی جا

غایت درجہ کی ظاہر ہو چنانچہ خفاش رات مین دیکھتا ہے اور دن کو نہین دیکھتا سو اسکا باعث دن کا خفا و استتار نہین بلکہ
شدت ظہور اوسکا مانع ابصار ہوگیا ہی۔ کیونکہ خفاش کی بصارت ضعیف ہی آفتاب اوسکو مغلوب و مقہور کردیتا ہی۔ پس کمال
ظہور دن کا بسبب ضعف بصارت خفاش کے باعث امتناع ابصار خفاش ہوگیا کہ وہ جب تک تاریکی نہ ہو اور دن کا ظہور
ضعیف نہ ہو جاوے کسی شئی کو نہین دیکھہ سکتا۔ اسیطرح ہمارے عقول ضعیف ہین اور جمال آلہی نہایت روشن اور
سب کو شامل اور محیط ہی حتی کہ کوئی ذرہ آسمان اور زمین کا اسکے ظہور سے محروم نہین رہا اسوجہ سی اوسکا ظہور ہی اوسکے
خفا کا باعث ہوگیا۔ سبحان اللہ وہ اپنے اشراق اور ظہور کی وجہ سی ہی ہم سی چھپ گیا۔ اور غایت ظہور کے سبب مخفی ہونا کوئی
عجیب امر نہین کیونکہ اشیاء کا علم اونکے اضداد کی وجہ سی ہوا کرتا ہی اور جسکا وجود عام ہو حتی کہ اوسکے لئے کوئی ضد نہ ہو تو ضرور
اوسکا ادراک دشوار ہی پس اگر اشیا مختلف ہون تو تفرقہ اونکا باعث تمیز و ادراک ہو جاتا ہے۔ اور جو اشیاء دلالت مین مشترک
ہون تو امتیاز و ادراک مشکل ہی۔ مثال اوسکی نور آفتاب ہی جو زمین پر پڑتا ہی اور ہم بالیقین جانتے ہین کہ یہہ ایک عرض ہی اعراض مین
سے جو زمین پر حادث ہوتا ہی اور وقت غائب ہونے آفتاب کے غائب ہو جاتا ہے۔ پس اگر آفتاب کا نور ہمیشہ ہوتا اور غروب واقع
نہ ہوتا تو ہم ہرگز اوسکو تمیز نہ کرتے کیونکہ ہمارے گمان مین اجسام کے اندر صرف رنگ نظر آتا ہی جیسے سفیدی و سیاہی وغیرہ سکا کہ ہم
سیاہی اور سفیدی مین سفیدی کا ہم مشاہدہ کرتے ہین رہی صرف روشنی اور نور وہ ہمکو نظر نہین آتا۔ لیکن جب ظلمت طاری ہوئی
اور آفتاب غروب ہوا اوسوقت ہمکو دونون حال مین فرق معلوم ہوگیا اور یہہ جانا کہ اجسام کی روشنی نور کے سبب تھی جو غروب
کے وقت جدا ہوگیا پس نور کو ہمنے عدم نور سے معلوم کرلیا۔ اور اگر عدم نور نہ ہوتا تو ہم ہرگز نور پر مطلع نہ ہوتے مگر بڑی ہی دقت
و دشواری سے۔ کیونکہ ہم اجسام کو متشابہ پاتے اور ظلمت و نور کی وجہ سے مختلف نہ دیکھتے حالانکہ نور تمام محسوسات سی اظہر ہے
کیونکہ نور ہی سے جملہ محسوسات ادراک کئے جاتے ہین پس نور کو غور کیجیے کہ خود بھی ظاہر اور دوسرے کو بھی ظاہر کرنیوالا باایںہمہ سقدر مبہم اور مخفی
بسبب کمال ظہور کے ہوگیا جبکہ اوسکی ضد معدوم ہوئی پس حق تعالی تو جملہ امور سے اظہر ہی اور اوسی سی جملہ اشیاء کو ظہور نصیب
ہوا ہی اگر اوسکا عدم یا غیبت یا تغیر ہوتا تو آسمان و زمین فنا ہو جاتا اور ملک و ملکوت باطل ہوتا اوسوقت دونون حال مین
تفرقہ معلوم ہوتا۔ علی ہذالقیاس اگر بعض اشیاء حق تعالی کیوجہ سی موجود ہوتے اور بعض اشیا غیر کی وجہ سی موجود ہوتی تو بھی دو شیئون مین تفرقہ دلالت کرتین
ضرور ہوتا لیکن اوسکی دلالت کل اشیاء مین عام ہے اور وجود اوسکا ہر حال مین دائمی ہے کہ اوسکا خلاف محال ہے
اس لئے شدت ظہور اوسکا باعث خفا ہوگیا۔ اسی سبب سی مخلوق کے افہام اوسکے ادراک سے قاصر ہین۔

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا
کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ
نار نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

اول اور سابق ہو حالانکہ برعکس اسکے ہے۔ لہذا اسکا سبب اور باعث بیان کرنا ضروری ہوا۔ وہ یہہ جو ہم نے کہا اللہ تعالی شبوت موجودات سے اظہر ہو باجلی ہی اسکو بدون مثال کے سمجھنا دشوار ہے اور وہ یہہ ہی کہ جب ہم کسی شخص کو لکھتا ہوا یا سیتا ہوا مثلاً دیکھتے ہین تو اوسکا زندہ ہونا ہمارے نزدیک بہت ہی ظاہر ہوتا ہے۔ پس حیات اور علم اور قدرت اور ارادہ اوسکا واسطے سینے یا لکھنے کے ہمارے نزدیک اوس کاتب اور خیاط کے تمامی صفات ظاہرہ و باطنہ سے زیادہ ظاہر ہی۔ چنانچہ صفات باطنہ مثل شہوت و غضب و خلق و صحت و مرض اوسکا ہم نہین پہچانتے اور صفات ظاہرہ مین سے بعض کو نہین پہچانتے اور بعض مین شک کرتے ہین۔ جیسے مقدار طول و اختلاف رنگ وغیرہ لیکن حیات اور قدرت اور ارادہ اور علم اوسکا اور حیوان ہونا اوسکا بدون دیکھنے کے ہمارے نزدیک یقینی ہے حالانکہ کوئی شئے ان صفات مین سے بذریعہ حواس محسوس نہین ہوتی اور ہم اوسکی ان صفات کو بدون کتابت یا خیاطت یا حرکت کے نہین پہچان سکتے اور اگر سوا اوس کے تمام عالم مین نظر کرین تو کسی شئ سے بجز حرکات و سکنات اوسی شخص کے اوسکو شناخت کرنا ممکن نہین پس اوسکے لئے ایک ہی دلیل ہے۔ باین ہمہ وہ شخص ہمکو خوب ظاہر اور واضح ہوتا ہے اور اللہ تعالی کے وجود و قدرت و علم و باقی صفات پر جس وقت ہم نظر کرین اور جس چیز کو حواس ظاہرہ اور باطنہ سے دریافت کرین مثلاً پتھر ڈھیلا نباتات حیوانات آسمان زمین ستارے جنگل دریا آگ پانی ہوا جوہر عرض سچا شاہد ہے۔ بلکہ اول گواہ باری تعالی پر ہماری جانین اور اجسام اور اوصاف اور تغیر حالات اور انقلاب قلوب اور جمیع حرکات و سکنات ہمارے ہین۔ اور سب سے زیادہ ظاہر ہمارے علم مین ہماری جانین ہین اوسکے بعد محسوسات حواس ظاہرہ کے پھر مدرکات عقل ہین۔ اور ہر مدرک کیواسطے ایک مدرک اور ایک ہی دلیل ہے۔ باوجودیکہ تمام عالم اپنے خالق اور مدبر اور محرک پر شاہد عدل ہے اور اوسکے علم اور قدرت اور احسان اور حکمت پر دلالت کرتا ہے اور چونکہ مدرکات بے حد و شمار ہین پس دلائل بھی لاتعد و لاتحصی ہوئے۔ پس اگر کاتب کی حیات ہمارے نزدیک ظاہر ہے حالانکہ اوس کیلئے صرف ایک دلیل ہے یعنی حرکت ہاتھہ کی۔ پس کیونکہ ہمارے نزدیک وہ ذات اظہر من الشمس نہوگی جس کیلئے ہمارے نفوس مین اور خارج نفوس مین بکثرت دلائل موجود ہوان کیونکہ ہر ذرہ زبان حال سے ندا کرتا ہے کہ میرا وجود اور میری حرکت بالذات نہین بلکہ عطائے موجد و محرک ہی۔ چنانچہ اول شاہد اسپر ہمارے اعضا کی ترکیب اور ہماری ہڈیون کا جوڑا اور ہمارے گوشت اور پٹھے اور جمیع اجزا ظاہری و باطنی ہمارے ہین۔ کیونکہ ہم بالیقین جانتے ہین کہ یہہ اعضا خود بخود باہم نہین ملے ہین۔ جیساکہ ہم کو یقین ہے کہ کاتب کا ہاتھہ خود بخود حرکت نہین کرتا اور چونکہ کوئی شئے مدرک و محسوس و معقول و حاضر و غائب باقی نہین رہی جو باری تعالی پر شہادت نہ دے اسلئے اوسکا ظہور اتم و اکمل ہوا۔ لہذا عقول کو اوسکے ادراک مین تحیر و دہشت واقع ہوئی۔ کیونکہ جس شئے کو ہماری عقول دریافت نکرسکین اوسکے دو سبب ہین ایک یہ کہ وہ شئے خفی اور پوشیدہ ہو دوسری یہہ کہ وہ شئے

ہے خفاش کو طاقت نہین جو آفتاب کے نور کو دیکھے بلکہ وہ دن کو مخفی ہو جاتا ہی اور رات کو نکلتا ہی اور صدیقین کا حال مثل
ب انسان کے ہی جو آفتاب کے طرف نظر کر سکتا ہی لیکن ہمیشہ نظر کرنے مین زوال بصارت کا خوف ہی اسیطرح ذات
ن کی طرف نظر کرنے مین حیرت اور دہشت اور اضطراب عقل ہوتا ہی اسلئے اوس مین فکر و تامل کرنا مناسب نہین کیونکہ
عقول اوسکے متحمل نہین ہوتے بلکہ اوس مقدار نے جس کی تصریح بعض علمانے کی ہے اور وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی مکان
ے مقدس ہی اور جہات سی منزہ ہی اور نہ وہ داخل عالم ہے اور نہ خارج عالم ہی اور نہ وہ عالم سی متصل ہی اور نہ منفصل ہی بعض قومون
ے عقلون کو حیران کر دیا حتی اکہ منکر ہو گئے بلکہ بعض تو اسقدر سے کم کے بہی متحمل نہ ہو سکے۔ جب کہ اونسے کہا گیا کہ اللہ تعالی
س سی برتر ہے کہ اوسکے لئی سر اور پیر اور ہاتہہ اور آنکہہ اور عضو ہو یا کوئی جسم ذی مقدار و حجم ہو۔ اور بولے کہ یہہ عظمت و جلال الہی کے
لاف ہی یہانتک کہ بعض احمق عوام الناس مین سے لکہنی لگے کہ یہہ صفت تربوز کی ہی نہ وصف حق تعالی کا۔ پس یہ شخص عظمت
اور جلالت کو ان اعضا ہی مین سمجہتا ہے کیونکہ انسان نہین پہچانتا مگر اپنی نفس کو لہذا اوسکی عظمت کرتا ہی پس جو شی اوسکی صفات
مین مساوی نہ ہو اوس مین عظمت نہین سمجہتا البتہ غایت آرزو انسان کی یہ ہی کہ اپنے کو اچہی شکل و صورت کا تخت پر بیٹہا ہوا
تصور کرے کہ روبرو اوسکے خدمتگار اور غلام کہڑے ہوئے اوسکا حکم بجالاتے ہین۔ اسیطرح انسان حق تعالی کے حق مین
بھی خیال کرتا ہی تاکہ اللہ تعالی کی عظمت کو معلوم کرے۔ بلکہ اگر مکہی کو عقل ہو اور اوس سی کہا جاوے کہ تیرے خالق کے دو بازو
نہین ہین اور نہ ہاتہہ ہی نہ پیر اور نہ اوڑنا تو وہ منکر ہو جائیگی اور کہیگی کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ میرا خالق مجہہ سی ناقص تر ہو گیا کہ وہ بازو رکہتا ہو
یا اپاہج ہے جو اوڑنے پر قادر نہین اور میرے لئی تو آلات و قدرت حاصل ہی اور میرے خالق کو وہ قدرت اور آلہ حاصل نہ ہو
چنانچہ اکثر مخلوق کے عقول اسی قسم کے ہین اور انسان بڑا جاہل اور بڑا ظالم اور بڑا ناشکر ہے۔ اور چونکہ باری تعالی کے
ذات و صفات مین نظر کرنا اس وجہ سی خطرناک تہا اسلئے ادب اور اصلاح اسی مین ہے کہ ہم اوسطرف فکر کو نہ دوڑادین بلکہ اللہ تعالی
کے افعال و صنایع و بدائع عجیبہ پر جو مخلوق مین موجود ہین نظر کرین کیونکہ یہ افعال اوس باری تعالی و تقدس کی عظمت و شان
کبریائی و کمال علم و حکمت و اجرائی مشیت و قدرت پر بخوبی دلالت کرتے ہین۔ پس آثار صفات سی صفات پر نظر کر سکتے ہین
کیونکہ ہم اوسکی صفات پر نظر کرنیکی طاقت نہین رکہتے جیسا کہ ہم زمین پر جبکہ نور آفتاب سی منور ہو نظر کرنیکی طاقت رکہتے ہین
اور نور آفتاب کی عظمت پر بہ نسبت چاند اور ستارون کے نور کے استدلال کرتے ہین۔ کیونکہ نور زمین نور آفتاب کا اثر
ہی اور نظر آثار کی موثر پر کچہہ دلالت کرتی ہی۔ اگرچہ نظر موثر کے قائم مقام نہین ہو سکتی اور تمام موجودات دنیا کے آثار قدرت الہی کا
ایک اثر ہی اور اوسکی انوار کا ایک نور ہے۔ بلکہ کوئی ظلمت عدم سی زیادہ نہین اور کوئی نور وجود سی زیادہ ظاہر نہین اور جملہ اشیا کا
وجود ایک نور ہی انوار الہیہ سے کیونکہ جمیع اشیا کا قوام اوسی قیوم سی ہے جیسا کہ نور اجسام کا قوام نور آفتاب سی ہے اور جب بعض
آفتاب کسوف کرتا ہی تو عادت یون جاری ہی کہ طشت مین پانی بہر کر آفتاب کی طرف پانی کی واسطہ سی نظر کرتی ہین تاکہ آفتاب پر نظر

بیشک جس شخص کی بصیرت قوی ہے وہ حالت اعتدال مین بجز حق کے کچھ نہین دیکھتا اور غیر حق کو نہین پہچانتا وہ جانتا ہے کہ سوائے خدا کے کسی کا وجود نہین وہ تمام افعال وحرکات کو حق کا پیدا کیا ہوا سمجھتا ہے وہ کسی فعل کو بدون فاعل کے نہین دیکھتا۔ بلکہ فعل سے ذہول کرتا ہے کہ وہ مثلاً آسمان ہی یا زمین یا حیوان ہے یا شجر بلکہ محض صنع آلہی جانتا ہے پس نظر اوسکی غیر خدا کی طرف تجاوز نہین کرتی۔ چنانچہ کوئی شخص کسی آدمی کا شعر یا خط یا تصنیف دیکھکر اوس مین کاتب اور شاعر اور مصنف پر نظر کرے اور اوسکے آثار کو بحیثیت اثر ہونیکے دیکھے نہ اس حیثیت سے کہ وہ سیاہی سفیدی پر ہے پس اوس نے غیر مصنف کی طرف نظر نہین کی اور چونکہ مجموعۂ عالم تصنیف باریتعالی ہی پس جو شخص اوسمین اسطرح نظر کری کہ وہ فعل الہی ہے اور اوسکو شناخت کرے اسطرح کہ وہ فعلِ کردگار ہی اور اوس سے محبت کرے باین وجہ کہ وہ فعل کبریائی ہے تو وہ شخص ناظر فی اللہ اور عارف باللہ اور محب للہ ہے اور وہ شخص سچا موحد ہی کہ بجز حق کے دوسرے کو نہین دیکھتا بلکہ وہ اپنے نفس کی طرف بھی بحیثیت نفس کے نظر نہین کرتا بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ بندہ اللہ کا ہی یہہ جملہ امور اہل بصیرت جانتے ہین اور اونکو واضح کرنا غیر مفید سمجھتے ہین اسیلئے معرفت آلہی سے اکثر آدمی بے بہرہ اور محروم ہین۔ دوسری وجہ یہ ہی کہ جسقدر مدرکات کہ اللہ تعالی پر شہادت دیتے ہین ہر انسان اونکو لڑکپن سے دیکھتا ہی پھر اوسکو تھوڑی عقل آتی ہی تو وہ اپنی خواہشون مین ڈوبا ہوا ہوتا ہے اور اپنے مدرکات ومحسوسات سے مانوس ہوتا ہی اسلئے اونکی وقعت اوس کے دل سے ساقط ہو جاتی ہی مگر جب وہ کسی شئے نادر کو دیکھتا ہی جس سے سابقہ نہین پڑا یا کسی فعل الہی کو خارق عادت پاتا ہے تو بے اختیار اوسکی زبان سے سبحان اللہ نکلتا ہی باوجودیکہ ہر انسان اپنے نفس اور اعضا کو اور تمام حیوانات کو جو مالوف ہین اور سب سچے گواہ ہین ہمیشہ دیکھتا ہی۔ پھر بھی اونکی شہادت کو ذرا احساس وادراک نہین کرتا کیونکہ اونسے تو ہمیشہ مانوس ہے، اور اگر فرض کرین کہ ایک شخص مادرزاد اندھا بالغ عاقل ہو اور یکایک اوسکی آنکھین روشن ہو جاوین اور وہ آسمان اور زمین اور نباتات اور اشجار اور حیوانات کو دیکھے تو اوسکی عقل کو سخت حیرت ہوگی اور ان عجائبات کی شہادت واسطے اپنے خالق کے اوسکے حق مین نہایت تعجب خیز ہوگی۔ پس اس قسم کے اسباب اور انہماک شہوات نے مخلوق کا راستہ معرفت حاصل کرنے کا بالکل مسدود کر دیا ہے۔ لہذا مخلوق طلب حق مین مثل اوس مدہوش کے ہی کہ جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا یا گدھے پر اور اوسکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور ظاہر ہے کہ جب بدیہی اور جلی امر کی طلب ہو تو وہ بہت مشکل اور دشوار بن جاتا ہے ؎ زفرق تا بقدم ہرکجا کہ مینگرم ؛ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ؛ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ؛ ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما

دلیل (۲) مخلوقات کی عجائبات وافعال وحالات سے استدلال کرنا اور اونمین تفکر کرنا اور انتظامات عالم کو دیکھنا اور غور کرنا باعث ہدایت ہی اور عین ذات وصفات الہیہ کو فکر کرنا خطرناک ہی کیونکہ عقول اوس مین حیران ہین اور بجز صدیقین کے دوسرونکو اوسکے نور پر نظر کرنیکی طاقت حاصل نہین بلکہ مخلوقات کی ابصار بمقابلہ جلال الہی کی مثل بصر خفاش ہین بمقابلہ نور آفتاب

دلیل (۵) انسان کی پیدایش نطفہ سے ہی جو ایک قطرۂ ناپاک ہی کہ اگر اوسکو تہوڑی دیر ہوا مین چہوڑ دیا جاسے تو فاسد اور
گندہ ہو جاے پہر اوسکو کہان کہان سے نکالا گیا اور مرد و زن ہین رشتہ محبت ڈالا گیا اور دونونکو باہم سلسلہ محبت سی جمع کیا گیا
اور حرکت جماعی سی اوس منی کو خارج کیا گیا پہر حیض کا خون اندرون بدن سی کہینچکر رحم مین جمع کیا گیا پہر نطفہ سے مولود کیونکر پیدا کیا اور
اوسکو حیض سی غذا پہونچائی کہ وہ پرورش پاکر بڑا ہوگیا اور کیونکر نطفہ کو جو سفید تہا خون بستہ سرخ کر دیا اور اوسکو کیسے گوشت کا
ٹکڑا بنایا اور طرح طرح سے اطوار انسانی بدلے گئے۔

دلیل (۶) نطفہ کے اجزا باہم متشابہ ہین اونکو ہڈی اور پٹھے اور رگین اور اوتار وغیرہ مختلف اقسام کی طرف کیونکر منقسم کیا گیا۔
پہر گوشت اور پٹھون اور رگون سے اعضاء ظاہرہ کو کیسا بنایا گیا اور سر کو گول وضع کا کیا گیا اور اوسمین کان اور آنکہہ اور ناک اور منہ
کا سوراخ رکہا گیا اور ہاتہہ اور پیر کو دراز بنایا اور اونکے کنارے پر اونگلیین اور اونگلیونمین پورے بنائے گئے پہر اندرونی اعضا کو
جیسے قلب اور معدہ اور جگر اور تلی اور پہیپڑا اور رحم اور مثانہ اور آنتین ہر ایک کو شکل خاص اور مقدار خاص اور عمل خاص عطا کیا گیا
پہر ہر عضو کے واسطے اجزا و اقسام دوسرے کئی گئے کہ آنکہہ مین مثلاً سات طبقے اور ہر طبقہ کیواسطے وصف خاص اور ہیئت خاص
مقرر فرمائی کہ اگر کوئی طبقہ معدوم ہو جاے یا کوئی صفت اوسکی زائل ہو جاے تو آنکہہ سی بصارت معطل ہی اور نیز تین رطوبات
آنکہہ مین رکہی گئین کہ اگر ایک رطوبت بہی معدوم یا کم و بیش ہو تو ابصار دشوار ہے۔

دلیل (۷) ہڈیونکو دیکہیے کہ کسقدر سخت اجسام ہین اونکو نرم رقیق نطفہ سے کیسے بنایا گیا اور اونکو قوام و ستون بدن کیا گیا
اور اونکو مختلف مقادیر اور اشکال مختلفہ دیے گئے کہ بعض صغیر اور بعض کبیر اور بعض طویل اور بعض مستدیر اور بعض جوف دار
اور بعض [illegible] اور بعض عریض اور بعض دقیق کیے گئے اور چونکہ انسان کو بعض حاجات مین جملہ بدن کی حرکت اور بعض مین
[illegible] حرکت کی ضرورت پڑتی ہے اسلیے اوسکی ایک ہڈی نہین بنائی گئی بلکہ بہت ہڈین پیدا کی گئین اور اونکے درمیان
مین جوڑ [illegible] خوبی سے لگائے گئے جن سے حرکت کرنا آسان ہو اور ہر ہڈی کی شکل موافق حرکت مطلوبہ کے بنائی گئی۔ پہر جوڑ
وصل عجیب حکمت سے کیا گیا کہ اونہین ہڈیون سے رباطات نکالکر دونون ہڈیکی کنارہ پر لپیٹے گئے۔ تاکہ جوڑ اپنے مقام پر
قائم اور مضبوط رہے۔ علاوہ برین ہڈی کے کنارہ پر زائدہ مثل گہنڈی کے اوسی ہڈی سے پیدا کیا گیا اور دوسری ہڈی مین
گڑہا موافق اوس زائدہ کے پیدا کیا گیا تاکہ وہ اوسمین داخل ہو کر منطبق ہو جاوے اور ادہر اودہر سے نہ ہٹے۔ پس انسان
ایسا بنگیا کہ جس حصہ کو بدن کے حرکت دینا چاہے تو بلا تکلف حرکت دیسکتا ہے اور اگر مفاصل اور جوڑ نہ ہوتے تو بڑی
وقت پیش آتی اور ہر عضو کی حرکت دشوار ہو جاتی پہر سر کی ہڈیون کو غور کیجیے کہ کسطرح اونکو جمع کیا ہے اور ترکیب دیا ہے
کہ ہر ہڈی کی شکل اور صورت مختلف اور بعض کو بعض سی ایسا اتصال کیا کہ کرویت سر کی درست اور برابر رہی فتبارک اللہ احسن الخالقین

دلیل (۸) دانتونکی ساخت عجیب و غریب ہی کہ جن سی چابنا اور کاٹنا اور توڑنا باسانی ہو سکے ثنایا اور رباعیات واسطے

ڈالنے کی طاقت ہو اسیطرح افعال واسطہ ہین جنمین صفات فاعل کا مشاہدہ ہوتا ہے اور نور ذات نظر کو چکا چوند نہین کرتا۔

دلیل (۳) سوائے اللہ تعالی کے جو شئے موجود ہے وہ فعل و خلق آلہی ہی اور ہر ذرہ مین ذرات سی جوہر ہو یا عرض صفت ہو یا موصوف عجائب و غرائب پائے جاتی ہین جن سے حکمت اور قدرت اور جلال اور عظمت اللہ تعالی کی ظاہر ہوتی ہی اور اسکا احاطہ ممکن نہین کیونکہ اگر دریا کی سیاہی بنائی جائے اور اوصاف آلہیہ تحریر کئے جاوین تو وہ ختم ہو جاوے قبل اسکے کہ عُشر عشیر وصف آلہی کا ادا ہو لیکن ہم اجمالی طور سے کہتے ہین تا کہ وہ مثل مثال کے دوسرے اشیا کیلئے ہو جاوے کہ بعض موجودات تو ایسے ہین جنکی معرفت ہمکو حاصل نہین تو اونمین فکر کرنا بھی بیفائدہ ہی اور بعض موجودات ایسے ہین جنکی ہمکو شناخت حاصل ہی مگر تفصیل اونکی معلوم نہین البتہ اونکی تفصیل مین ہم فکر کر سکتے ہین۔ اور وہ وہ ہین جو حس بصر سے معلوم ہوتے ہین اور بعض وہ ہین جو حس بصر سے معلوم نہین ہوتے۔ چنانچہ فرشتے اور جنات اور شیاطین اور عرش اور کرسی وغیرہ لہذا ان اشیا مین فکر کرنا انسان کو ضیق اور تنگی مین ڈالتا ہی پس مناسب ہی کہ ہم وہ اشیا بیان کرین جو عام فہم ہین یعنی جو کہ حس بصر سے معلوم ہوتی ہین۔ چنانچہ آسمان و زمین اور ما بین ان دونونکا۔ پس آسمانون کا مشاہدہ تو ستارے اور سورج اور چاند اور انکی حرکت اور دور طلوعی و غروبی سے ہوتا ہی۔ اور زمین کا مشاہدہ پہاڑون اور کانون اور ندیون اور سمندرون اور حیوانون اور نباتات سی ہوتا ہی۔ اور ما بین کا مشاہدہ ابر و بارش و برف و بجلی و شہاب و تیز ہوا سی ہے۔ پس یہہ وہ اجناس ہین جو آسمان اور زمین اور درمیان مین مشاہدہ کئے جاتی ہین اور ہر جنس انواع کی طرف منقسم ہی اور ہر نوع اقسام کے طرف منقسم ہی اور ہر قسم اصناف کی طرف منقسم ہی پھر اوسکے انقسام کی انتہا نہین کہ اختلاف صفات و ہیئات و معانی ظاہرہ و باطنہ مین انقسام غیر متناہی ہی البتہ ان امور مین فکر کی جولانی ہو سکتی ہی۔ پس کوئی ذرہ آسمان اور زمین مین جمادات اور نبادات اور حیوانات اور فلک اور کوکب کا حرکت نہین کرتا مگر اس حال مین کہ اللہ تعالی اوسکا محرک ہی اور اوسکی حرکت مین ایک حکمت یا دو حکمت یا دس حکمت یا ہزار حکمت ہین اور ہر ایک ذرہ اللہ تعالی کی وحدانیت اور جلال اور کبریائی پر شاہد ہے۔

دلیل (۴) انسان کی خلقت نطفہ سے ہی اور سب اشیا سی انسان کی طرف زیادہ قریب اوسکا نفس ہی اور انسان مین وہ عجائب امور ہین جو عظمت آلہی پر دلالت کرتے ہین اور جنکا عُشر عشیر بھی سالہا سال مین نہین معلوم ہوتا مگر افسوس ہی کہ انسان خود اپنے نفس سی ہی غافل و جاہل ہی پھر کیونکر اپنے غیر کی معرفت حاصل کریگا خود انسان کے اندر آیات آلہیہ موجود ہین کیون نہین دیکھتا اور کیون نہین غور کرتا کہ وہ ایک نطفہ نجس سی پیدا کیا گیا ہے جسکی اصل مٹی ہی چند روز تک وہ مٹی صنعت آلہی سی نشو و نما پاتی رہی پھر یکایک وہ آدمی بنکر چلنے پھرنے لگا اور اپنے خالق ہی سی منکر ہو گیا اور مخالف بنگیا وہ نہین سمجھتا کہ مین کیا تہا اور کیا ہو گیا اخلاط سی منی اور منی سی نطفہ اور نطفہ سی علقہ اور علقہ سی مضغہ اور مضغہ سے ہڈی کیسی بنگئی۔

دلیل (۱۰) اگر تمام دنیا کے آدمی اور جنات متفق ہوکر نطفہ کیلئے سماعت یا بصارت یا عقل یا قدرت یا علم یا روح پیدا کرنا چاہین
یا اوس نطفہ سے ہڈی یا رگ یا پٹھا یا جلد یا بال بنانا چاہین توکیا وہ اس امر پر قادر ہونگے ہرگز نہین۔ بلکہ اگر ان اشیار کی حقیقت
اور کنہ بھی بعد پیدا ہونیکے معلوم کرنا چاہین تو اوس سے بھی عاجز ہونگے۔ پس انسان سے تعجب ہی کہ اگر کسی دیوار وغیرہ پر
کوئی تصویر دیکھتا ہے جسکا نقاش بڑی کاریگری سے اوسکو تیار کیا ہو گویا ہوبہو تصویر اوسی شخص کی ہے تو اوسوقت انسان
کو بڑا تعجب اور تحیر ہوتا ہے کہ واہ کیا صنعت اور صداقت اور ہاتھ کی صفائی اور ہوشیاری ہی اور بڑی عظمت اوس نقاش کی
دلمین آجاتی ہی حالانکہ انسان جانتا ہی کہ یہ تصویر ہاتھ اور قلم اور رنگ اور قدرت اور علم اور ارادہ سے بنی ہے جنمین سے کوئی شئ
نقاش کے فعل اور خلق سے پیدا نہین ہوی بلکہ وہ خلق غیر ہے اور نقاش کا غایت فعل یہ ہی کہ وہ ان اشیار کو جمع کر کے
ترتیب خاص کر دے پھر بھی بڑا تعجب اور وقار اوس نقاش کا ہوتا ہی حالانکہ انسان خوب جانتا ہے کہ ایک گندہ نطفہ سے
جو معدوم تھا پیدا کیا گیا ہے اوسکو خالق نے پیٹ اور سینہ مین پیدا کرکے اور نکال کے کیا شکل اور صورت اور مناسبت
اعضا کی بنائی ہی کہ سبحان اللہ اور اوسکے اجزا متشابہہ کو اجزا مختلفہ کیطرف منقسم کیا ہی اور ہڈیونکے کنارے کیسے مضبوط کئے ہین
اور اعضار کی شکل کیا خوب بنی ہی اور ظاہر و باطن کو زینت دی ہے اور رگ اور پٹھے ترتیب وار رکھے ہین اور اونکو مجری اور
راستہ غذا کا بنایا ہی تاکہ چندمدت انسان باقی رہے اور سمیع و بصیر و دانا و گویا بنایا گیا اور پشت کو اساس بدن مقرر فرمایا اور
بطن کو حاوی آلات غذا کیا اور سر کو جامع حواس کر دیا کہ اوسمین آنکھین کھولدین اور اونکے طبقات کو مرتب کیا اور رطوبات کو حسب
موقع رکھا اور آنکھونکی کیا اچھی شکل بنائی اور اجفان سے اونکو مزین فرمایا پھر ثقبہ عنبیہ مین آسمان و پہاڑ کی شکل ظاہر کی۔ پھر
کانونکے سوراخ سر مین کھولے اور ایک جھلی واسطے سماعت کے اون پر سند ہی اور کان کی سیپی اسلئے بنائی تاکہ آواز جمع ہوکر
سوراخ تک پہونچے اور کسی جانور کی چال معلوم ہو جاوے اسلئے اوسمین انحراف اور کجی رکھی گئی ہے تاکہ جانور کا راستہ طویل
ہو اور سونیوالا اوسکی چال سے بیدار ہو جاوے۔ پھر ناک کو دیکھئے وسط چہرہ مین اوبھار کہا گیا اور عمدہ شکل کیگئی اور دو سوراخ
اوسمین کھولے گئے تاکہ خوشبو و بدبو کی تمیز ہو اور بو سونگھ کر غذا کا حال معلوم ہو اور ترویح قلب کیواسطے راستہ ہوا کا ہو پھر
دیکھئے موتھ کیسا بنایا اور اوسمین زبان گویا اور مظہر ما فی الضمیر رکھی گئی اور دانتونسے موتھ کو زینت دیگئی اور صف بستہ برابر
موقع پر اونکو رکھا گیا گویا موتیونکی لڑی ہے اور لبونکو کیا عمدہ شکل عنایت ہوی کہ کھولنا اور بند کرنا اور ادائی حروف اونسے
آسان ہو۔ پھر حنجرہ یعنی سانس کی نلکی قابل دید ہے اوسکو واسطہ سانس لینے اور آواز نکالنے کیلئے بنایا گیا اور زبان کو واسطے
تقطیع صوت کی تاکہ مخارج حروف سہل ہون پیدا کیا گیا۔ اور حنجرہ کو مختلف اشکال کا تنگی اور کشادگی اور خشونت اور ملاست
اور صلابت اور رخاوت اور طول اور قصر مین کیا گیا تاکہ مختلف آوازین ظاہر ہون۔ اور باہم مشابہ اور متحد نہو جاوین بلکہ
سننے والے کو دو آوازون مین فرق معلوم ہو اور تاریکی مین بھی آواز سنکر اشخاص کی تمیز کر سکے پھر سر کو بالونسے اور کنپٹی

رہنے کے اور انیاب واسطے کسر کے اور اضراس واسطے پیسنے اور چابنے کو بس کرتے ہین اور داڑہونکو اندر کی طرف اور
قبایا مصاحبات مایاب کو سامنے رکہا گیا کیونکہ انسان کوئی شئے قطع کرکے یا توڑکے چابنے لگتا ہے جسکو زیادہ مدت درکار ہے
اسلئے اندر کیطرف وہ غذا کرنے سے محفوظ رہیگی اور نظر نہ آئیگی کہ دیکھنے والے کو کراہیت ہو علاوہ برین اگلے دانت بہ نسبت
داڑہ کے خوبصورت ہین اسلئے بھی اونکو روبرو رکہا گیا اور داڑہ کو اندر کیا گیا تاکہ موہنہ کی شکل ناگوار نہو۔ پہر گردن پر سر کو
اس خوبی سے رکہا کہ اول و دوم منکہ پر گردن کے سر کو اسطرح قائم کیا کہ دوم منکہ کا زائدہ اول منکہ کے اندر سے نکالا تاکہ
سر کی حرکت قدام و خلف کیجانب اوس سے حاصل ہو اور اول منکہ پر یمین و یسار کی حرکت حاصل ہو۔ اور گردن کے سات
فقرے کئے گئے جو ہلکے اور مضبوط اور مجوف اور گول ہین اور ایک دوسرے پر عمدہ طور سے منطبق ہوتا ہے۔ پہر گردن کو
پیٹہہ پر قائم کیا اور پیٹہہ کے چوبیس فقرے نشستگاہ تک اس خوبی سے رکہے گئے ہین کہ دیکھنے والے کو حیرت ہو اور بے اختیار
سبحان اللہ والحمد للہ بول اوٹھے۔ پہر چوبیس ضلع ہر طرف سے بارہ بارہ پیٹہہ کے فقرونکے اجنحہ مین لگا کر سات سات ضلع دونو
طرف سے سینہ کے ساتہہ ہڈیونمین ملادئے گئے تاکہ قلب و ریہ و جگر کو صدمہ نہ پہونچے اور انبساط و انقباض کو بھی مانع نہو
کف کی ہڈی اور ہاتہہ کی اور پیر کی اور عجز کی اور ران کی اور پنڈلی کی اور انگلیون کی کس انداز اور وضع سے جوڑی ہین کہ سبحان اللہ
اور جملہ ہڈیان بدن کی دوسو اڑتالیس ہین سو اونکی شمار بتانا مقصود نہین بلکہ غرض یہ ہے کہ اونکے خالق اور مدبر پر نظر کیجاوے
کہ ایک نطفۂ رقیق سے کیونکر اتنی ہڈیان پیدا کرین اور اونکے مقادیر و اشکال مختلف مطابق مقصود بناوے کہ اگر ان ہڈیون مین
ایک ہڈی بھی زائد ہو تو انسان کے حق مین وبال ہو جاوے اور اوسکے اکھاڑنیکی حاجت پڑے اور جو انمین سے کوئی
کم ہو تو جبر نقصان کی فکر کرنی پڑے پس طبیب تو اس غرض سے اونکو دیکھتا ہے کہ علاج کا طریق معلوم کرے اور اہل
بصیرت اس غرض سے اون پر نظر کرتے ہین کہ اونسے اونکے خالق اور مصور کی شان و عظمت معلوم کرین۔

دلیل (۹) اللہ تعالی نے ہڈیون کو حرکت دینے آلات پیدا کئے جنکو عضلات کہتے ہین اور وہ بدن انسان مین
پانسو انتیس ہین اور عضلہ گوشت اور پٹھہ اور رباط اور جہلی سے مرکب ہے اور عضلات کی شکل بمقدار یا عدد یا اختلاف منافع و
حاجات کے مختلف بنائی گئی ہے اور چوبیس عضلے آنکہون اور پلکون کی حرکت کیواسطے مقرر ہین کہ اگر ایک بھی اونمین
کم ہو جاوے تو آنکہہ خراب ہو جاوے اسیطرح ہر عضو متحرک کیواسطے جسقدر عضلات اور جس مقدار کے مقرر کئے گئے
ہین اونکے تغیر سے صحت انسانی کماینبغی قائم نہین رہتی۔ پہر عجب یہ ہے کہ جس عضو کی حرکت کا انسان ارادہ کرے اوسیکے
عضلات حرکت کرتے ہین حالانکہ انسان کو وقت تحریک اس امر کا شعور نہین ہوتا کہ وہ کونسے عضلہ کو حرکت دیتا ہے صرف ارادہ
کافی ہے تعجب ہے کہ ارادہ اور حرکت مین کونسا علاقہ ہے اور کونسا سر پس ہے جس سے دونون باہم ملگئے یہ ربط بجز ارادہ
الہی کے کون دے سکتا ہے۔

موافق نہین اور غذا غلیظ و قوی کا محتاج ہوا اور چابنے اور کاٹنے کی حاجت پڑی اوسوقت اوسکے دانت پیدا کیگئی
پہر وہ عجب شان والا ہے کہ نرم مسوڑون مین سے سخت دانت کیسے نکالے اور والدین کو بچہ کی تدبیر اور انتظام مین جبکہ وہ خود
اپنی تدبیر نہین کرسکتا کسطرح فریفتہ اور شیفتہ کردیا اگر جناب باری تعالی اونکے دل مین رحمت نہ پیدا کرتا تو بچہ اپنی تدبیر مین
سب سے زیادہ عاجز ہوتا پہر دیکہو بچہ کو رفتہ رفتہ قدرت اور تمیز اور عقل اور ہدایت عنایت کی ہے کہ وہ بالغ ہوگیا پہر جوان ہوا
پہر گہول پہر شیخ. پس تعجب ہی کہ اچہا خط یا نقش دیوار وغیرہ پر دیکہکر اوسکے نقاش اور خطاط کی طرف پوری ہمت اور توجہ صرف
کیجاوے کہ کیسا عمدہ نقش اور کیا خوب تحریر ہے کیونکہ اوسکو اسپر قدرت ہوی اور ہمیشہ اوس صنعت کی تعریف کیجاوے اور دل مین
عظمت اور وقعت کیجاوے اور ان عجائبات اور صنائع اور بدائع آلہیہ کو دیکہکر اوسکے صانع سے غفلت ہو اور اوسکا جلال
اور اوسکی عظمت اور حکمت انسان کو مدہوش اور حیران نکرے. یاحسرةً علی العباد۔ آدمی صرف اپنے بطن اور فرج
کیطرف مشغول ہی اپنے نفس کی معرفت بجز اسکے نہین کہ بہوکا ہوا کہاکر سیر ہوگیا اور سوگیا اور جب شہوت کا غلبہ ہوا جماع کرلیا اور
جب غصہ ہوا لڑلیا اس معرفت مین تو درندے اور چوپائے بہی شریک ہین انسان کی خاصیت جو بہائم کو نصیب نہین ہے یہ ہے
کہ وہ آسمان وزمین اور عجائبات انفسی و آفاقی پر نظر کرکے معرفت آلہی حاصل کرے اور ملائکہ مقربین کے زمرہ مین داخل
ہو اور انبیا اور صدیقین کے زمرہ مین اوسکا حشر ہو اور بارگاہ آلہی کا مقرب بنے کہ یہ مرتبہ بہائم کا نہین ہی اور نہ اوس شخص کا
ہے جو ہوا و ہوس مین مبتلا رہے اور اوسی پر قناعت کئے ہوے ہی اور شہوات نفسانیہ مین دن رات راضی اور خوش رہتا ہے
بلکہ وہ شخص بہائم سے بدتر ہی کیونکہ بہائم کو اس قدرت حاصل نہین اور انسان کو قدرت عطا ہوی ہی جبکو اوس نے نبیکار کرکے
نعمات آلہی کا ناشکر ہوا۔

دلیل (۱۱) اللہ تعالی نے زمین کو فرش بنایا اور اوس مین بڑی بڑی راہین مقرر کین اور اوسکو انسان کیواسطے مسخر
کردیا تاکہ اوسپر چلے اور اوسکو ساکن کیا اور پہاڑ اوسکے میخ لگائی تاکہ زمین حرکت نہ کرے اور اسقدر اوسکو وسیع کیا کہ انسان کو
تمام اطراف زمین پر پہونچنا دشوار ہی اور زمین کو مردون اور زندون کیواسطے جمع کرنیوالا دیکہو زمین خشک مثل مردہ ہوتی ہے
جب اوسپر پانی برسا لہلہانے لگی اور چشمے اور نہرین جاری کین اور سخت خشک پتہر اور کدر مٹی سے کیسا صاف شیرین
پانی نکالا اور زندہ شئے کو پانی سے پالا اور رنگ رنگ کی اشجار اور نباتات اوس سے پیدا کئے مثل اناج و انگور و زیتون و
کہجور و انار اور دوسرے میوے جنکا شمار نہین مختلف شکل اور رنگ اور مزہ اور اوصاف کے اوس سے پیدا کئے کہ بعض
بعض سے کہانے مین عمدہ اور ایک پانی اور ایک زمین کی پیداوار ہے اگر کہا جاوے کہ بیج کے اختلاف سے وہ بہی مختلف
پیدا ہوے تو یہ بتائیے کہ دانہ مین اسقدر بڑا جہاڑ کہان تہا اور ایک دانہ مین سات خوشے کہان کہ ہر خوشہ مین سو دانے ہون
پہر جڑی بوٹیون کو غور فرمائیے کہ اون مین اللہ تعالی نے کسقدر منافع عجیبہ رکھے ہین ایک غذا دیتی ہے اور دوسری

سے زینت بخشی اور چہرہ کو داڑہی اور ابرو سے اور ابرو کو باریک بالون اور قوسی شکل سے اور آنکہونکو پلکون سے پہر اندرونی اعضا بنائے
اور ہر ایک کو واسطے فعل خاص کے مخصوص کیا پس معدہ کو واسطے نضج غذا کے اور جگر کو واسطے استحالہ غذا کے طرف
خون کے اور تلی اور پتے اور گردے کو واسطے خدمت جگر کے مقرر کیا کہ تلی جگر سے سودا کھینچتی ہے اور پتا صفرا کھینچتا ہے
اور گردہ مائیت کو جگر سے کھینچتا ہے اور مثانہ کو گردہ کا خادم بنایا کہ وہ پانی کو گردہ سے کھینچکر احلیل کی طرف دفع کرتا ہے اور
رگین جگر کی خادم بنائین تاکہ وہ خون کو اطراف بدن تک پہونچادین پہر ہاتہونکو لانبے اور دراز بنایا تاکہ وہ مقاصد کیطرف
پہیل سکین اور ہتیلی کو چوڑا کیا اور پانچ انگلی اوس مین لگائین اور ہر انگلی مین تین تین پورے کئے اور چار انگلیون کو ایک
جانب اور انگوٹہے کو دوسری جانب رکہا تاکہ انگوٹہا سب انگلیون سے برابر مل سکے اور اگر اولین و آخرین جمع ہوکر تامل
اور غور کرکے دوسری صورت نکالین تو اس سے بہتر ہرگز نہین نکال سکتے۔ پہر انگلیون کے کنارہ پر ناخنون سے
زینت اور استحکام کیا گیا تاکہ انسان چہوٹی شئے کے اوٹہانے پر قادر ہو اور وقت ضرورت کے اپنے بدن کو کہجلاوے
پس ناخن جو سب اعضا سے ادنیٰ درجہ کا ہے اگر معدوم ہوجاوے اور آدمی کے خارش ہو تو وہ کسقدر عاجز ہوگا پہر دیکہو حق
کو ہدایت کردیگئی ہے کہ وہ خارش کی جگہ پر پہونچتا ہے اگرچہ آدمی غافل ہو یا خواب مین ہو اور اگر دوسرے شخص سے کہجواے
تو وہ کہجلی کے مقام پر مطلع نہو گا مگر بڑی دقت سے۔ یہ امور نطفہ مین رحم کے اندر پیدا کئے جاتے ہین۔ اگر درمیان سے حجاب
مرتفع ہوجاوے اور انسان اوس نطفہ کو رحم کے اندر دیکہے کہ تصویر اور تخطیط اوسپر دفعتاً فوقتاً ظاہر ہوتی ہے تو مصور اور اوسکا
نظر نہین آتا اور نہ مصور کے آلات نظر آتے ہین۔ کیا کسی نے ایسا مصور یا فاعل دیکہا ہے جو اپنے مصنوع اور آلات کو ہاتہ
نہ لگائے اور اوسمین تصرف کرتا ہو۔ سبحان اللہ کیسا عظیم الشان اور ظاہر البرہان ہے۔ پہر باوجود کمال قدرت کے اوسکا کمال
رحم قابل دید ہے کہ جب بچہ سے رحم مادر تنگ ہوا اور بڑا ہوکر وہ گہبرایا تو اللہ تعالیٰ نے اوسکو راستہ بتایا اور اولٹ کر اوس
تنگ مقام سے نکلنے کا منفذ تلاش کرنے لگا گویا اپنی حاجت پر وہ واقف ہے پہر جب باہر نکلا اور محتاج غذا ہوا اللہ تعالیٰ
نے اوسکو موہنہ سے پستان کا لقمہ کرنیکی ہدایت کی اور چونکہ بدن اوسکا نہایت نرم ہوتا ہے کہ اغذیہ غلیظہ کثیفہ کا متحمل نہین
ہوسکتا اوسکے واسطے لطیف دودہ پیدا کردیا اور اوس دودہ کو خون اور آلائش سے صاف کرکے نہایت خوشگوار
خالص نکالا اور اوسکے واسطے پستان کو خزانہ بنایا اور اوس مین دودہ جمع رکہا کہ بچہ پیدا ہوتے ہی اپنی غذا تیار پاوے
اور پستان کا سر یعنی گہنڈی مطابق بچہ کے موہنہ کے بنائی اور اوسمین ایک باریک سوراخ رکہا کہ بدون کہینچنے اور چوسنے
کے دودہ باہر نہ آوے اور وہ بہی تدریجاً ہو کیونکہ بچہ قلیل قلیل ہی چوسنے کی طاقت رکہتا ہے پہر بچہ کو کیسے ہدایت
کی ہے کہ چوسکر بقدر ضرورت دودہ سے پیٹ بہر لے پہر رحمت اور شفقت یہ کی کہ دو برس تک دانت نہ نکلین کیونکہ
دو سال تک بچہ کو صرف دودہ درکار ہے اسلئے اوسکو دانتونکی حاجت نہین اور جب وہ بڑا ہوا تو اوسکو یہ دودہ ہلکا

اور بالے کو بہی برابر کہتی ہے جب وہ جال تیار ہو گیا جس مین مچہر کہی پہنس جاوے تو اپنے آپ ایک شکار کے انتظار مین بیٹھی ہی جب شکار پہنسا جلد اوسکو پکڑ کر کہا لیتی ہے اور جب شکار اس طور سے نہین کر سکتی تو تار مین اپنے آپ کو لٹکا لٹکا کر منتظر رہتی ہے جب کوئی مکہی اڑتی ہوئی آئی فوراً اپنے کو اوسطرف ڈالکر اوسکو پکڑ لیتی ہے اور تار کو اوسکے پیر پر لپیٹ کر اوسکو کہا لیتی ہے۔ اور اسیطرح ہر ایک حیوان مین چہوٹا ہو یا بڑا ہوشیاری ہے۔ کیا یہ صنعت خود ہو گئی یا مکڑی نے خود کی یا کسی آدمی نے اوسکو تعلیم دی یا کوئی ہادی یا معلم اوس مکڑی کا نہین ہے۔ بلکہ ہاتہی بہی باوجود عظیم الجثہ ہونیکے اور قوی ہولنے کے اپنے تدبیر سے عاجز ہے پس کیونکر یہ حیوان ضعیف عاجز نہ ہوگا۔ پس بصیر آدمی چہوٹے حیوان مین وہ صنعت اور حکمت اور کمال قدرت اور عظمت الہی دیکہتا ہے کہ جس مین عقول انسانی حیران ہون نہ کہ بڑے حیوان مین۔ اور چونکہ انسان ہر دم حیوانات سے مانوس ہے اور ہر وقت اونکو دیکہتا ہے اسلئے اوسکو تعجب نہین ہوتا بلکہ اگر جدید حیوان یا کیڑے کو دیکہتا ہے تو بے اختیار سبحان اللہ کہتا ہے۔ حالانکہ تمام حیوانات مین خود انسان کے زیادہ تر امور عجیب موجود ہین با اینہمہ انسان اپنے نفس سے تعجب نہین کرتا۔ بقول شخصے گہر کی مرغی دال برابر۔ بلکہ اگر انہین حیوانات مالوفہ پر غور کرے اور انکے اشکال او صور اور منافع اور فوائد پر نظر ڈالے کہ جلد اور صوف اور پشم اور بال اونکے کس کس کام کے واسطے اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہین کہ آدمی انسے لباس اور خیمہ اور سائبان اور ظروف اور نعلین بناتے ہین اور اونکا دودہ اور گوشت غذا کرتے ہین اور بعض جانور سواری کے قابل اور بعض بوجہ اوٹہانے کیلئے ہین جن سے مسافت بعیدہ طے کرتا ہے تو ضرور اوسکو بہت ہی تعجب ہوگا اور جان لیگا کہ اللہ تعالیٰ کو کل منافع کا علم قبل خلق حیوانات حاصل تہا عجیب شان والا ہے جسکو جملہ امور بلا تفکر و تامل کے معلوم و مکشوف ہین اور بلا استعانت وزیر اور مشیر کے علیم و خبیر و حکیم و قدیر ہے اوس نے اتنی نشانیاں ہی سے عارفین کے قلوب کو صدق شہادت النبی...

دلیل (۱۴) زمین کا ربع مسکون کسقدر وسیع ہے اور تین ربع اوسکے سمندر مین غرق ہین اللہ تعالیٰ نے حیوانات کیواسطے یہ ربع ظاہر کر دیا ہے پس جسقدر جنگل اور پہاڑ ہین بہ نسبت زمین کے اضعاف ہین جیسا کہ وسعت بحر کی بہ نسبت بر کی اضعاف ہے اور بعض اشیا سمندر کی ایسی ہین جنکی نظیر اس زمین پر نہین جنکو بعض اشخاص نے چند مجلدات مین بیان کیا ہے اور کوئی قسم حیوان کی زمین پر نہین جو سمندر مین نہو مثل گہوڑا گاے انسان طیور وغیرہ بلکہ یہانسے وہان بہت زیادہ ہین اور بعض حیوانات سمندر اسقدر بڑے ہین کہ بعض قافلہ نے اوسکو جزیرہ تصور کرکے اوسپر نزال کیا اور جب اوسپر آگ روشن کی تو اوسکو حرکت ہوئی تب معلوم کیا کہ یہ کوئی حیوان ہے۔ پہر دیکہو کہ اللہ تعالیٰ نے موتی کو سمندر مین سیپی کے اندر کیسا پاکیزہ بنایا اور مرجان کو سخت پتہرون مین پانی کے نیچے کیسا اوگایا حالانکہ وہ ایک جہاڑ ہے جو پتہر سے نکلتا ہے۔ علاوہ برین عنبر وغیرہ نفیس اشیا کو دیکہو جنکو دریا باہر ڈالتا ہے یا اوس سے نکالے جاتے ہین پہر کشتیون اور جہازونکو دیکہو کہ اللہ تعالیٰ نے پانی پر کسطرح ٹہرایا ہے اور تجارت کرنیوالے اور مال طلب کرنیوالون کو اوسمین چلایا ہے اور اونکے لئے کشتی کو واسطے

تقویت بخشتی ہے۔ اور یہ زندہ کرتی ہے اور یہ مہلک ہے اور یہ سردی کرتی ہے اور یہ گرمی کرتی ہے اور یہ معدہ مین جاکر صفرا کو اوکھارتی ہے اور یہ مستحیل بصفرا ہوتی ہے اور یہ بلغم اور سودا کو دور کرتی ہے اور یہ اون دونون کی طرف مستحیل ہوتی ہے اور یہ مفرح ہے اور یہ خواب آور ہے اور یہ ضعف آور ہے پس کوئی پتا اور کاڑی زمین سے نہین پیدا ہوتا مگر اوس مین ایسے منافع ہین کہ بشر کو اونکی حقیقت پر اطلاع نہین پھر بعض نبات اپنی تربیت مین عمل خاص کے محتاج ہین چنانچہ کھجور کی تابیر اور انگور کا قطع اور کھیتی کا تنقیہ کیا جاتا ہے اور بعض زمین مین بیج ڈالنے سے اور بعض شاخ لگانے سے اور بعض پیوند کرنے سے پیدا ہوتے ہین اگر تمام نباتات کے طبائع اور افعال اور خواص لکھے جاوین تو ایک بڑا دفتر درکار ہو لہذا ہر ایک شے سے قدرے قدرے بطور نمونہ کے لکھا جاتا ہے کہ شاید کوئی صنعت اور خوبی انسان کو کشان کشان بطرف صانع حقیقی پہونچاوے۔

دلیل (۱۲) زمین کے ٹکڑے سب ملے ہوئے اور پھر مختلف ہین پہاڑ و نکے اندر کیسے نفیس جواہر پیدا کئے ہین لعل فیروزہ الماس سونا چاندی تانبا پیتل لوہا پھر انسان کو اونکے نکال لینے اور صاف کرنیکی تدبیر بتائی کہ برتن اور سکہ اور زیور اونسے بنانے پھر زمین کی کانین گندک وغیرہ سے مالامال کردین اور نمک کیسا پیدا کیا کہ اگر کسی شہر مین نہ ملے تو اہل شہر تباہ اور ہلاک ہوجاوین۔ حالانکہ اوسکو صرف ذائقہ طعام کیواسطے داخل کرتے ہین کہ اچھا ہو دیکھو رحمت آلہی کہ بعض زمین کا جوہر کھاری بنایا ہے کہ اوسمین بارش کا پانی جمع ہوکر نمک بنجاتا ہے کہ انسان کی زندگانی بامزہ کہانے سے خوشگوار ہو اور کوئی جماد اور حیوان اور نبات ایسا نہین کہ جس کے اندر حکمت اور حکمتین نہون کسی شئے کو اللہ تعالی نے عبث نہین پیدا کیا بلکہ تمام مخلوقات جسطرح چاہیئے اور جیسا شان آلہی کے لائق ہے پیدا ہوئی ہے اور ہر شے مطابق کرم ولطف وحکمت آلہی کے کما ینبغی ظاہر ہوئی ہے۔

دلیل (۱۳) حیوانات کے اقسام بہت ہین کہ بعض پرواز کرتے ہین اور بعض زمین پر چلتے ہین کسی کے دو پیر اور کسیکے چار پیر اور کسی کے دس اور کسی کے سو ہین پھر منافع اور صورا اور اشکال اور اخلاق اور طبائع اونکی ہین اختلاف ہے اڑنیوالے جانور اور وحشی جنگل کے اور پلے ہوئے گھر کے دیکھو اونکے عجائبات ایسی ہین کہ جنکو دیکھکر عظمت اور قدرت اور حکمت خالق مین کوئی شک نہین رہتا اور اونکا احاطہ غیر ممکن ہے بلکہ اگر ہم چاہین کہ مچھر یا مکھی شہد کی یا مکڑی کی عجائبات بیان کرین حالانکہ وہ چھوٹے حیوانات مین سے ہین قادر نہونگے مثلاً اوسکو گھر بنانا اور اپنی غذا جمع کرنا اور ذخیرہ کرلینا اور اپنی حاجات مین بڑی ہوشیاری سے کام لینا۔ چنانچہ مکڑی کو دیکھئے کہ درمیان دو مقام کے جنکا فاصلہ دو بالشت ہو اپنے لعاب کا اول تانا تنتی ہے اور دونون کنارونکو مضبوط کر دیتی ہے اور فاصلہ تارون مین برابر رکھتی ہے کہ ذرا بھی کم وبیش نہین ہوتا جب تانے سے فراغت پاتی ہے تو بانی کیطرف مشغول ہوجاتی ہے اور دونون کے ملتقے کو مضبوط کر دیتی ہے جیسے گرہ لگاتی

تیرتے ہین جیسے دریا مین دریائی جانور تیرتے ہین پس ہوا کی حرکت سے روح ہوائی حیوانات اور نباتات کو پہونچتی ہی اور نشوونما
کیلئے مستعد ہوجاتے ہین۔ پھر ہوا کی لطافت کو دیکھئے کہ باوجود لطیف ہونیکے کسقدر قوت رکھتی ہے اگر مشک کو پھونککر
پانی مین ڈالاجاوے تو کیساہی قوی آدمی چاہے کہ اوسکو پانی مین غوطہ دے اوس سے عاجز آتا ہے۔ اور سخت لوہا پانی پر
رکہا جاوے۔ تو نیچے پانی کے بیٹھ جاتا ہے دیکھو ہوا کو پانی سے باوجود لطیف ہونیکے کسطرح علحدہ اور قوی کیا ہے اسیلیے
کشتی پانی مین غرق نہین ہوتی بلکہ ہر مجوف شے جس مین ہوا بھری ہو پانی کے اندر نہین ڈوبتی کیونکہ ہوا پانی کے اندر جانے
سے منقبض ہوتی ہے اور سطح داخلی کشتی سے جدا نہین ہوتی اسلیئے کشتی بھاری ہوا لطیف مین معلق رہتی ہے چونکہ
کشتی نے ہوا کا دامن پکڑ لیا ہے اسلیئے وہ پانی مین غرق نہین ہوتی عجب قدرت آلہی ہے کہ اسقدر ثقیل شے ہوا لطیف
مین بدون علاقہ ظاہری کے معلق رہے۔ پھر جو سما کے عجائبات دیکھیے کہ اوسمین رعد اور برق اور ابر اور بارش اور برف
اور شہاب اور صاعقہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر بدون بارش دیکھنے اور بدون رعد کی آواز سننے کے کوئی حصہ تیرا اون مین نہین تو جانور
بہی اس معرفت مین تیرے شریک ہین ذرا ابر غلیظ کو غور فرمائیے کہ جو صاف مین کیسے جمع ہوتا ہے اور جب اللہ تعالی
چاہے کیسے پیدا ہوتا ہے اور باوجودیکہ ابر ہلکا ہوتا ہے اسقدر بھاری پانی کا بوجہ کیسے اوٹھاتا ہے اور کیسے جو سما مین
اوسکو معلق رکہتا ہے جب تک کہ اللہ تعالی کا حکم نہ ہو نہین چھوڑتا۔ پہر پانی قطرات کر کے علحدہ علحدہ ہر قطرہ کہ ایک دوسرے
سے ملنے نپاوے اور یکے بعد دیگرے زمین کو ایک ایک قطرہ پہونچے کیا تعجب خیز واقعہ نہین اور اگر تمام دنیا جمع
ہوجاوے اور ایک قطرہ پیدا کرنا چاہے یا عدد قطرات ایک بلدہ یا ایک گاؤن کے معلوم کرنا چاہے تو اوسکے
حساب سے عاجز ثابت ہونگے پس وہی اونکو جانتا ہے جس نے اونکی ایجاد کی ہے پہر قطرہ معین ہے کہ فلان زمین یا حیوان
کو ملے اوسپر بخط الہی لکھا ہوا ہے جو ظاہر بصارت سی نہین نظر آتا کہ یہ فلان کیڑے کا رزق ہے جو فلان پہاڑ کے کنارہ پر ہے
فلان وقت مین اوسکو پہونچیگا جبکہ تشنگی غالب ہوگی پھر ایسے لطیف پانی سے اولا سخت بنانا اور مثل روئی دھنکی ہوی
کے برف کا گرنا عجیب صنع آلہی ہے کہ کوئی اوسکا اس مین شریک نہین اور نہ کسی کو اس مین کچھہ دخل ہے بلکہ یقین
کرنیوالونکو عظمت الہی کے مقابل عاجزی و خضوع کے سوا کوئی چارہ نہین اور منکرین کو سوائے جہالت کے اور اسباب
و علل کی گفتگو کے کچھہ نصیب نہین۔ پس جاہل مغرور کہتا ہے کہ پانی اسلئے نزول کرتا ہے کہ وہ اپنی طبیعت مین ثقیل
ہے۔ اور گمان کرتا ہے کہ اوسکو معرفت منکشف ہوگئی اور اسپر سرور کرتا ہے اور اگر اوس سے کہا جاوے کہ طبیعت
کے کیا معنے ہین اور کس نے اوسکو پیدا کیا اور کس نے ایسا پانی پیدا کیا جسکی طبع ثقیل ہے اور کس نے درخت کے
نیچے ڈالے ہوے پانی کو اوپر شاخون کے چڑہایا حالانکہ اوسکی طبیعت ثقیل ہے وہ کیسے نیچے اوترکر اوپر چڑہ گیا
اور اشجار کے اندر سے سرایت کرتا ہوا ڈالی ڈالی اور پتہ پتہ پر پہونچا۔ اور پتونکی بڑی چھوٹی رگون مین جاکر ہو

بوجہ لادنیکے مسخر کیا ہو اور ملاحونکو ہواؤن کی شناخت ویدی ہے غرض عجائبات دریا کا احاطہ اور بیان اور اوسکے صنائع بدائع
کا بیان مجلدات مین بہی دشوار ہے۔

دلیل (۱۵) پانی کا قطرہ جسم رقیق سیال شفاف متصل الاجزا اگویا ایک شئے ہے سریع القبول انفصال کا گویا وہ
منفصل ہے قابل اتصال و انفصال جس سے زمین پر حیوان اور نبات کیواسطے حیات حاصل ہے اگر آدمی پانی کا محتاج ہو تو
تمام مال خرچ کر دے اور بعد پینے کے نکالنے کی ضرورت ہو تو تمام مال دینے کو تیار رہو پس تعجب ہو کہ انسان کے نزدیک روپیہ
اور اشرفی اور جواہرات کی زیادہ قدر ہو اور اللہ تعالیٰ کی نعمت بوقت حاجت پانی مین خیال نہ کرے غرض پانی ندی کنوان
دریا کے عجائب صنع کو غور سے دیکھئے کہ ہر ایک صنع کمال حکمت کی خبر دیتا ہے اور زبان حال سے کہتا ہے کیا مجھکو نہین
دیکھا اور میری صورت اور ترکیب اور صفات اور منافع اور اختلاف اور کثرت فوائد پر غور نہین کرتا۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ
مین خود بنگیا یا مجھکو کسی نے میری جنس مین سے پیدا کر دیا تجھکو حیا نہین کہ تین حرف کا کلمہ لکھا ہوا دیکھکر یقین کرتا ہے
یہ صنعت آدمی قادر عالم مرید متکلم کی ہے اور خطوط الٓہیہ جو میرے چہرہ پر مرقوم ہین جن کو قلم آلٓہی نے لکھا ہے جو نظر
نہین آتا دیکھکر صانع حقیقی کی عظمت اور جلالت سے ذہول کرتا ہو اور نطفہ بھی اہل دل سے کہتا ہے نہ اون سے
جو غافل اور بہرے ہین کہ تم خیال کرتے ہو کہ مین احشا کی ظلمت مین خون حیض مین ڈوبا ہوا ہون ایسے وقت کہ میرے
چہرہ پر خط اور تصویر ظاہر ہوتی ہے اور نقاش پتلیان اور اجفان اور پیشانی اور رخسار اور لب کا نقش کرتا ہے دیکھو کہ
ظہور نقوش قدرے قدرے تدریجاً ہوتا ہے اور نطفہ کے اندر اور باہر اور رحم کے اندر اور باہر وہ نقاش نظر نہین آتا اور نہ
باپکو خبر ہے اور نہ مان کو اور نہ نطفہ کو نہ رحم کو۔ کیا ایسا نقاش اوس نقاش سے عجب تر نہین جو قلم سے کوئی صورت
عجیبہ بنلے اور ایک دو بار مین اوسکو دیکھکر معلوم کر لیا جاوے۔ کیا تو قادر ہے کہ ایسا نقش اور ایسی تصویر سیکھ لے
جو ظاہر اور باطن اور جمیع اجزا نطفہ کو عام ہے بدون اسکے کہ نطفہ کو ہاتھ لگے یا اوس سے اتصال ہو داخل مین
یا خارج مین پس اگر تو ان عجائبات سے تعجب نہین کرتا اور نہین سمجھتا کہ ایسے مصور کے برابر کوئی مصور اور نقاش نہین جیسا کہ اوسکے نقش
کے مثل کوئی نقش نہین اور دونون فاعل مین یون بعید ہے جیسا کہ دونون فعلون مین ہے۔ پس اگر تو اس سے
تعجب نہین کرتا تو اپنے عدم تعجب سے تعجب کر کیونکہ نہ تعجب کرنا تیرا سب عجب سے عجیب تر ہے کیونکہ جس شے
نے تیری بصیرت کو اندھا کیا با وجود اسقدر وضاحت کے وہ لائق اسکے ہی کہ اوس سے تعجب کیا جاوے۔ پاک ہے
وہ ذات جس نے دوستون کے دل بینا اور دشمنونکے دل نابینا کر دئے۔

دلیل (۱۶) ہوا لطیف درمیان مقعر آسمان و محدب زمین کے محسوس ہے وقت چلنے ہوا کے حس لمس سے
اوسکا احساس ہوتا ہے اور آنکھ سے اوسکا جسم نظر نہین آتا مثل سمندر کے ہے جسمین مختلف جانور اپنے بازو و دنے

اور دیکھو رات کو دن مین اور دن کو رات مین داخل کرنا اور اوسکی زیادتی اور نقصان ترتیب خاص پر مقرر کرنا اوسکی شان ہے

دلیل (۱۸) انسان کسی امیر کے گہر کو جا کر دیکھتا ہے کہ نہایت منقش اور مرصع اور مذہب ہے تو بڑا ہی تعجب کرتا ہو اور ہمیشہ اوسکو یاد کرتا ہے اور اوسکی خوبی ہر جلسہ مین بیان کرتا ہے حالانکہ ہمیشہ اس مجموعہ عالم اور اسکی زمین اور اسکی چھت اور اسکی ہوا اور عجائبات اسکے سامان اور حیوان اور نقوش کے ملاحظہ کرتا ہے اور مطلق اسطرف التفات قلبی نہین کرتا کیا یہ گہر اوس گہر سے جسکا انسان مداح ہے کچہ کم ہے۔ بلکہ یہ گھر کل ہے اور وہ گہر اسکے جزء کا جزء ہے یعنے زمین کا جزو ہے جو اس مجموعہ عالم کے گہر کا ادنی جزو ہے مگر اس بڑے گہر کو آدمی غور نہین کرتا اور ادنی ادنی چیز پر غش ہے اسکا سبب بجز اسکے نہین کہ یہ بڑا گہر پروردگار انسان کا بنایا ہوا ہے جسکو خود اوس نے بنفس نفیس ترتیب دیا ہے اور آدمی اپنے نفس اور رب اپنے اور بیت اللہ کو فراموش کر دیا ہے صرف بطن اور فرج مین مشغول ہے دن رات اوسیکے اہتمام مین رہتا ہے۔ کمال خواہش انسان کی یہ ہے کہ پیٹ بہر جاوے حالانکہ انسان بہائم کی برابر کیا اوسکا عُشر بھی نہین کہاتا اور یہ بھی خواہش انسانی ہے کہ دس بیس آدمی اوسکو جہک کر ادب سے سلام کرین اور جہوٹی خوشامد کیا کرین کہ آپ ایسے اور ویسے اور اگر سچے دوست بھی ہوے تو کسیکو نفع اور ضرر اور موت اور حیات نہین بخش سکتے۔ علاوہ برین بعض کفار بھی اسکے بلدہ مین اس سے زیادہ وجاہت اور دولت رکھتے ہین مگر اسکو کچہہ خبر نہین چند روز کیواسطے اسقدر مغرور اور جمال الٰہی سے مستور۔ افسوس۔

دلیل (۱۹) انسان اور انسان کی عقل مثل چیونٹی کے ہے جو اپنے سوراخ سے نکلکر کسی بادشاہی محل مین داخل ہو جو نہایت مضبوط اور رفیع العمارت ہو اور اقسام اقسام کے ذخیرے اور نفیس اشیا اور خدمتگار اور باندی اور غلام بکثرت اوس مین موجود ہون۔ پس جبکہ وہ چیونٹی دوسری چیونٹی سے ملے تو بجز اپنے گہر اور اپنی غذا اور اپنے ذخیرہ کی اگر کلام پر قادر ہو دوسری بات نہین کریگی اور محل شاہی کا حال اور اوس بادشاہ کا جو اوس قلعہ مین ہے بالکل نہین جانتی اور نہ اوسمین کچہہ فکر کرتی ہے بلکہ اوسکو قدرت ہی نہین کہ اپنے نفس اور اپنی غذا اور اپنے گھر سے تجاوز کرکے دوسری طرف مشغول ہو پس جیسا کہ وہ چیونٹی محل شاہی اور سامان قلعہ اور اوسکے دیوار و در سے غافل ہے اور اوسکے بسنے والون سے بھی خبردار نہین۔ اسیطرح آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے گھر سے اور اوسکے رہنے والون سے جو ملائکہ ہین آسمان مین بالکل غافل ہے۔ مگر چیونٹی کو معرفت حاصل کرنیکی قدرت حاصل نہین اور انسان کو قدرت دیگئی کہ وہ معرفت حاصل کر سکتا پس تصنیف و تالیف الٰہی دیکہکر انسان بہت جلد ترقی کر سکتا ہے۔

دلیل (۲۰) اگر تمام عقول عقل اول بنجاوین اور جمیع ارواح روح القدس ہو جاوین اور اس انتظام عالم سے بہتر کرنا چاہین۔ ہرگز ہرگز ممکن نہین۔

جز برگ مین پہیل گیا تاکہ ہر جز کی غذا ہوا اور اوسکو نمو کرے اور اوسکی طراوت کو باقی رکھے اسیطرح خواکہات کے تمام اجزا مین سرایت کر گیا اگر پانی بالطبع اسفل کیطرف مائل ہے تو کیسے اعلی کیطرف چڑھا اور کیسے اوپر کو حرکت کیا پس اگر یہ امر کسی جاذب کی کشش ہے تو وہ بتا و جس نے اس جاذب کو مسخر کیا پس اگر انتہا خالق سموات و ارض پر آخر مین ہو تو پہلے ہی سے اوسپر حوالہ کیون نہ کیا۔ پس انتہا جاہل کی ابتدا عاقل کی ہے۔

دلیل (۱۷) اجرام سماوی اور اونکے کواکب کے عجائب اسقدر ہین کہ زمین کے بھی اسقدر نہین جس نے سب کچھہ معلوم کیا مگر عجائب آسمانی اوس سے فوت ہو گئے تو اوس سے کل ہی فوت ہوا کیونکہ زمین اور دریا اور ہوا اور ہر جسم سوا ے عالم علوی کے بہ نسبت آسمانون کے ایک قطرہ دریا کا ہے اور جبکہ معرفت عجائب نطفہ سے اولین و آخرین عاجز ہو گئے تو عجائبات آسمانی کی معرفت سے کیونکر عاجز نہونگے اسلئے کہ عالم علوی کی مضبوطی اور پائداری عالم سفلی مین نہین اور یہ گمان نکرنا کہ آسمان کا نیلا رنگ اور ستارونکی چمک اور تفرق ہی نظر ملکوتی ہے۔ ہرگز نہین۔ کیونکہ اسمین تو حیوانات بھی شریک ہین بلکہ عالم ملک و شہادت بصر سے معلوم ہوتا ہے اور عالم غیب اور ملکوت بصیرت سے معلوم ہوتا ہے پس اعلی درجہ کو بعد تجاوز کرنے ادنے درجہ کے پہونچنا سہل ہے اور ادنے اور قریب سب سے نفس انسانی ہے پہر زمین ہے جو فرودگاہ آدمی ہے پہر ہوا جو انسان کو محیط ہے پہر نبات اور حیوان اور وہ چیز جو زمین پہ ہے پہر عجائب مابین آسمان و زمین کے پہر سات آسمان مع ستارونکے پہر کرسی پہر عرش پہر ملائکہ جو حاملان عرش ہین اور آسمانون کے داروغہ ہین پھر پروردگار عالم پر نظر کرنا۔ غرض اتنے جنگل اور گھاٹیان اور مسافات شاقہ درمیان انسان اور رب العالمین کے حائل ہین۔ اور ابھی قریب کی گھاٹی سے انسان نے فراغت حاصل نہین کی جو معرفت نفس ہے اور دعوے کرنے لگا کہ مین عارف باللہ ہو گیا ہون۔ مجھکو فکر کی حاجت کیا۔ ذرا آسمان کیطرف سر اٹھا اور اونکو اور ستارونکو دیکھہ اور دورہ اور طلوع اور غروب اونکا معائنہ کر اور سورج اور چاند کا اختلاف مشارق و مغارب اور حرکت دوامی کہ ذرا تغیر نہ ہوا اور کچھہ فرق نہ پڑے بلکہ ہر ایک حساب معین اور منازل مقررہ پر بلا کم و بیش دورہ کرتا ہے یہانتک کہ حق تعالی اونکے اوراق بیسٹکے سر عالم پیدا کرے پہر ستارون کے شمار اور کثرت اور اختلاف الوان پر نظر کرو کہ کوئی سرخ اور کوئی سفید اور کوئی کہیلی رنگ رکہتا ہے۔ پہر اختلاف اشکال اونکا بہی غور کرو بعض بصورت عقرب اور بعض بصورت حمل و ثور و اسد و انسان ہین۔ اور کوئی صورت زمین پہ نہین مگر اوسکی تمثال آسمان مین موجود ہے۔ پھر سیر آفتاب اپنے فلک مین دیکھیے کہ ایک سال مین دورہ ختم کرتا ہے اور ہر روز طلوع اور غروب مین حرکت عرضی سے دورہ تمام کر لیتا ہے اللہ تعالی نے اوسکو مسخر کر دیا اگر اوسکا طلوع غروب نہ ہوتا تو اختلاف لیل و نہار نہ پایا جاتا اور شناخت اوقات نہ ہوتی بلکہ ہمیشہ تاریکی یا روشنی قائم رہتی پس وقت معاش کا وقت استراحت سے ممتاز نہوتا۔ دیکھو اللہ تعالی نے رات کو پردہ پوش اور خواب کو آرام اور دن کو معاش بنا دیا۔

دلیل (۳۳) ارنڈ مین گرمی و خشکی درجۂ دوم کی و تحلیل و تلیین اعصاب و اسہال قوی اور فالج و لقوہ و رعشہ و قولنج و استسقا و وجع مفاصل مین نفع کرنا کس نے کیا۔

دلیل (۳۴) اروی کو گرمی درجۂ اول و تری درجۂ دوم و تسمین بدن و تحریک باہ و نفع کرنا خشونت صدر و حنجرہ و سحج امعا و اسہال مین اور ادرار و تغلیظ منی کرنا کس نے بتایا۔

دلیل (۳۵) توڑواڑہیر کو گرمی و خشکی درجۂ دوم کی و اسہال و فساد بلغم و خون و زہر کو نفع کرنا کس نے بتلایا

دلیل (۳۶) اسپند کو گرمی درجۂ سوم کی اور خشکی درجۂ دوم اور تحلیل ریاح امعائی اور نفع کرنا استسقا و یرقان و ضیق النفس و قولنج و صرع و امراض باردہ مین کس نے بتایا۔

دلیل (۳۷) اسبغول مین سردی درجۂ سوم کی اور تری درجۂ دوم کی اور تسکین حرارت و تشنگی و جوش خون و تلیین طبع و ازلاق اور نفع کرنا زحیر و قرحہ امعا و خشونت حلق و سینہ و زبان مین کس نے رکہا۔

دلیل (۳۸) اسگند مین گرمی و خشکی درجۂ سوم کی و تقویت بدن و باہ و کمر و رحم اور دفع کرنا فساد بلغم و وجع مفاصل و سرفہ و ضیق النفس و ورم اعضا کا کس نے امانت رکہا۔

دلیل (۳۹) افسنتین مین گرمی و خشکی درجۂ دوم کی و تفتیح و تلطیف و اشتہا و ادرار خون حیض و اسہال صفرا و سودا و تحلیل ریاح اور حمی عفنہ و مرکبہ و کرم شکم مین نفع کرنا کس نے کیا۔

دلیل (۴۰) افیون مین سردی خشکی درجۂ چہارم کی اور تخدیر و قبض و تسدید و تنویم و تحلیل و تسکین اوجاع و نفع کرنا سرعت انزال و امراض چشم مین کس نے ایجاد کیا ہے۔

دلیل (۴۱) عاقرقرحا کو حار و یابس درجۂ دوم مین اور مفتح سدہ و منقی فضول دماغی و جالی بلاغم و مقوی باہ بارد مزاج و مدر حیض و مفید لقوہ و فالج و استرخا اور رعشہ و کزاز و عرق النسا کس نے کیا۔

دلیل (۴۲) اکاس بیل کو حار و یابس درجۂ سوم و محلل و ملطف و مفتح سدہ و مسہل بلغم و سودا و مصفی خون و مفید جنون و کابوس و امراض دماغی و جلدی کس نے بنایا۔

دلیل (۴۳) اگر کو حار درجۂ دوم و یابس درجۂ سوم و ملطف و مفتح سدہ و مفرح و مقوی اعصاب و حواس و قوی دماغی و کبد و احشا و معدہ و محلل ریاح و مبہی کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۴۴) الایچی چہوٹی کو حار و یابس درجۂ دوم مین اور مفرح و ملطف و جالی و محلل ریاح و نشف رطوبات صدر و حلق و معدہ و مقوی معدہ و قلب و نافع خفقان و قے و بوئے دہن کس نے کیا۔

دلیل (۴۵) الایچی بڑی کو حار درجۂ اول و یابس درجۂ دوم و مفرح و مقوی معدہ و ہاضم طعام و محرک

دلیل (۲۱) آبنوس مین تلطیف وجلا اور ادرار بول وتفتیت سنگ گردہ ومثانہ وتفتیح سدہ طحال وتصفیہ خون وحرارت ویبوست درجۂ دوم کی کس نے کی اوسی نے۔

دلیل (۲۲) آڑو مین برودت ورطوبت درجۂ دوم کی اور تلیین وتسکین تشنگی وجوش خون وصفرا واشتہاء باہ کس نے پیدا کی بجز جناب فاطر السموات والارض کس مین طاقت ہے۔

دلیل (۲۳) آکھ کے دودہ مین تفریح واسہال وتقطیع بلغم اور اوسکے پتون مین تحلیل اورام باردہ اور اوسکے پھولون مین ہضم طعام وگرمی وخشکی درجۂ دوم کی اوسی نے پیدا کی ہے۔

دلیل (۲۴) آلو مین سردی اور خشکی اور زیادہ کرنا اور غلیظ کرنا منی کا اور تحریک باہ اور تقویت مثانہ کس نے ودیعت رکھا ذرا سمجھکر معقول جواب دو۔

دلیل (۲۵) آلو بخارے مین سردی درجۂ اول کی اور تری درجۂ دوم کی وتلیین وازلاق ونفع تپ صفراوی ودموی وخارش بدن وازالۂ جوش خون وصفرا کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۲۶) انبہ ہلدی مین گرمی وخشکی درجۂ دوم کی وتحلیل ریاح ونفع عسر بول وجرب وحکہ وسقطہ وضربہ مین کرنا اور پتھری توڑنا۔ اور بوسے دہن خوش کرنا کس نے رکہا۔

دلیل (۲۷) ابرک مین سردی درجۂ دوم کی اور خشکی درجۂ سوم کی اور پتھری توڑنا اور اسہال دموی وکبدی کو فائدہ دینا اور نزف الدم کو نفع بخشنا کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۲۸) آنولے کی طبیعت مثل ابرک کے اور قبض اور منع مواد وحفظ اخلاط از عفونت واخراج سودا وتفریح وتقویت دل ودماغ واعصاب وتحریک باہ اوس مین کس نے پیدا کی۔

دلیل (۲۹) اجواین کو گرم وخشک درجۂ سوم مین وہاضم طعام ومشہی ودافع فساد بلغم وباد ونفخ شکم ومفتح سدہ ومدر بول وحیض وتریاق سموم کس نے بنایا۔

دلیل (۳۰) اخروٹ مین گرمی درجۂ دوم کی اور خشکی درجۂ اول کی اور لطافت اور تلیین اور تحلیل اور منع بدہضمی وتقویت اعضاء رئیسہ وحواس باطنی کہان سے پیدا ہو گئی۔

دلیل (۳۱) ادرک کو حار درجۂ سوم ویابس درجۂ اول وہاضم ودافع ریاح ومشتہی وقاطع بلغم ورطوبت معدہ ومقوی قوت ہاضمہ ومعدہ وجگر کس نے کر دیا۔

دلیل (۳۲) اڑد کو حار درجۂ اول ورطب درجۂ دوم ومہی ونعوظ آور ندہ ومولد شیرہ ومنی ومقوی اعضا ہو مزلق کس نے بنایا۔

L557

دماغ ومخرج دیدان وکدو دانہ ومفید امراض باردہ کس نے بنایا۔

دلیل (۵۸) انڈے کو کثیر الغذا مقوی دل ودماغ وبدن وباہی ومانع نزلات حارہ وخشونت سینہ ومعدہ ومانع نفث الدم وصالح الکیموس کس نے کسکے لیئے بنایا۔

دلیل (۵۹) انگور کو حار رطب ورپہ اول مین وسریع الہضم وکثیر الغذا ومولد خون صالح ومسمن بدن ومصفی خون و سوداوجالی ومنضج کس نے کس واسطے کیا۔

دلیل (۶۰) اناس کو مفرح ومقوی دل وجگر ودماغ ودافع خفقان ومقوی معدہ ومسکن حرارت صفرا کس نے کسلیئے بنایا۔ بتائیے انصاف فرمائیے

دلیل (۶۱) نیشکر کو لذیذ وملطف خون وحابس ومفتح سدہ ومسمن بدن وہاضم ومدر بول ومنقی مثانہ وملین طبع و محرک باہ ودافع سوزش معدہ وخشونت سینہ کس نے کردیا۔

دلیل (۶۲) الیوے کو حار یابس درجہ دوم مین اور تلخ مفتح سدہ کبد ومحلل ریاح ومسہل قوی ہر خلط ومنقی معدہ از اخلاط ومقوی باصرہ ومدمل قروح مزمنہ کس نے بنایا۔

دلیل (۶۳) شنگرف کو قابض وحابس اذب ورادع اورام حارہ وقاطع نزف الدم ومفید حکہ وجرب وجذام وخشکی آتشک وامراض جلدی کس نے کیون کیا۔

دلیل (۶۴) باجرے کو مقوی بدن وکمعدہ وباہ وقابض ومجفف وحابس اسہال مرارہی ومدر بول ومسقط جنین ومحلل نفخ معدہ ودرد بواسیر کس نے کیا ہے۔

دلیل (۶۵) بادام شیرین کو مفتح وحافظ قوت ہر دماغ وجالی ومقوی باصرہ وملین طبع وحلق وموافق سینہ ومولد منی ونافع سرفہ یابس ومثانہ وحرقت بول ومسمن بدن ہی کس نے کیا۔

دلیل (۶۶) بادام تلخ کو محلل وجالی ومنقی از اخلاط غلیظہ ومفتت سنگ ومفید امراض جگر دیرقان وصداع و ربو ونزف الدم سینہ وریہ کس نے کسلیئے پیدا کی

دلیل (۶۷) انیسون کو ملطف ومحلل ریاح وا ومسکن اوجاع ومفتح سدہ ومدر بول وشیر وعرق ومحرک باہ ودافع فالج ولقوہ واستسقا وتپ بلغمی ووجع مفاصل کس نے بنایا۔

دلیل (۶۸) بادیان خطائی مین تحلیل وتفتیح وتقویت معدہ وہاضمہ ودفع ریاح وثقل طعام ومدر احشاء وتحلیل بلغم وادرار بول کس کی رحمت عامہ نے کسواسطے اور کیون پیدا کی۔

دلیل (۶۹) بارتنگ مین روع وجلا وتیفض وتقویت وتفتیح وحبس خون وسردی وخشکی درجہ دوم کی

اشتہاء آور و حابس شکم و دافع غثیان و ریاح معدہ و مقوی لثہ کس حکیم نے کر دیا۔

دلیل (۴۶) السی کو بارد یابس درجۂ دوم مین و منقی سینہ و ملین طبع و صدر و جالی و منضج و مدر بول و مہی و مغلظ منی و نافع قرحہ گردہ و مثانہ و سرفہ بلغمی کس نے بنایا۔

دلیل (۴۷) تخم کشوث کو حار یابس درجۂ دوم مین و منقی و مفتح معدہ و احشا و نافع تپ عفنی و مدر بول و عرق و حیض و شیر و دافع فضلات و ملین طبع کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۴۸) امرود کو سرد و تر مائل بحرارت شیرین کس نے کیا اور کس نے اوس مین تفریح و تقویت و جلا و قبض و تلیین و دفع خفقان و تقویت قلب و معدہ و ہاضمہ و دیعت رکہی۔

دلیل (۴۹) املتاس کو حار و رطب درجۂ اول مین اور ملین سینہ و طبع و مسکن جوش خون و محلل اورام حارہ و مسہل سہل و آسان کس نے بنا دیا۔

دلیل (۵۰) انار کو شیرین اور ترش اور میخوش کس نے بنایا۔ اور کس نے عرق کو جمایا اور کس نے اوس پر ورق باریک اور موٹا لگایا۔ اور کس نے اوسکو جمیع اعضا مین پہونچایا۔ الحمد للہ۔

دلیل (۵۱) املی کو بارد یابس اور مقوی قلب و معدہ و مسکن غثیان و ملین طبع و مسہل صفرا و اخلاط محترقہ و مصفی جوش خون و دافع خفقان حار و دوران سر کس نے کیا۔

دلیل (۵۲) آم کو مقوی قوی معدہ و گردہ و امعاء و مثانہ و ارواح و باہ اور شیرین نہایت بامزہ و کثیر الاقسام و مختلف اشکال والوان کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۵۳) سرمہ کو حافظ صحت چشم و مقوی بصر و دافع حرارت و رطوبت چشم و مدمل قروح و قاطع رعاف و جریان حیض و قابض و مجفف کس حکیم مطلق کی حکمت نے کیا۔

دلیل (۵۴) انجیر کو حار درجۂ اول و رطب درجۂ دوم مین و ملطف و محلل و نافع امراض بلغمی و ملین طبع و دافع سدہ ورم طحال و عسر بول و ہزال گردہ و جالی صرع و فالج کس نے کیا۔

دلیل (۵۵) انجبار کو بارد یابس درجۂ سوم مین اور قاطع جریان خون و مسکن صفرا و خون و حابس خون بواسیر و حیض و اسہال صفراوی و کبدی و قے و مانع نزلات کس نے بنایا۔

دلیل (۵۶) اندرجو کو حار یابس درجۂ دوم مین و مسکن ریاح غلیظہ و درد پہلو و تہیگاہ و کمر و رحم و سرفہ کہنہ و ضیق النفس و خفقان و مغص و محرک باہ و مقوی اعضاء تناسل کس نے بنایا۔

دلیل (۵۷) املاین کو حار درجہ چہارم مین اور خشک درجۂ دوم مین اور محلل و مقطع و مسہل اقسام بلغم غلیظ و سوداء منقی۔

دلیل (۷۶) برنگ کابلی کو مخرج و مسہل بلغم و سودا و اخلاط غلیظہ لزجہ و مجفف رطوبات و مخرج کرم معدہ و امعا و حار یابس درجہ دوم کس نے بنایا۔

دلیل (۷۷) فلفل دراز کو حار یابس درجہ دوم و محلل مواد باردہ و ریاح و مفتت سدہ جگر و طحال و ہاضم طعام و مقوی معدہ و کمر و مسخن احشا و محرک باہ و مدر بول و حیض کس نے کیا۔

دلیل (۷۸) ببول کو بارد یابس و حابس فضلات و رادع و مقوی اعضاء باطنی و دافع خفقان حار کس نے کیا۔

دلیل (۷۹) صمغ عربی کو تغریہ و تلیین سینہ و قبض و تقویت معدہ و امعا و نفع درد سینہ و خشونت حلق و سینہ و ریہ و قصبہ ریہ و تصفیہ آواز و رفع سعج کس نے بخشا۔

دلیل (۸۰) بارنجبویہ کو حرارت و یبوست درجہ دوم و تقویت دل و دماغ و حواس و ذکا و معدہ و تفریح و تفتیح سدہ دماغی و نفع کرنا امراض سوداوی و بلغمی و خفقان مین کس نے عطا کیا۔

دلیل (۸۱) زمرد کو مفرح و مقوی حرارت غریزی و ارواح و دل و دماغ و کبد و معدہ و دافع جنون و وہم و خفقان و استسقاء و یرقان و عسر بول و جذام و مقوی باصرہ و تریاق زہر کس نے کر دیا۔

دلیل (۸۲) بنسلوچن کو مفرح و مقوی دل و معدہ و جگر و مسکن سوزش معدہ و تشنگی و قاطع قے صفراوی و اسہال دموی و مجفف و دافع حمیات حارہ و خفقان و قلاع کس نے کر دیا۔

دلیل (۸۳) پوست ترنج کو ملطف و قابض و مصفی خون و مسکن قے صفراوی و مقوی دل و معدہ و محلل ریاح و نفخ معدہ و مسکن حرارت احشا کس حکیم مطلق نے کیا۔

دلیل (۸۴) بچھناک کو حار یابس درجہ چہارم مین اور بعد اصلاح کے مفید جذام و برص و ضیق النفس کس نے بنایا

دلیل (۸۵) بچھو کے روغن مین کس نے یہ فائدہ رکھدیا کہ فالج و لقوہ و استرخا روا و جاع مفاصل کو مالش کرنے سے فائدہ کرے اور اوسکی خاک سنگ گردہ و مثانہ کو توڑ دے۔

دلیل (۸۶) بسپہہ کو ملطف و جالی و مفتح و مبہی و قاطع بلغم و محلل ریاح و منقی دماغ و مجفف رطوبت معدہ و دماغ و اعصاب و مقوی معدہ و جگر مبرودین کس نے بنایا۔

دلیل (۸۷) برف کو مخدر و معطش و مسکن درد حار دندان و مخرج بوچہ حلق و مقوی ہاضمہ معدہ و دافع تپ حار و جرب و حکہ کس نے بنایا۔

دلیل (۸۸) برگد کو حابس شکم و دافع فساد باد و صفرا و دامیل و بثور اور اوسکے دودھ کو رادع اورام و محلل و مبہی و دافع بواسیر و رقت منی و جریان و سرعت انزال کس نے کیا۔

...حکیم دانا کی حکمت اور صنعت ہے۔

دلیل (۷۰) پارہ کو مقوی اعصاب وہاضمہ وباہ ونافع جرب رطب وقروح خبیثہ وآتشک وحافظ صحت بدن کس نے
مقرر فرمایا اور کس کے منافع کیلئے پیدا کیا۔

دلیل (۷۱) باقلا کو محلل ومنضج ومسکن سعال ودافع قرحہ امعاء واسہال مزمن ومقوی باہ ومحلل خنازیر ودافع
...حق وآثار جلدی کس نے کیون بنایا۔

دلیل (۷۲) پالک کو ملین طبع ورادع وسریع الہضم ومفید سوزش معدہ وتشنگی وتپ حار وعسر بول و
مفتت سنگ مثانہ وگردہ کس نے بنایا۔

دلیل (۷۳) بالنگو مین تقویت دل ونفع تشنگی وخفقان وتوحش واسہال دموی ومعدی ومغص و
زحیر کو کس نے رکھدیا۔

دلیل (۷۴) بالچھڑ مین گرمی وخشکی درجہ دوم کی وتقویت دماغ معدہ وجگر وقوت ماسکہ وتفتیح وادرار وتجفیف
رطوبات معدہ وسینہ ودفع استسقاء لحمی ویرقان کس نے رکھا

دلیل (۷۵) پان کو تفریح وتقویت معدہ وجگر ودماغ ودل وحافظہ وفہم وتفتیح وادرار فضلات وتسکین تشنگی
کاذب وتصفیہ آواز وگلو اور اشتہا پیدا کرنا اور منہ کو خوشبو کرنا اور نشاط لانا کس نے سکہادیا بجز حق تعالی
کے کس مین طاقت ہے کہ کسی شے مین کوئی وصف پیدا کرسکے۔ اگر کہا جاے کہ ہر شے کی طبیعت موجد اوصاف ہے
اور ہر شے کی طبیعت کا اقتضا یہی ہے کہ اوس سے فلان فلان وصف ظاہر ہو۔ اسکا جواب ذرا غور سے ملاحظہ
فرمایئے کہ طبیعت دو حال سے خالی نہین یا عرض ہے یا جوہر طبیعت کو عرض مانا جاے اور جسم کی وہ قوت
کہا جاے جو کمالات جسمانی کی حفاظت کرے تو وہ خود غیر مستقل دوسرے کی محتاج ہے اوسکا جدا وجود نہین کیونکہ
عرض بدون جوہر کے علیحدہ نہین ہوسکتی پس ایجاد کی طاقت اس قوت مین کیسی ہوسکتی ہے۔ اور اگر طبیعت کو ایک
جوہر قرار دیا جاے جو جسم کی حرکت وسکون کا مبدء بالذات تو وہ جوہر بدون اعراض حادثہ کے موجود نہین ہوسکتا
اور جس شے کو حوادث محیط ہون وہ خود حادث ہے پس دوسرے کے حق مین کیونکر محدث ہوگی۔ پھر طبائع مختلفہ
کو کس نے پیدا کیا۔ کیا وہ خود اپنے آپ وجود مین آگئے اگر اونکو حالت موجودگی مین تو وجود پیدا کرنا آتا ہی نہین بھلا
حالت عدم مین خود بخود کہان سے وجود لاے۔ پس جس نے اونکو حالت عدم مین وجود عطا فرما کر موجود کردیا اوسی
نے اونکو مظہر اوصاف وآثار بھی بنادیا اور خود اختلاف طبائع اس امر کو بتاتا ہے کہ طبیعت مشترکہ کا اقتضا خاص
امر کا نہین ہوسکتا بلکہ مخصص طبائع مختلفہ کا ضرور ہے کہ غیر طبائع ہو۔ اور وہ سواے صانع حقیقی کے کون ہے

دلیل (۱۰۰) شاہترہ سے کس نے فرمایا کہ وہ جگر و طحال کے سدے نکال دے اور معدہ اور جگر کو تقویت دے اور اخلاط ثلثہ کا اسہال اور خون کا تصفیہ اور مرض سوداوی کا ازالہ کرے۔

دلیل (۱۰۱) تخم شاہترہ سے کس نے کہدیا کہ وہ معدہ و امعا کا فضلات سے تنقیہ کرے اور خون و صفرا و سودا تصفیہ اور اشتہا کو متنبہ کرے اور امراض سوداوی کو مفید ہو۔

دلیل (۱۰۲) بتھوی کی بہاجی سے کس نے کہدیا کہ جلد ہضم ہوا کر اور خلط صالح بنا کر اور جگر حار اور گرم مزاجوں کو موافق ہو اور تسکین تشنگی کر۔

دلیل (۱۰۳) بتھوے کے بیج سے کس نے فرمایا کہ سدہ کھول اور اسہال اور تحلیل اور تنقیہ کر اور استسقا و یرقان و عسر بول و تقطیر بول و ضعف گردہ کو دور کر۔

دلیل (۱۰۴) سنگدانہ مرغ سے کس نے فرمایا کہ کثیر الغذا ہو اور دافع خفقان و مقوی کبد و مولد خون صالح ہو۔

دلیل (۱۰۵) پتھر پھوڑی گھاس کو کس شاہنشاہ کا حکم آیا کہ وہ گردہ و مثانہ کا پتھر پھوڑا کرے اور مدر قوی ہو۔

دلیل (۱۰۶) ترنج سے کس نے فرمایا کہ تلطیف و تقویت دل و قبض و تسکین تے صفراوی و رفع خفقان و تشنگی و اسہال صفراوی و منع صعود ابخرہ کیا کرے اور اوسکا بیج نیش کژدم کو مفید ہو۔

دلیل (۱۰۷) بنفشہ کو مسہل صفرا و مسکن تشنگی و حدت خون و خشونت سینہ و حلق و محلل اورام و دافع حرقت مثانہ و سرفہ و خواب آورندہ کس نے بنایا۔

دلیل (۱۰۸) حبۃ الخضرا کو مفتح سدد و مسکن اوجاع و مقوی حواس و جگر و طحال و مفرح و مبہی و مہیج باہ و مصفی اخلاط و مدر و محلل نفخ و نافع فالج و لقوہ و استرخا کس نے بنایا۔

دلیل (۱۰۹) بنولہ کو مبہی و ممسک و محلل و ملین سینہ و شکم و مغلظ منی و مولد شیر اور مالش روغن کی موجب نعوظ و مزیل کلف و بہق و جراحات کس حکیم حقیقی نے کیا۔

دلیل (۱۱۰) پنیر کو بارد و رطب درجۂ دوم میں و مقوی معدہ و امعا، و گردہ و ملین طبع و مولد خلط صالح کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۱۱۱) پنیر مایہ کو حار یابس درجۂ دوم میں و مقوی معدہ و گردہ و حابس اسہال و رعاف و سیلان رطوبت رحم و ملطف و محلل، و رقیق کو جمانے والا اور جمی کو پگھلانے والا کس نے کیا۔

دلیل (۱۱۲) بوٹی شیخ فرید کو نافع تپ بلغمی و درد شکم و استخوان شکستہ مباہ کس نے کیا۔

دلیل (۱۱۳) بودار چمڑے سے کس نے فرمایا کہ اوسکا سوختہ جراحات کو مندمل کرے اور اوسکے ظرف میں پانی پینا خفقان کو دور کرے بالخاصہ۔

دلیل (۸۹) برمنڈی کو مصفی خون نافع قروح ورافع سیلان منی ومقوی حافظہ وعقل ودافع برص و امراض جلدی ومحسن لون کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۹۰) زرنب کو ملطف ومفرح ومقوی معدہ وجگر واعضا رئیسہ ومصفی آواز ومفید سرفہ وضیق النفس وامراض عصب وعسر بول وبہی کس نے بنایا۔

دلیل (۹۱) پپیتہ سے کس نے کہدیا کہ وہ زہراور ہیضہ کو دفع کیا کرے اور اوسکو اگر گلاب مین گھسکر چٹا دین فوراً قے اور اسہال کو رد کرے اور ادرار حیض اور ضیق واستسقاء لبلغی ورباح واوجاع مفاصل مین نفع کرنا اوسکو کہان سے عطا ہوا ایک پھل مین اتنی خاصیتین اور دوسرے پہلون مین نہین۔ باوجودیکہ حار ویابس سوم درجہ مین دوسرے تخم بھی ہین پھر اسکی صورت نوعیہ کا مخصص کون ہے اگر کہو کہ حق تعالی ہے مین کہونگا کہ پھر کہان بھٹکے پھرتے ہو حق تعالی ہی کو یاد کرو اور اوسی کو ملجا وماوا اپنا سمجہو اور اوسی کو وقت حاجات یاد کرو اور اوسکے ذکر وفکر مین عمر بسر کرو صرف زبانی جمع خرچ کب تک۔

دلیل (۹۲) بڑہل کو مقوی معدہ ودل اور اوسکا تخم ملین طبع اور شیرا اوسکا مسہل اطفال کس نے کیا۔

دلیل (۹۳) پستہ سے کس نے فرمایا کہ وہ ذہن وحافظہ ودماغ وقلب ومعدہ وباہ کو تقویت دے اور بدن کو موٹا کرے اور خفقان اور قے اور غثیان کو دور کرے۔

دلیل (۹۴) پوست پستہ کو قابض نافع قلاع وقے وفواق ومقوی معدہ ودندان ولثہ وقلب ودماغ ومعطر دہن کسنے کیا

دلیل (۹۵) بسفائج کو مسہل بلغم وسودا ومحلل نفخ وشیر منجمد معدہ وقولنج ودافع جذام وعلل سودا وی ومنقی امعاء ونافع ضیق النفس کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۹۶) بسکھپرہ کو ملین ودافع وامیل وفساد بلغم وصفرا وخون وباد ومشتہی طعام ومزیل اماس اعضا کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۹۷) بکاین کو مفتح ومحلل ومدر ونافع جذام وبرص وخنازیر واورام وامراض جلدی ومصفی خون کس نے بنایا اور اوسکے پھل کو دافع بواسیر وخارش کس نے کیا۔

دلیل (۹۸) بکھان بید یعنے جنطیانا کو قابض وملطف وجالی ومحلل ومفتح سدد ومنقی ومسکن اوجاع باردہ ودرد پہلو ومعدہ ومقوی باہ ومفید جریان ویرقان کس نے کیا۔

دلیل (۹۹) حجر بلور کو کسکا حکم آیا کہ اوسکا سرمہ واسطے سبل وبیاض چشم وجرب کے مفید ہو اور اوسکی تعلیق بچونکو خواب سے چونکنے کیلئے بالخاصہ فائدہ دے۔

ومقوی باہ کس سے بنایا۔

دلیل (۲۸ ا) بہوسی کو کس نے محلل اورام و منقی و جالی وملین سینہ و شکم و رافع خشونت سینہ و سرفہ مزمن و مولد ریاح غلیظہ و نفخ و مفتح و محلل ریاح بنایا۔

دلیل (۲۹ ا) بلیلہ کو ملطف و قابض و مقوی معدہ و اشتہا و بالخاصہ مسہل سودا و مقوی چشم و دماغ و نافع اسہال مزمن و صداع و بواسیر کس لئے بنایا۔

دلیل (۳۰ ا) بہی کو مفرح و مقوی معدہ و دل و دماغ و دافع وسواس و خفقان و قابض و مدر اور مفید ربو کس لئے کس لئے بنایا۔ اور کسکی خاطر یہ سامان مہیا کیا۔

دلیل (۳۱ ا) پیاز کو کس نے مفتح سدہ و مقوی اشتہا طعام و باہ و دافع مضرت ہوای وبائی و ملین طبع و مسکن آروغ ترش و محلل ریاح و مدر بول و حیض کسکے لئے بنایا۔

دلیل (۳۲ ا) پیاز کے بیج کو بھی مبرد مزاج و مفتح سدہ و مقوی شہوت باہ و طعام کس نے کر دیا۔

دلیل (۳۳ ا) پیابانسہ کو دافع تپ و ضیق النفس و رعاف و نفث الدم و حبس بول و حیض و قاطع بلغم و شہی کس نے کس غرض کیلئے بنایا۔

دلیل (۳۴ ا) پیارانگا کو محلل اورام و نافع صداع و ام الصبیان و شبکوری و سرخی چشم و درد گوش و دندان و ضیق النفس و امراض باردہ کس نے بنایا۔

دلیل (۳۵ ا) پیٹہے کو مولد خلط صالح و مسکن حرارت قلب و معدہ و جگر و مفید خفقان حار و مسمن و مزید منی و نافع مدقوق و مسلول کس نے کسکے واسطے بنایا

دلیل (۳۶ ا) پیٹھے کے بیجون کو مسکن اخلاط متحرکہ و صفرا و جوش خون و حرارت جگر و تشنگی و مدر بول و نافع سل و دق و سرفہ کس نے کیون کیا ہے۔

دلیل (۳۷ ا) عرق بید مشک مین تحلیل و تلطیف و تفتیح سدۂ دماغی و تسکین صداع حار و تقویت دل و احشا و باہ کس نے کس قدر دان کیواسطے رکھدی۔

دلیل (۳۸ ا) عرق بید سادہ مین تلطیف و تقویت دل و دماغ و تفتیح سدہ جگر و دفع خفقان و تشنگی و حمی محرقہ و دق و حبس اسہال و سوی کس نے یہ اوصاف رکھے۔

دلیل (۳۹ ا) بیر بہوٹی کو مفید فالج و لقوہ و قوت باہ و امساک و امراض بلغمیہ و حابس و یابس درجۂ دوم کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۱۱۴) پودینہ کو کہان سے حکم آیا کہ وہ ملطف و منقی فضول سینہ و گردہ و مفید فواق و کزاز و محلل ریاح و مدر بول و عرق بنجاوے۔

دلیل (۱۱۵) پوست خشخاش کو کس نے مخدر و رادع و دافع سوزش معدہ و مثانہ و خواب آور سعال و امراض سینہ و سرفہ کو مفید بنایا

دلیل (۱۱۶) مرکی یعنے بول کو کسنے جالی مجفف و محلل ریاح و اورام باردہ و قابض و منقی دماغ و مدر و مسہل و مخرج کرم شکم و نافع درد گردہ و مغاص و اسہال بنایا۔

دلیل (۱۱۷) بونٹ کو کسکا حکم صادر ہوا کہ وہ خون زیادہ کرے اور مقوی بدن و باہ ہو اور بارد یابس درجہ اول مین رہے۔

دلیل (۱۱۸) پوئے سے کسنے فرمایا کہ مشابہ پان کے ہو جاوے منوم و مبہی و مولد منی و ملین آلات صوت و حلق و مسکن حدت حمیات حارہ و مانع آبلہ آتش بنجا۔

دلیل (۱۱۹) ایرنجاسف سے کسنے فرمایا کہ ملطف و مفتح و مدر بول و حیض ہو اور مفتت سنگ و قاتل کرم معدہ اور محلل اورام خصوصاً ورم رحم ہو جا

دلیل (۱۲۰) فالسے سے کسنے ارشاد کیا کہ مقوی دل و معدہ و کبد حار و رافع اسہال صفراوی و قے و فواق و تشنگی و مزیل حرارت تپ و سوزش سینہ و معدہ ہو۔

دلیل (۱۲۱) بھنگ مین امساک و تخدیر و تجفیف منی و تحلیل اورام و سکر اور اوسکے بیج مین ادرار بول و امساک و تجفیف منی و حبس شکم و سکر کس نے رکھدیا۔

دلیل (۱۲۲) پھٹکڑی کو مجفف و قابض و جالی و دافع بیاض و رمد چشم و نزف الدم رحم و قرحہ گردہ و مثانہ و احلیل کس حکیم لاثانی نے بنایا انصاف سے جواب دو۔

دلیل (۱۲۳) بیدانہ کے لعاب مین کسنے یہ وصف پیدا کیا کہ وہ خشونت حلق و سرفہ حار و یابس کو مفید ہو اور حرارت معدہ اور بخار اور جلن اور خشکی مونھہ کی اور سحج اور مرض صفراوی کو مفید ہو۔

دلیل (۱۲۴) بہلانوہ سے کس نے فرمایا کہ وہ مسخن و محلل و ملطف و نافع امراض باردہ مثل فالج و لقوہ و رعشہ و سلسل بول ہو اور مبہی اور مقطع ریاح و ثاليل بنجاوے۔

دلیل (۱۲۵) بہمن سفید کو مبہی و مسمن و مزید منی و مقوی دل و محلل ریاح و بلغم و نافع خفقان و یرقان و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و منقی رحم کس نے کردیا۔

دلیل (۱۲۶) بہمن سرخ کو مقوی دل و دماغ و باہ و مسمن و مصفی و رافع خفقان و محلل ریاح و حابس یابس درجہ سوم اور سفید کو درجہ دوم کا حار یابس کس نے کردیا۔

دلیل (۱۲۷) بہنڈی کو بارد رطب درجہ دوم اور دافع صفرا و مولد و مغلظ منی و رافع سحج و سوزاک و جریان

دلیل (۱۵۵) اسارون کو ملطف و مسخن و مفتح و مقوی دماغ و معدہ و جگر و اعصاب و طحال و گردہ و مسہل صفرا و بلغم و مزیل تپ کہنہ و مدر بول و حیض کس نے بنایا۔

دلیل (۱۵۶) تخم ریحان کو نافع پیچش و دمہ و سرفہ و خشونت سینہ و مغلظ منی کس نے کیا ولئن سألتهم من خلق السموات والارض ليقولن الله۔

دلیل (۱۵۷) تل کو مغری و مفتح و مسمن بدن و ملین صوت و خشونت حلق و مقوی باہ و محلل اورام و مزید مسی [illegible] و مدر حیض و حار رطب درجۂ اول میں کس نے کیا۔

دلیل (۱۵۸) تالکو میں خشکی کرنا اور پیاس لگانا اور تنقیہ رطوبات دماغی کرنا و سرفہ بلغمی اور نزلات دماغی کو فائدہ کرنا کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۱۵۹) سماق کو قابض و رادع و مقوی معدہ و احشا و مانع انصباب صفرا و قے و غثیان و اسہال کہنہ و ذوسنطاریا و نفث الدم و مہیج اشتہار طعام کس نے کیا۔

دلیل (۱۶۰) شہتوت شیریں کو مولد خون صالح و مفتح سدہ و مصلح کبد و طحال و مسمن و مبہی و مقوی چربی گردہ و مانع انصباب مواد بحلق و زبان کس عظیم الشان نے بنایا۔

دلیل (۱۶۱) شہتوت ترش کو قاطع صفرا و مسکن تشنگی و جوش خون و مانع صعود ابخرہ کس بالشان عظیم الشان جلی البرہان نے بنایا۔

دلیل (۱۶۲) تودری سفید کو مسمن بدن و محلل و مغلظ و منی و مشتہی - اور سرخ کو مشتہی و مبہی و منعظ و مسمن بدن و منفتح و مجلی صوت و محلل اورام کس نے کیا۔

دلیل (۱۶۳) تورے اکو دافع حرارت و منضج بلغم خام و دافع زردی بدن و استسقاء و طحال و مقوی اعضا و دافع فساد بلغم و سودا و صفرا کس نے کیا۔

دلیل (۱۶۴) زقوم کو محلل ریاح و مخرج اخلاط ثلثہ و جالی و مسہل قوی و دافع آثار چیچک اور اوسکے دودھ کو سقر ح و مبہی کس نے بنایا۔

دلیل (۱۶۵) تیزپات کو حافظ ارواح و اخلاط و مفرح و مسمن و محلل ریاح و مصلح حال معدہ و مقوی احشاء و حواس و مدر و نافع وسواس و جنون و سیلاب لعاب و مفتت سنگ کس نے بنایا۔

دلیل (۱۶۶) ٹیسو کو دافع فساد بلغم و خون و صفرا و مدر بول و نافع درد مثانہ و ورم انثیین و عسر بول کسنے بنایا

دلیل (۱۶۷) ثعلب مصری کو مبہی و مولد منی و مقوی عصب و باہ و منعظ و نافع فالج و لقوہ و کزاز و دوام اعراض

دلیل (۱۴۰) بیر کو صالح الکیموس و مطفی حرارت غریبہ اور کھٹے بیر مانع صعود ابخرہ و دافع صفرا و تشنگی کس نے پیدا کیا

دلیل (۱۴۱) بیل کو مقوی قلب و کبد و معدہ و قابض و حابس اسہال مزمن و قاطع لزوجات و مجفف رطوبات و بالخاصہ دافع قبض کس نے بنایا۔

دلیل (۱۴۲) بیگن کو مقوی معدہ و مفتح سدہ و ملین صلابات و مدر بول و مسکن اوجاع حار بالخاصہ کس نے بنایا

دلیل (۱۴۳) پیلو کو جالی و محلل و مفتح و مقوی باہ و دافع اسہال و محلل اورام رحم اور بواسیر و جرب و جذام کا نافع اور مسواک اوسکی کو جالی دندان و مقوی لثہ کس نے بنایا۔

دلیل (۱۴۴) پیوسی کو مسمن بدن محرک باہ محرور و قابض شکم و مولد خلط غلیظ اور دودہ کو منجمد کرنیوالا کس نے بنایا

دلیل (۱۴۵) تار کو مقوی باہ و دافع فساد صفرا و خون و مدر بول و مسمن بدن و مقوی ارواح و منشط و مسکر کس نے پیدا کیا

دلیل (۱۴۶) تالمکھانے کو مقوی و مفرح و مسمن و مبہی و مغلظ و مزید منی و ممسک و دافع فساد سودا و خون و جریان منی کس نے بنایا۔

دلیل (۱۴۷) تانبے کو مفید فالج و لقوہ و امراض باردہ اور اوسکے جلے ہوے کو مجفف و اکال و منقی جراحات و مندمل و جالی غشاوہ چشم و دافع زیادتی قروح خبیثہ و استسقا کس نے کیا۔

دلیل (۱۴۸) سداب کو ملطف و محلل ریاح و نفخ و مقوی دماغ و مدر بول و حیض اور اوسکے بیج کو دافع کابوس و صرع و استسقا و فواق ریحی و سردی معدہ و قولنج ریحی کس نے کیا۔

دلیل (۱۴۹) تلخ کو ملطف و مسخن و منفج و محلل ریاح و اورام باردہ و مقوی اعضاء رئیسہ و مقطع اخلاط و مدر و جالی بصر و مانع نزلات و زکام و سرفہ کس نے بنایا۔

دلیل (۱۵۰) حب بلسان کو مقوی معدہ و ہاضمہ و دافع برودت معدہ و مجفف رطوبت امعاء و محلل ریاح و نفخ و مفتح سدہ جگر و نافع سدر و استسقا و عرق النسا کس نے کیا۔

دلیل (۱۵۱) تربوز کو مسکن حدت صفرا و خون و تشنگی و مدر بول و مولد خون رقیق و نافع حمی حارہ و مفرح محرورین کسنے بنایا۔

دلیل (۱۵۲) تربوز کے بیج کو مسکن مواد متحرکہ و دافع خشونت سینہ و سرفہ حار و تشنگی و تپ و حرقت بول و مخرج حصاۃ کسنے کیا۔

دلیل (۱۵۳) ترہ تیزک کو مفتح سدہ جگر و طحال و مولد منی و شیر و ہاضم و محرک جماع اور اوسکے بیجنکو مبہی و منعظ و مسمن و مدر بول و شیر و محلل ریاح کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۱۵۴) ترنجبین میں جو ایک قسم کی شبنم ہے تلیین طبع و اسہال صفرا و نفع تپ حادہ و غثیان و اخراج اخلاط ملتہبہ کس حکیم کی حکمت سے پیدا ہوا۔

دلیل (۷۹ ا) علو چار قسم کا ہے ایک علو ذاتی دوسرا علو صفاتی تیسرا علو رتبی چوتھا علو مکانی۔ اور ظاہر ہے کہ علو ذاتی اور علو صفاتی بہ نسبت علو رتبی و علو مکانی کے اعلیٰ ہین اور علو ذاتی علو صفاتی سے اعلیٰ ہے اور علو رتبی علو مکانی سے افضل ہے۔ کیونکہ علو رتبی سلطان اور حاکم اور وزیر اور قاضی اور ہر عہدہ دار مین پایا جاتا ہے خواہ اوس مین اہلیت اوس عہدہ کی ہو یا نہو اور علو صفاتی ایسا نہین بلکہ کبھی اعلم الناس پر ایسا شخص حکومت کرتا ہے جسکو منصب حکومت حاصل ہے اگرچہ وہ اجہل الناس ہو پس یہ شخص بلند مرتبہ کہلائیگا۔ مگر وہ فی نفسہ عالی نہین اسلیئے کہ جب وہ حکومت سے معزول کر دیا جاوے تو اوسکا علو زائل ہو جاتا ہے لیکن عالم کا علم زائل نہین ہوتا۔ لہذا علو صفاتی کو علو رتبی پر فضیلت ہوی۔ پس بارے تعالیٰ شانہ کا علو بالذات ہے اسلیئے کہ اوسکی ذات مجمع کمالات تمام ذوات سے متمیز ہے اور منشا صفات کمالیہ ہے۔ اور دوسرونکی ذات مین یہ بات نہین اور ظاہر ہے کہ اصل عالی وہی ہے جو بذاتہ علو رکھتا ہو اور علو مکان و مکانت سے اوسکا علو نہو۔

دلیل (۸۰ ا) معرفت ذات آلہی کی جو رکن اول ایمان کا ہے وس اصول پر موقوف ہے۔ ایک معرفت وجود آلہی جسکا ثبوت ادلہ کثیرہ سے بیان ہو گیا ہے دوسری اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ قدیم ہے ورنہ تسلسل محال لازم آئیگا تیسری اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ ابدی ہے یعنے جیسا کہ اوسکے وجود کیلیئے اول نہین بلکہ وہ سب سے اول ہے اسیطرح اوسکے وجود کیلیئے آخر نہین کیونکہ جسکا قدم ثابت ہو چکا ہو اوسکا عدم محال ہے اسلیئے کہ اگر وہ معدوم ہو تو دو حال سے خالی نہین یا خود معدوم ہو جائیگا یا کسی ضد کی وجہ سے معدوم ہو جائیگا اور دونون شق محال ہین کیونکہ اگر شے قدیم کا خود معدوم ہو جانا جائز ہو تو یہ بھی جائز ہوگا کہ کوئی شے خود بخود موجود ہو جاے۔ پس جیسا کہ وجود کا عارض ہونا کسی سبب کے طرف محتاج ہی ایسا ہی عدم کا عارض ہونا بھی کسی سبب کا محتاج ہے۔ اور اگر بوجہ ضد کے معدوم ہو تو ضد کا ہونا اوس واحد حقیقی کیلیئے لازم آئیگا جو صریح محال ہے۔ چوتھی اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ جوہر متحیز نہین کیونکہ جوہر اپنے حیز اور مکان مین ساکن ہوتا ہے یا اوس سے حرکت کرتا ہے۔ اور حرکت و سکون حادث ہین۔ پس جو شے حادث سے خالی نہو وہ بھی حادث ہوگی۔ پانچوین اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ جسم نہین جو جواہر سے مرکب ہوتا ہے اور حیز کا محتاج ہے ورنہ حدوث لازم آئیگا۔ چھٹی اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ عرض نہین ہے کیونکہ ہر عرض جسم مین حلول کرتی ہے۔ پس ضرور ہے کہ پیدا کرنیوالا جسم کا قبل اوسکے موجود ہو نہ کہ بعد کو جیسا کہ عرض ہوا کرتی ہے۔ پس وہ جسم مین کیسے حلول کریگا حالانکہ وہ ازل مین اکیلا موجود ہے۔ کوئی شے اوسکے ساتھ نہین پھر اوسنے اجسام و اعراض پیدا کیئے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ عالم قادر مرید خالق ہے اور یا اوصاف اعراض مین

دماغی اعصابوں کا اگانیوالا اور بالوں کو جھڑنے سے منع کرنیوالا کس نے کیا۔

دلیل (۱۶۸) چاکسو کو جلا دینے والا اور قبض کرنے والا اور تحلیل کرنے والا اور قوت بصر اور دمعہ اور غشاوہ اور جراحت قضیب اور رمد کو نفع دینے والا کس نے کیا۔

دلیل (۱۶۹) جامن کو مسکن و حابس اسہال صفراوی و مقوی معدہ و کبد گرم و مطفی جوش خون و صفرا و محرک اشتہا و شہوت کس نے بنایا۔

دلیل (۱۷۰) چاندی کو مقوی دل و معدہ و حافظ قوت حیوانی و گوشت و چربی و مغز استخوان و مصلح افراط فربہی کس نے بنایا۔

دلیل (۱۷۱) چاول کو مولد اخلاط صالح و دافع تشنگی و سمن بدن و مولد منی و کثیر الغذا و نافع قروح امعار و اسہال دموی و امراض گردہ و مثانہ کس نے کسکے واسطے تیار کیا

دلیل (۱۷۲) چاے پہل کو مفرح و ملطف و مسکر و حافظ حرارت غریزی و ہاضم طعام و مقوی معدہ و فم معدہ و جگر و باہ مبرود و نافع صلابت جگر و طحال و اورام باردہ و اوجاع مفاصل کسنے بنایا۔

دلیل (۱۷۳) عناب کو منضج اخلاط غلیظہ و ملین صدر و مسہل اخلاط و رافع خشونت سینہ و حلق و مصفی خون و مسکن سوزش و تشنگی و نافع ربو و سعال و وجع صدر و جگر و گردہ کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۱۷۴) چچینڈے کو دافع یبوست و لاغری بدن و ہاضم و سبک و موافق صفراوی مزاج و مشتہی کس نے بنا دیا۔

دلیل (۱۷۵) اذخر کو محلل و مفتح سدہ کبد و منضج اخلاط اربعہ و مسکن اوجاع و مفید امراض باردہ و فالج و لقوہ و تشنج و استرخار و مقوی معدہ و عمور اسنان کس نے بنایا۔

دلیل (۱۷۶) چقندر کو جالی و محلل و ملین و مفتح و محرک باہ و نافع در و گردہ و وجع مفاصل و رعشہ اور اسکے تخم کو مدر بول و حیض و قاطع بلغم و کاسر ریاح کس نے کیا۔

دلیل (۱۷۷) چرایتہ کو ملطف و مدر و محلل و مقوی جگر و دل و نافع استسقا و درد سینہ و رحم و عسر البول و امراض جلدی و مصفی خون و دافع حکہ و جرب و جذام و ورم معدہ و کبد کس نے کیا۔

دلیل (۱۷۸) چرونجی کو کثیر الغذا و سمن بدن و مسہل بلغم و صفرا و منعظ و جالی و مصفی بشرہ و دافع صفرا و جوش خون و تشنگی کس نے کیا۔ اسیطرح ہر دوا اور ہر غذا مستقل دلیل جناب بارے تعالی شانہ پر عاقل کے نزدیک ہو سکتی ہے۔ چنانچہ کتب طب مین سب کے طبائع و افعال و خواص مستقل درج ہین۔

خارج ہو کیونکہ جو فعل اوس سے صادر ہو ممکن ہے کہ اوسکی ضد اوس سے صادر ہوا اور جس فعل کی ضد نہ ممکن
ہے کہ وہی فعل قبل یا بعد اپنے صادر ہوا سلئے قدرت دونون ضد اور دونون وقت سے برابر مناسبت رکھتی
ہے پس ضرور ہے کہ ارادہ قدرت کو احد المقدورین کے طرف پھیر دے اور اگر علم تخصیص معلوم مین ارادہ سے
مستغنی ہو باین طور کہ کہا جاوے کہ اوس وقت مین صدور ہوا ہے جسکا علم سابق ہو گیا تھا تو یہ بھی جائز ہے کہ کہا جاوے
کہ وہ قدرت سے بھی مستغنی ہو۔ باین طور کہ وہ بغیر قدرت کے صادر ہو کیونکہ علم اوسکے وجود کا پیشتر ہو گیا پس فلیس
پانچوین اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالی سمیع و بصیر ہے اوسکی دید سے خطرات ضمیر و خیالات وہم و تفکر پوشیدہ
نہین کیونکہ بصر اور سمع منجملہ کمالات ہین نقصانات نہین۔ پس مخلوق خالق سے اور مصنوع صانع سے کیسے کامل تر ہو سکتی
ہے اور کیسے قسمت برابر ہو گی جبکہ نقص جہت خالق مین اور کمال اوسکی خلق مین ہوا اور جیسا کہ اللہ تعالی فاعل بدون
آلات کے اور عالم بدون قلب و دماغ کے ہے۔ اسیطرح بصیر بلا چشم کے اور سمیع بلا گوش کے ہے
اسلئے کہ دونون مین کچھ فرق نہین **چھٹی اصل** یہ جاننا کہ وہ متکلم ہے اور کلام ایک وصف ہے جو اوسکی ذات سے
قائم ہے اوسکا کلام حرف و صوت نہین بلکہ وہ دوسرے کلامون کے مشابہ نہین جیسے کہ اوسکا وجود دوسرے وجود کے
مشابہ نہین۔ **ساتوین اصل** یہ جاننا کہ کلام نفسی اوسکا قدیم ہے اسیطرح جمیع صفات اوسکی قدیم ہین کیونکہ محال
ہے کہ اللہ تعالی محل حوادثات ہو اور اوسکو تغیر عارض ہو بلکہ کلام اوسکا قدیم قایم بذاتہ تعالی ہے ہان آواز جو اوسپر
دلالت کرے حادث ہے **آٹھوین اصل** یہ جاننا کہ علم الٰہی قدیم ہے۔ وہ ہمیشہ اپنی ذات اور اپنی صفات اور اپنی
مخلوقات کو جانتا ہے کسی مخلوق کے حدوث سے اوسکا علم حادث نہین ہوا بلکہ اوسی علم ازلی سے جملہ حوادثات مکشوف
ہو گئے جیسے کہ ہمکو مثلاً زید کے آنے کا علم ہو کہ فلان وقت آئیگا اور وہ علم اوسکے آنے تک رہے تو اوسکا آنا اوسی
علم سے مکشوف ہو گا نہ کہ دوسرے علم سے۔ **نوین اصل** یہ جاننا کہ ارادہ الٰہی قدیم ہے اور قدیم مین وہ ارادہ
حوادث کے احداث سے اپنے اوقات مناسبہ مین مطابق علم ازلی کے متعلق ہو گیا۔ **دسوین اصل** یہ جاننا کہ اللہ تعالی
عالم ہے ساتھہ علم کے اور حی ہے ساتھہ حیات کے اور قادر ہے ساتھہ قدرت کے اور مرید ہے ساتھہ ارادہ کے
اور متکلم ہے ساتھہ کلام کے اور سمیع ہے ساتھہ سمع کے اور بصیر ہے ساتھہ بصر کے غرض یہ صفات بھی اوسکے لئے
قدیم ہین نہ یہ کہ عالم بلا علم اور مرید بلا ارادہ ہو کیونکہ عالم بلا معلوم اور بلا علم دونون ایک ہین اسلئے کہ علم و معلوم و عالم
باہم متلازم ہین پس جیسا کہ علم بلا معلوم محال ہے اسیطرح عالم بلا علم و بلا معلوم ممکن نہین چنانچہ غنی بلا
مال اور قتیل بلا قتل ممکن نہین

دلیل (۸۲) علم افعال الٰہی جو تیسرا رکن ایمان کا ہے دس اصول پر موقوف ہے **اصل اول** یہ جاننا کہ ہر حادث عالم مین

ہرگز ممکن نہین بلکہ اوس موجود مین ہونے چاہئین جو قائم اور مستقل بالذات ہو پس ان اصول سے معلوم ہوا
کہ اللہ تعالی کسی شے کے مشابہ نہین اور نہ کوئی شے اوسکے مشابہ ہے۔ ساتوین اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالی کی
ذات جہات سے منزہ ہے یعنے کسی جہت مین خصوصیت نہین رکہتا کیونکہ جہات کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے
لہذا جبکہ وہ ازل مین جہت سے پاک تہا پس کیسے جہت خاص سے مختص ہوگیا بعد اسکے کہ مختص نہ تہا کیونکہ جہات
ستہ انسان کی پیدایش سے حادث ہوے ہین پس حق تعالی مین جہت کا تصور کرنا غلط ہے آٹھوین اصل
یہ کہ اللہ تعالی اپنے عرش پر مستوی ہے اوس معنی سے جسکا اللہ تعالی نے استوا سے ارادہ کیا ہے اور وہ ایسے
معنی ہین جو وصف کبریائی کے منافی نہین اور آثار حدوث وفنا کو اودہر راستہ نہین ملتا۔ نوین اصل یہ جاننا کہ
اللہ تعالی صورت اور مقدار سے پاک ہے اور جہتون سے مقدس ہے اور اوسکی رویت دار آخرت مین آنکہون
اور ابصار سے ہوگی کیونکہ جسطرح علم اوسکا بدون کیفیت وصورت کے ممکن ہے اسیطرح دیدار اوسکا بغیر کیفیت
وصورت کے ممکن ہے صرف اتنا فرق ہے کہ رویت مین کشف اور وضاحت بنسبت علم کے زیادہ تر ہے۔ اور جب علم
کا تعلق اوس سے جائز ہے بدون جہت کے پس رویت کا تعلق بہی بدون جہت کے جائز ہوگا۔ اور جیسے جائز
ہے کہ حق تعالی خلق کو دیکہے حالانکہ باری تعالی مخلوق کے مقابل مین نہین ہے ایسے ہی جائز ہے کہ مخلوق حق تعالی
کو بدون مقابلہ کے دیکہے۔ دسوین اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالی ایک ہے کوئی اوسکا شریک اور مثل اور ضد نہین

دلیل (۱۸۱) علم صفات الہی جو دوسرا رکن ایمان کا ہے دس اصول پر موقوف ہے پہلی اصل یہ جاننا
کہ بنانے والا عالم کا قادر ہے کیونکہ عالم کی صنعت اور خلقت نہایت محکم اور مرتب ہوی ہے اور ظاہر ہے کہ جو کسی
ریشمین کپڑے کو عمدہ بنا ہوا دیکہے اور اچہا حاشیہ اور بیل بوٹا اوس پر پاوے پہر یہ توہم کرے کہ اوسکو کسی مردہ نے
بنا ہے جسمین طاقت نہین یا کسی ایسے آدمی نے بنا ہے جس مین قدرت نہین تو وہ شخص عقل سے دور
اور اہل غباوت مین شریک ہوگا۔ دوسری اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالی جمیع موجودات کا عالم ہے
اور کل مخلوقات کو محیط ہے کوئی ذرہ زمین اور آسمان مین اوسکے علم سے علحدہ نہین کیونکہ پیدا کرنیوالے کو
اپنے مخلوق اور مصنوع کا علم ضرور ہے الا یعلم من خلق تیسری اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالی
حی ہے اسلئے کہ جسکا علم اور جسکی قدرت ثابت ہو اوسکی حیات بہی ضرور ہے اور اگر ایسا عالم قادر مدبر جو حیات
نہ رکہتا ہو متصور ہوسکے تو یہ بہی جائز ہوگا کہ حیوانات کی حرکات وسکنات دیکہکر بلکہ اہل صناعات کی صنائع دیکہکر
اونکی حیات مین شک کیا جاوے اور ظاہر ہے کہ ایسا شک انسان کو جہالات وضلالات مین داخل کرتا ہے
چوتہی اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالی اپنے افعال کا ارادہ کرنیوالا ہے پس کوئی موجود نہین جو اوسکے ارادہ ومشیت

مشقت اور عذاب مین ڈالنا حالانکہ اوسنے کوئی جرم سابق نہین ہوا الم نہین توکیا ہے **اصل ہفتم** یہ جاننا کہ اللہ تعالے بندونسے جو چاہے معاملہ کرے اوسپر رعایت اصلح واجب نہین **اصل ہشتم** یہ جاننا کہ اللہ تعالی کی معرفت اور طاعت ضرور **اصل نہم** یہ جاننا کہ انبیا کا بھیجنا محال نہین جیسا کہ براہمہ فرقہ کا گمان ہے کہ عقل انسانی کفایت کرتی ہے کیونکہ عقل سے وہ افعال نہین معلوم ہوسکتے جن سے آخرت مین نجات حاصل ہو چنانچہ عقل سے او وصحت بخش معلوم نہین ہوتی ہین پس مخلوق کو انبیا کیطرف حاجت ایسی ہی جیسی اونکو اطبا کیطرف حاجت ہی مگر طبیب کا صدق تجربہ سے معلوم ہوتا ہی اور نبی کا صدق معجزہ سے **اصل دہم** یہ جاننا کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو رسول اور خاتم النبیین اور شریعت یہود ونصاری وصابئین کا موقوف کرنیوالا بھیجا ہے اور معجزات ظاہرہ و آیات باہرہ سے آپکو تائید عطا ہوی ہے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور پتھر یونکا تسبیح کرنا اور چوپایونکا کلام کرنا اور انگشتان مبارک سی پانی کا جاری ہونا اور بڑا معجزہ آپکا قرآن پاک ہی جسکے مقابلہ سے تمام فصحا و بلغاء عرب باوجود سعی بسیار و علاوہ لیل ونہار کے عاجز ہوگئے اور غلام اور باندی ہونیکو قبول کرنا پڑا اور قتل او رغارت ہوے اور شہر بدر بلکہ ملک بدر کیے گئے مگر قرآن شریف بلکہ دس آیات بھی اوسکے مثل نہ بنا سکے اور کیونکر بنا سکتے اسلئے کہ قرآن کی نظم اور معنی اعلی درجہ بلاغت پر واقع ہین جو طاقت بشری سے خارج ہی پھر اگلو نکے اخبار وقصص ایسے مذکور ہین کہ جیسے کوئی چشم دید واقعہ بیان کرتا ہو بلکہ کتب سابق مین بھی ایسے مفصل بیانات موجود نہین اور اخبار بالغیب مزید برآن ہی مثلاً یہ فرمانا کہ تم لوگ انشاء اللہ بیخوف وخطر مسجد حرام مین داخل ہوؤگے اور روم بعد مغلوب ہونیکے چند سال مین یعنی دس برس کے اندر غالب ہوجائینگے اور فلان واقعہ اور فلان کام ایسا ہوگا بھلا کوئی امی شخص اس قسم کا کلام اپنی طرفسے بنا سکتا ہے ہرگز نہین اور وہ تمام حکماء وبلغاء وفصحاء کا مقابلہ کرسکتا ہے جب تک مؤید من اللہ نہو ہرگز نہین۔

دلیل (۱۳) چوتھا رکن ایمان کا سمعیات ہین وہ دس اصول پر مبنی ہی **اصل اول** یہ جاننا کہ حشر ونشر حق ہے کیونکہ اعادہ بعد فنا کے مقدور الہی ہے جیسا کہ ابتداے خلق مقدور الہی ہی پس جسنے انشاء خلق کیا اوسکو اعادہ خلق کیا دشوار ہے اور اعادہ ابتداء ثانی ہے جو مثل ابتداء اول کے ممکن ہے اور جبکہ وہ شرع شریف مین وارد ہوا تو اوسپر اعتقاد کرنا لازم ٹھہرا۔ **اصل دوسری** سوال منکر ونکیر ہی کیونکہ شرع سے ثابت ہی اور عقل کے نزدیک ممکن ہی اسلئے کہ سوال کیواسطے ایسے جزء کی حیات کافی ہے جو فہم خطاب کرسکے چنانچہ سونے والا آدمی ظاہر مین ساکن ہوتا ہی مگر وہ باطن مین الم اور لذت ایسا پاتا ہی جسکا اثر بعد بیداری بھی موجود ہوتا ہی ہر شخص کو سوال وجواب کا علم اور مشاہدہ ہونا ضرور نہین **اصل تیسری** عذاب قبر ہے جسکی نسبت شرع وارد ہی اور عقل مین بھی ممکن ہی لہذا اوسکی تصدیق واجب ہی اور کسی مردہ کے اجزاء اور درندونکے اندر منتشر ہونا مانع تصدیق نہین اسلئے کہ اجزاء خاص حیوان کو ادراک

اللہ تعالے کے فعل وخلق واختراع سے ہے کوئی خالق سواے اوسکے نہین اوس نے مخلوق اوراونکی قدرت اور
اونکی حرکت کو پیدا کیا ہے پس تمام افعال بندون کے اللہ تعالی کے پیدا کئے ہوے ہین اوراوسکی قدرت سے
متعلق ہین کیونکہ قدرت الٰہی تام اور کامل ہے اوسمین کوئی قصور نہین اور حرکات سب باہم متماثل ہین پس تعلق قدرت کا
اونکی ذات سے ہی یہ نہین کہ بعض حرکات سے قدرت متعلق ہوا اور بعض سے نہو حالانکہ جملہ حرکات متشابہ ہین نفس حرکت مین
سب حرکات شریک ہین باوجودیکہ مکڑی اور شہد کی مکھی اور دیگر حیوانات سے ایسی عمدہ صنعتین صادر ہوتی ہین جنکو دیکھکر
عقول اہل عقل حیران ہین پس ان صنائع کو اونکی طرف کیون نسبت کیا جاوے اور حق تعالی کے طرف نسبت نہ کیا جاوے
حالانکہ وہ حیوانات اپنی حرکات کو تفصیل وار نہین جانتے **اصل دوم** یہ جاننا کہ اللہ تعالی کا افعال عباد کو پیدا کرنا
اسکو مقتضی نہین کہ وہ افعال مقدور بشر بطور کسب کے نہون بلکہ اللہ تعالی ہی نے قدرت اور مقدور اور اختیار
اور مختار کو پیدا کیا ہے کیونکہ قدرت بندہ کا وصف ہی اور خلق خالق ہے مگر وہ قدرت کسب عبد نہین اور حرکت اور
فعل بندہ کا خلق الٰہی اور وصف بندہ اور کسب بندہ سے ہے۔ اسلئے کہ بندہ اجزا حرکات کو مفصل نہین جانتا اور نہ اونکے
اعداد کو جانتا ہے لہذا حرکات بندہ مخلوق بندہ نہین ہوسکتے **اصل سوم** یہ جاننا کہ فعل بندہ اگرچہ من وجہ کسب بندہ
ہے مگر وہ ارادۂ الٰہی سے خارج نہین پس کوئی شے عالم ملک وملکوت مین بدون ارادہ ومشیت الٰہی واقع نہین ہوتی
ہے خیر اور شر نفع اور ضرر اسلام اور کفر طاعت اور عصیان شرک اور ایمان اوسکے ارادہ سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن حق تعالے
کفر وشرک سے راضی نہین اور بندہ اس وجہ سے مجرم ہوتا ہے کہ اوس نے اپنی قصد کو کیون برائی کیطرف متعلق کیا۔
پس اگر کہا جاوے کہ جس شے کا اللہ تعالی ارادہ کرے اوس سے ممانعت کیون کیجاتی ہی اور جس شے کا ارادہ نہ کرے
اوسکا امر کیون کیا جاتا ہے تو جواب اوسکا یہ ہی کہ امر ارادہ کا غیر ہے بسا اوقات انسان بھی ایسی اشیا کا امر کرتا ہے جسکا
ارادہ نہین کرتا اوسمین کوئی مصلحت یا ختم حجت مخفی ہوتی ہی۔ اور اگر جرم وگناہ موافق ارادۂ شیطان کے صادر ہوتا تو
حق تعالی کے ارادہ سے ارادۂ شیطان غالب ہوجاتا کیونکہ عالم مین معصیت غالب ہی اور ضعف وعجز باریتعالی شانہ
لازم آتا حالانکہ جمیع افعال مخلوق الٰہی ہین۔ پس ضرور ہے کہ ارادۂ الٰہی سے خارج نہ ہون۔ **اصل چہارم** یہ جاننا کہ اللہ تعالے
کی طرف سے پیدا کرنا اور مکلف کرنا بطور احسان کے ہی اور یہ پیدایش اور تکلیف واجب نہین **اصل پنجم**
یہ جاننا کہ اللہ تعالی بندون کو اوس شے کی تکلیف دیسکتا ہی جسکی اونمین طاقت نہین **اصل ششم** یہ جاننا کہ اللہ تعالی
بندونکو الم اور عذاب بدون جرم سابق اور بدون ثواب لاحق کے دیسکتا ہی کیونکہ وہ اپنی ملک مین تصرف کرتا ہی اور اپنی
ملک مین تصرف کرنا کسیطرح ظلم نہین ہوسکتا اسلئے کہ ظلم ملک غیر مین بلا اذن تصرف کرنیکو کہتے ہین اور یہ صورت
جناب باری مین محال ہی اور واقع مین اسکا وجود پایا جاتا ہی چنانچہ چوپایونکو ذبح کرنا عین الم ہی اور اون کو طرح طرح

دلیل (۱۸۹) موجودات مین واجب لذاتہ کا ہونا ضرور ہی کیونکہ جبتک کوئی شے واجب نہین ہوتی موجود نہین ہوسکتی پس اگر وہ واجب لذاتہ ہے تو مطلوب حاصل ہی۔ اور جو واجب لغیرہ ہو تو اوسکے واسطے غیر کا وجود ضرور ہے ورنہ تسلسل واجب مین لازم آئیگا جو محال ہے۔

دلیل (۱۹۰) ہر موجود کا واجب ہونا ضرور ہی چنانچہ دلیل (۱۸۹) مین مذکور ہی پس اگر لذاتہ واجب ہی تو مطلب حاصل ہی اور جو غیر کیوجہ سے واجب ہوا ہے تو غیر ممکن کا وہی واجب لذاتہ ہے۔

دلیل (۱۹۱) موجودات کا حصر اگر ممکنات مین مانا جاوے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی کیونکہ ممکن خود اپنے وجود کو ترجیح نہین دے سکتا۔

دلیل (۱۹۲) انحصار موجودات صرف ممکنات مین لیا جاوے تو ترجیح بلا مرجح اسوجہ سے بھی ہوگی کہ بعض بعض سے نفس امکان مین اولی نہین۔

دلیل (۱۹۳) ممکنات مین حصر موجودات ماننے سے لازم آئیگا کہ خود ممکن اپنے نفس کی علت ہو اور یہ صریح البطلان ہے۔

دلیل (۱۹۴) اگر موجود واجب نہ ہوگا تو محال لازم آئیگا کیونکہ تمام موجودات کا مجموعہ ایسے آحاد سے مرکب ہی کہ ہر ایک اونکا بالذات ممکن ہی لہذا وہ مجموعہ کسی خارجی علت کا محتاج ہوگا اور جمیع ممکنات سے جو موجود خارج ہو سواے واجب بالذات کے نہین ہوسکتا پس وجود واجب بالذات اوسکے عدم ماننے مین لازم آیا پس وجود واجب ضرور ہوا۔

دلیل (۱۹۵) عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے اور ہر حادث محدث کا محتاج ہی پس عالم محدث کا محتاج ہی۔

دلیل (۱۹۶) وجود عالم بالعرض ہی اور جو شی بالعرض ہو اوسکو اوس شی کی ضرورت ہی جو بالذات ہو پس عالم کو مابالذات چاہیے۔

دلیل (۱۹۷) معلوم تین قسم ہی اگر وجود اوسکا ضرور ہی اوسکو واجب کہتے ہین اور جو عدم اوسکا ضرور ہی اوسکو ممتنع بولتے ہین اور اگر وجود اور عدم اوسکی ذات مین ضرور نہین اوسکو ممکن کہتے ہین پس جبکہ ممکن مین باعتبار ذات اوسکی کے دونون طرف برابر ہین نہ اوسمین وجود ضروری اور نہ عدم ضروری پس جس ذات کی وجہ سے وہ ممکن وجود مین آجاوے وہی ذات واجب ہی اور ممکنات کا وجود بدیہی ہی لہذا وجود واجب بالذات بھی ضرور ہی۔

دلیل (۱۹۸) ہر شے کی ماہیت اور وجود جدا جدا ہی پس وجود کا ماہیت سے جدا ہونا بھی ممکن ہی اور جب وجود جدا ہوسکتا ہی تو وہ اوس ماہیت کو عارض ہوگا اور عارضی شے مستعار غیر کی ہوتی ہے۔ پس عطا کرنے والا وجود کا ضرور موجود ہوگا جسکا وجود عین ذات ہوگا۔

دلیل (۱۹۹) صنائع بدائع عالم کے بدون صانع بدیع کے نہین ہوسکتے ہر نقش کیواسطے نقاش ضرور ہے

دلیل (۲۰۰) آثار قدم دیکھکر کسی چلنے والے کا یقین ہوتا۔ اور دھوان دیکھکر آگ کا علم ہوتا ہے اسیطرح

الم کرتے ہین اور اون مین اعادہ ادراک کرنا مقدور باری تعالیٰ ہے **اصل چوتھی** میزان ہے جس سی مقدار اعمال ہر شخص کی متمیز ہوتی ہے چونکہ شرع سے ثابت ہی اور عقل مین ممکن ہے لہذا اوسکی بھی تصدیق ضرور ہی **اصل پانچوین** پل صراط ہے جس پر سب کو گزرنا ہوگا چونکہ شرع سے ثابت ہی اور عقل سی ممکن ہی لہذا اوسپر بھی اعتقاد ضرور ہے **اصل چھٹی** جنت اور دوزخ کا اعتقاد بھی ضروریات دین سے ہی **اصل ساتوین** یہ جاننا کہ بعد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے امام برحق ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم کیونکہ کل صحابہ کا اجماع غلط ہونا ممکن نہین رہی جنگ بعض صحابہ تو عجب نہین کہ بعد دیکھنے لوح محفوظ کے واقع ہوگئی ہو ہان خطاء اجتہادی ممکن ہے اور خطاء منکر کا قائل ہونا بے انصافی اور ناقدر دانی ہے **اصل آٹھوین** یہ جاننا کہ فضیلت صحابہ کی حسب ترتیب خلافت ہے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کسی شئے سی اور کسی ملامت کرنیوالے سے دین الٰہی مین خوف نہین کرتے تھے پس ممکن ہے نہین کہ مفضول کو فاضل پر ترجیح دین **اصل نوین** یہ کہ شرائط امامت کے مذکر اور متقی اور عالم اور قریشی ہونا **اصل دسوین** اگر تقوی وعلم امام مین متعذر ہو اور اوسکے علحدہ کرنے مین ایسے فتنہ کا خوف ہو جسکی طاقت نہ ہو تو اوسکو امام تسلیم کیا جاوے اسلئے کہ اوسکی علحدگی مین اسقدر ضرر ہوگا جو نقصان شرائط مین بھی متصور نہین کیونکہ یہ شرائط بوجہ زیادتی مصلحت کے لگائے گئے ہین پس اصل مصلحت کو زیادتی مصلحت کی شوق مین کھو دینا نہین چاہیئے جیسے کوئی شخص مکان بناتا ہو اور شہر کو ڈھاتا ہو۔ اور اگر بلاد اسلام کو امام سے خالی رکھا جاوے تو احکام مسلمین اور فیصلجات کیلئے کون ہوگا لہذا وقت حاجت اور ضرورت کے اوسکی امامت تسلیم کر لینا عین مصلحت ہی البتہ امام کا فسق وفجور اگر ثابت ہو جس سے اسلام مین رخنہ پڑے تو اوسکی اطاعت نہین چاہیئے۔

دلیل (۱۸۴) کسی موجود کے وجود مین شک نہین یعنی کوئی موجود ضرور ہی پس اوس موجود کا وجود بدون واجب تعالیٰ کی محال ہی

دلیل (۱۸۵) وجود کا انحصار اگر صرف ممکنات مین ہو تو اونکی احتیاج اپنی وجود مین کسی علت کی طرف ضرور ہے کیونکہ کوئی شئے خود بخود عدم سے وجود مین نہین آسکتی۔

دلیل (۱۸۶) اگر ممکنات مین وجود کا حصر ہوگا تو دور محال لازم آئیگا۔ کیونکہ کسی موجود کا تحقق بدون ایجاد کے نہین ہوسکتا اور تحقق ایجاد کا کسی موجود کے تحقق پر موقوف ہی کیونکہ جبتک شئ خود موجود نہ ہو دوسرے کو کیونکر ایجاد کرسکتی ہے اور دور تقدم شئے علی نفسہ کو مستلزم ہے۔

دلیل (۱۸۷) اگر وجود واجب تعالیٰ متحقق نہ ہو تو ایجاد بھی متحقق نہوگا۔ کیونکہ ممکن کا وجود مستقل نہین تاکہ وہ کسی شئے کو ایجاد کرے

دلیل (۱۸۸) ممکن مین اگر انحصار وجود ہوگا تو مبدأ کا تحقق نہ ہوگا حالانکہ ممکن کیواسطے مبدأ کا تحقق ضرور ہے اور وہ مبدأ بجز واجب کے نہین ہوسکتا۔

جسکو تیز ہوائین اور سخت موجین گھیری ہوی تہین مگر وہ کشتی سیدہی چلی جاتی تہی نہ اوسپر ملاح تہا اور نہ اوسکا کوئی خبرگیران تہا آیا یہ امر عقل باور کرتی ہے اونہون نے کہا ہرگز نہین یہ ایسی بات ہے جسکو عقل قبول نہین کرتی فرمایا سبحان اللہ پہر اس تمام دنیا کا قیام باوجود اختلافات وتغیرات کی بدون صانع اور حافظ کے کیونکر ہے سب رونے لگے اور تائب ہوگئے۔

دلیل (۲۰۶) امام شافعی رح سے لوگون نے صانع کے وجود پر دلیل طلب کی فرمایا کہ شہتوت کی پتے کا مزہ اور رنگ اور بو اور طبیعت تمہارے نزدیک واحد ہے اونہون نے کہا ہان فرمایا اوسکو ریشم کا کیڑا کہاتا ہے اوس سے ابریشم نکلتا ہے اور شہد کی مکہی اوسکو کہاتی ہے اوس سے شہد نکلتا ہے اور بکری کہاتی ہے اوس سے مینگنی نکلتی ہے اور ہرن کہاتا ہے تو اوسمین مشک نافہ پیدا ہوتا ہے پس وہ کون ہے جس نے ان اشیا کو بنا دیا ہے حالانکہ طبیعت واحد ہے اس جواب کو ان آدمیون نے اچہا جانا اور مسلمان ہوگئے وہ سترہ آدمی تھے۔

دلیل (۲۰۷) امام احمد حنبل رح نے یہ حجت بیان کی کہ ایک قلعہ سب طرف سے بند باہر کیطرف مثل چاندی کے اور اندر کیطرف مثل سونے کے ہے پہر یکایک اوسکی دیوار پہٹکر ایک حیوان سمیع وبصیر اوسمین سے نکلا اسکا فاعل اور صانع ضرور ہے یعنی انڈے سے بچہ نکلا اوسکو اندر ہی اندر کس نے بنا کر کان اور آنکہ اور حیات دیکر باہر نکال دیا۔

دلیل (۲۰۸) امام مالک رح سے ہارون رشید نے وجود صانع کی دلیل دریافت کی فرمایا اصوات اور نغمات اور لغات کا تفاوت واختلاف صانع قدیر پر دلیل ہے کیونکہ خصوصیات اور مقادیر خاصہ کیلئے کوئی مقدر قادر ضرور ہے۔

دلیل (۲۰۹) ایک اعرابی سے کسی نے دلیل صانع دریافت کی اوس نے کہا جب بعرہ بعیر پر اور روث حمیر پر اور آثار قدم مسیر پر دلالت کرتے ہین تو آسمان بروج والا اور زمین بڑے بڑے راستہ والی اور دریا موجون والا کیونکر صانع علیم قدیر پر دلالت نکرے گا۔

دلیل (۲۱۰) کسی طبیب سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے خدا کو کیسے پہچانا اوس نے جواب دیا کہ ہلیلہ سے کہ باوجود مجفف ہونے کے دست آور ہے اور لعاب ملین سے جو قبض پیدا کرے۔

دلیل (۲۱۱) دوسرے کسی طبیب سے پوچہا گیا تو اوس نے جواب دیا کہ مین نے حق تعالی کو شہد کی مکہی سے پہچانا ہے کہ ایک طرف سے کاٹتی ہے اور دوسرے طرف سے شہد نکالتی ہے اور عسل لسع کا مقلوب ہے۔

دلیل (۲۱۲) زمین مستقر حیوانات ہے اور اوپر کے طرف سے کسی چیز مین لٹکی ہوی نہین اور نیچے کیطرف کوئی ستون نہین جسپر قائم ہو کیونکہ اوپر کا علاقہ جسمین زمین لٹکی ہوگی وہ دوسرے علاقہ کا محتاج ہوگا اسیطرح غیر متناہی سلسلہ لازم آئیگا جو محال ہے اسیوجہ سے ہمکو معلوم ہوا کہ نیچے بہی اوسکے کوئی عمود اور ستون نہین پس بالیقین معلوم ہوا کہ کوئی اوسکا روکنے والا ضرور ہے جو اپنی قدرت اور اختیار سے اوسکو چہٹنے نہین دیتا۔

عالم مین آثار و حکمت صانع قدیر کا علم ضرور ہوگا۔
دلیل (۲۰۱) ہر شخص قطعی طور سے جانتا ہے کہ وہ پہلے موجود نہ تھا اب موجود ہوا اور جو شے بعد عدم کے موجود ہوا اوسکے لئے کوئی موجد ضرور ہے اور وہ موجد خود وہ شخص یا اوسکے والدین یا دوسرا آدمی نہین ہو سکتا کیونکہ بالبداہت معلوم ہے کہ مخلوق ایسی ترکیب سے عاجز ہے پس ایسا موجد ضرور ہے جو ان موجودات کے مخالف ہو تاکہ وہ ان اشخاص کو ایجاد کرے۔
دلیل (۲۰۲) اجسام فلکیہ اور اجسام عنصریہ نفس جسمیت مین باہم مشترک ہین پس بعض اجسام کا بعض صفات سے خاص ہونا جیسے مقدار و شکل وغیرہ نفس جسمیت کی وجہ سے نہین ہے ورنہ کل اجسام ان صفات خاصہ مین شریک ہوتے پس ضرور ہے کہ کسی جدا شے سے ہو اور وہ شے جسم تو ہو نہین سکتی ورنہ وہی بحث پیش ہوگی کہ اوسکو درمیان دوسرے اجسام کے یہ خصوصیت تاثیر کی کہان سے آئی اور جو جسم نہو تو دو حال سے خالی نہین یا وہ بالاضطرار کریگا یا بالاختیار اور فعل اضطراری باطل ہے ورنہ بعض اجسام کی خصوصیت ان صفات سے دوسری بعض کی خصوصیت سے اولی نہ ہوتی لہذا ضرور ہے کہ وہ قادر مختار ہو۔
دلیل (۲۰۳) ایک شخص دہریہ حضرت امام جعفر صادق کے پاس انکار صانع کیا اونہون نے فرمایا تو سمندر مین سوار ہوا ہے اوس نے کہا ہان فرمایا تو نے اوسکا طوفان دیکھا ہے اوسنے کہا ایک دن بڑی تیز ہوا چلی جس سے کشتی ٹوٹ گئی اور ملاح غرق ہو گئے مین ایک تختہ کو لپٹ گیا پھر وہ بھی مجہ سے چھوٹ گیا تو مین موجونکے تلاطم سے کنارہ پر جا پڑا فرمایا پہلے تیرا اعتماد کشتی اور ملاح پر تھا پھر تختہ پر ہوا کہ وہ تجھکو نجات دیگا جب کوئی شے نہ رہی اوسوقت تجھکو ہلاکت کا یقین تہا یا امید سلامتی کی تہی اوس نے کہا امید تھی فرمایا کس سے امید تھی وہ شخص خاموش ہوگیا فرمایا وہی صانع ہے جس سے تجھکو اوسوقت امید تھی اور اوسی نے تجھکو غرق سے نجات دی پس وہ شخص اونکے ہاتہہ پر مسلمان ہوگیا۔
دلیل (۲۰۴) ایک بڑے کامل نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ تیرے معبود کسقدر ہین اوس نے کہا دس ہین فرمایا تیرا غم اور مصیبت اور بلا دفع کرنے کو اونمین کون ہے کہا اللہ ہے فرمایا کوئی معبود بجز اللہ کے تیرے لئے نہین
دلیل (۲۰۵) امام ابو حنیفہ رح کے دہریہ دشمن تھے کہ کسی وقت قابو پاکر اونکو قتل کردین ایک دن وہ مسجد مین بیٹھے تھے ایک جماعت دہریونکی تلوارین ننگے کئے ہوئے آئی اور اونکے مار ڈالنے کا قصد کیا اونہون نے فرمایا پہلے ایک سوال کا جواب دیدو پھر تمہارا جو جی چاہے کرو اونہون نے کہا بتلاؤ کیا بات ہے فرمایا اوس شخص کے حق مین تم کیا کہتے ہو جو بیان کرتا ہے کہ مین نے ایک کشتی بوجہ لدی ہوئی بھری ہوئی دیکھی۔

جن سے انگوٹھی کا نگینہ بنتا ہے اور بعض کبیر مکان مین کام آتے ہین اور بعض پتھر ویسی آگ نکلتی ہی پھر لعل زمرد یاقوت نیلم وغیرہ باوجود شریف اور عزیز الوجود ہونیکے اُن سے نفع کم ہے اور بڑے پتھر جو کثرت سے پائے جاتے ہین اونمین نفع زیادہ ہے غرض ضروری چیزین بہت ارزان اور بلا قیمت ملتی ہین اور غیر ضروری چیزین بہت گران دستیاب ہوتے ہین جس سے صانع حکیم پر یقین کامل ہوتا ہے۔ چودہوین یہ کہ درخت اور جھاڑ زمین اور پہاڑ مین بکثرت ہین جنکی لکڑی تعمیر مکان مین کسقدر کارآمد ہے اور کہانا وغیرہ پکانے مین کسقدر اوسکی حاجت ہی۔ الغرض زمین کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بڑے حکیم اور بڑے قدرت اور علم والے کا یہ کام ہے۔

دلیل (۲۱۷) زمین دو حال سے خالی نہین یا ساکن ہے یا متحرک اگر ساکن ہے تو کس لئے اوسکو ساکن کیا اگر جذب فلک جمیع جوانب سے باعث سکون زمین مانا جاوے تو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر ذرہ باوجود صغیر ہونیکے فلک کیطرف کیون نہین جاتا دوسری یہ کہ اقرب شئے جلد جانا چاہیے پس اگر ہم ایک ذرہ کو اوپر کے طرف پہنکین تو وہ جلد تر فلک سے کیون نہین لپٹ جاتا۔ اور جو دفع فلک کو باعث سکون قرار دیجے تو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ابر اور ہوا کو کسی خاص طرف مین کیون دفع نہین کرتا۔ دوسرے یہ کہ ثقیل کا اندفاع بہ نسبت لطیف کے دیر سے ہونا چاہیے کیونکہ دافع قاسر کو دفع ثقیل مین دیر کرنا اور خفیف مین جلدی کرنا ضرور ہے حالانکہ بالکل مشاہدہ کے خلاف ہی۔ اور جو زمین کو متحرک مانا جاوے تو ضرور ہے کہ کسی خاص جہت کے طرف متحرک ہوگی مثلاً فرض کیا جاوے کہ مشرق کی طرف حرکت کرتی ہے تو وجہ تخصیص مشرق کی دریافت کیجاویگی مغرب کی طرف کیون نہین حرکت کرتی بہرحال یہ خصوصیت پیدا کرنیوالا بجز صانع قدیر حکیم کے کوئی نہین ہوسکتا۔

دلیل (۲۱۸) جو کوئی کاریگر کوئی شئے عمدہ لطیف بناتا ہے اوسکو گرد و غبار سے بچاتا ہے اور پانی سے محفوظ رکہتا ہے کہ کہین اوسکو محو نہ کر دے اور ہوا سے بہی حفاظت کرتا ہے کہین اوسکی طراوت اور لطافت کو فنا نہ کر دے اور آگ سے بھی بچاتا ہے کہین اوسکو نہ جلا وے مگر حق تعالی نے ان چار عناصر ہی سے کیسی کیسی عمدہ لطیف چیزین دیرپا بنائی ہین اور اشیاء متضادہ کو باہم معاون کر دیا ہے هل من خالق غیرہ۔

دلیل (۲۱۹) آنکھ کی چربی مین بینائی اور ہڈی مین سماعت اور گوشت مین گویائی رکھدی اور دماغ مین حس و حرکت اور قلب مین حیات اور جگر مین غذا دینے کی قوت عطا کی۔

دلیل (۲۲۰) انسان کی پیدائش نطفہ سے ہی پس نطفہ کی صورت اور شکل بنانیوالی قوت اوسی نطفہ مین موجود ہے یا نہین پس اگر قوت مصورہ نطفہ مین موجود ہے تو دو حال سے خالی نہین یا اوسکو شعور اور ادراک اور علم اور حکمت حاصل ہے جسکی وجہ سے ایسی عجیب صورت بنی یا حاصل نہین بلکہ یہ تاثیر طبیعت کی اثر سے ہے قسم اول

دلیل (۱۳) زمین اگر بہت سخت ہوتی مثل پتھر اور سونے کی تو اوس سے بدن کو تکلیف ہوتی اور زراعت اوسپر دشوار ہوتی اور اوس سے مکانات بنانا مشکل ہوتا۔ اور جو بہت نرم مثل پانی کے ہوتی تو قدم اوسمین دھس جاتا اور جو نہایت شفاف ہوتی تو نور اوسپر نہ ٹھہرتا اور آفتاب اور ستارونسے اوسمین گرمی نہوتی اور نہایت بارد ہوتی لہذا اوسکو ایسا بنایا گیا ہی کہ رنگ اوسکا اغبر رکھا اور صلابت اور لین میں بین بین رکھی گئی تاکہ حیوانات کیلئے بچھونا ہوجاوے یہ کام بجز صانع قدیر کے کون کرسکتا ہے۔

دلیل (۱۴) طبیعت زمین کی مقتضی اسکی تھی کہ پانی کے اندر بالکل غرق رہتا اور جمیع جوانب سے سمندر اور نکا پانی اوسکو محیط ہوتا حالانکہ ایسا نہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی زبردست نے کسی کی خاطر اوسکو بعض جوانب سے کہلا ہوا رکہا ہی اور طبیعت زمین کو بدل دیا ہی کہ حیوانات اوس حصہ مکشوف پر بود و باش کرسکین۔

دلیل (۱۵) اجسام ارضیہ کے جمیع صفات مین تغیر کا مشاہدہ کیا جاتا ہی یعنی حیز مین اور رنگ اور مزہ اور طبیعت مین اونکا حصول مختلف ہی اور ہر ایک پتھر اور پہاڑ کا ٹوٹنا اور اپنی جگہ سے زائل ہونا اور عالی کو سافل کردینا اور سافل کو عالی کردینا ممکن ہی پس جب ایسا ہی تو یہ بات ثابت ہوگی کہ ہر ایک اجزا زمین کی خصوصیت مکان اور حیز سے اور بعض اجسام سے اوسکا اتصال اور قرب اور بعض سے انفصال اور بُعد سب مین تغیر اور تبدل ممکن ہے اور ان اجسام کا ان صفات سے موصوف ہونا ایک امر جائز ہی پس ضرور ہی کہ وہ اس اختصاص مین کسی مدبر قدیم علیم کے محتاج ہون۔

دلیل (۱۶) زمین مین چند منافع اور صفات ہین ایک یہ کہ معادن اور نباتات اور حیوانات اوسمین پیدا ہوتے ہین دوسرے یہ کہ رقیق شے زمین کے اجزا سے ملکر مضبوط ترکیب پاتی ہی تیسرے یہ کہ زمین کے بقاع مختلف ہین کہ بعض حصہ اوسکا نرم اور بعض سخت اور بعض ریگ والا اور بعض پتھریلا ہی چوتھے یہ کہ اوسکی رنگ مختلف ہین بعض سرخ بعض سفید بعض خاکی غباری ہی پانچوین یہ کہ زمین مین جب کوئی دانہ اُوگتا ہی تو وہ پھٹ جاتی ہی چھٹی یہ کہ وہ اوس پانی کا خزانہ ہی جو آسمان سے برستا ہی اور زمین مین ٹھہر جاتا ہی جس سے مخلوق کو فائدہ ہی۔ ساتوین یہ کہ اوس مین چشمے اور ندیان ہین۔ آٹھوین یہ کہ اوسمین سونا چاندی تانبا لوہا تمام فلزات پیدا ہوتے ہین۔ نوین یہ کہ ایک دانہ کے ہزارون دانے دیتی ہی۔ دسوین یہ کہ مثل مردہ کے پڑی ہوتی ہی پانی برستے ہی زندہ سرسبز شاداب ہوجاتی ہے۔ گیارہوین یہ کہ اوسمین مختلف رنگ اور صورت اور خلقت کی جاندار پہیلے ہوے ہین بارہوین یہ کہ اوسمین نباتات طرحطرح کی پیدا ہوتے ہین جنکا رنگ اور مزہ اور نوع اور منفعت مختلف ہی پس اختلاف رنگ اور مزہ اور بو کا پہر اوس مین انسان کا بھی قوت ہی اور حیوان کا بھی قوت ہی چنانچہ بشر کے واسطے طعام اور ادام اور دوا اور فواکہ اور اقسام اقسام کے انواع کہٹے میٹھے موجود ہین اور لباس روئی اور کتان کا اور صوف اور بال اور ابریشم اور پوستین مختلف طرحطرح کا غرض انسان کا کہانا اور لباس دونون زمین ہی کی پیداوار ہین اور ہر ایک صنعت قدیر پر دلالت کرتا ہی۔ تیرھوین یہ کہ زمین مین مختلف پتھر ہین بعض صغیر زینت کیواسطے ہین

جو اسیقدر اوسکا ملنا اور حاصل ہونا سہل ہے اور جسکی طرف حاجت جسقدر کم ہے اوسیقدر اوسکا پانا دشوار ہے پس یہہ رحمت الٰہی نہین تو اور کیا ہے اور چونکہ رحمت الٰہی کی طرف سب سے زیادہ حاجت ہے پس ہم کو امید ہے کہ اوسکا ملنا ہر شے کے ملنے سے زیادہ آسان ہوگا وما من الہ الا اللہ۔

دلیل (۲۲۴) طبیعت پانی کی ثقیل ہے نیچے کیطرف نزول کی مقتضی ہے پس کروڑون من بوجھ ہوا مین معلق رکہنا خلاف طبیعت پانی کے بجز کسی قادر قوی کے ممکن نہین وہو اللہ القدیر۔

دلیل (۲۲۵) علویات وسفلیات کے حالات دلالت کرتے ہین کہ تمام اجسام جن جن صفات سے موصوف ہین اونکو دوسری صفات سے جو ضد یا مقابل ان صفات کے ہون موصوف ہونا جائز ہے پس ہر جسم کا صفت خاص سے موصوف ہونا ضرور ہے کہ صانع حکیم کیوجہ سے ہوگا کیونکہ اوصاف ذاتیہ اگر اجسام کی ہوتی تو اونکا زوال محال ہوتا۔

دلیل (۲۲۶) اجرام آسمانی وزمینی کے مقدار اور حالت خاص خاص بجز تخصیص فاعل مختار کے اونکا حصول ممکن نہین کیونکہ ہر فلک مقدار معین سے مخصوص ہے باوجودیکہ اوس مقدار سے زیادہ یا کم ہونا بھی ممکن تھا۔ دوسرے یہ کہ ہر فلک جنکے اجزا سے ترکیب پایا ہے اوسکا جزو داخل خارج مین اور جزو خارج داخل مین واقع ہوسکتا تہا پس ہر جزو کا ایک حیز خاص مین ہونا صرف جائز امر ہے تیسرے یہ کہ حرکت اور سکون تمام اجسام مین جائز ہین کیونکہ طبیعت جسمیہ واحد ہی اور لوازم امور متحد الطبیعت کے واحد ہوتے ہین پس جب حرکت اور سکون بعض اجسام کا درست اور صحیح ہے تو کل اجسام مین بھی حاصل ہوسکتا ہے پس جسم فلکی کو حرکت سے خاص کرلینا اور سکون اوسمین نہ لینا ایک امر ممکن کیساتھہ اختصاص کرلینا ہے۔ چوتھے یہ کہ ہر حرکت سریع تر اور بطیٔ تر واقع ہوسکتی ہے پس حرکت کو مقدار خاص سرعت اور بطوء سے مخصوص کرنا امر ممکن کا اختصاص ہے۔ پانچوین یہ کہ جو حرکت کسی خاص جہت کیطرف ہو اوسکا وقوع دوسری جہات کیطرف بھی ممکن ہے۔ پس اسی جہت خاص سے مخصوص کرنا اختصاص امر ممکن ہے۔ چھٹے یہ کہ ہر فلک کیواسطے دوسرا جسم ضرور ہے خواہ اوپر اوسکے ہو یا نیچے اوسکے ہو۔ پس اس ترتیب کے خلاف بھی واقع ہونا ممکن ہے۔ ساتوین یہ کہ ہر فلک کی حرکت کیواسطے ابتدا ضرور ہے اسلئے کہ ایسی حرکت محال ہے جسکے لئے ابتدا نہ ہو کیونکہ حرکت کی حقیقت ایک حالت سے دوسری حالت کیطرف انتقال ہے اور یہ انتقال چاہتا ہے کہ غیر حرکت کا سابق ہو اور مسبوق بالغیر منافی قدیم ہے اور جمع دونون مین محال ہے پس ثابت ہوا کہ ہر حرکت کیواسطے ابتدا ضرور ہے اور وقت خاص مین اوس حرکت کی ابتدا ہونا کہ نہ پہلے ہو اور نہ بعد کو اختصاص امر ممکن کا ہے۔ آٹھوین یہ کہ جب اجسام ماہیت جسمیہ مین برابر ہین تو بعض کا اتصاف فلکیت سے اور بعض کا عنصریت سے سواے برعکس کے اختصاص امر ممکن کا ہے نوین یہ کہ حرکات اونکی فاعل مختار کا فعل ہے پس اولیت ضرور ہے کیونکہ موثر اوسمین اگر اضطراری علت لیجاوے تو اوس علت کے دوام سے اوسکے آثار کا

ظاہر الفساد ہے کیونکہ انسان کو جب علم و قدرت کامل ہوتی ہے اوسوقت وہ اگر اپنے ایک بال کو بھی اوسکی کیفیت اور صورت سے بدلنا چاہے تو اوسکو نہین بدل سکتا پس نہایت ضعف کے زمانہ مین کیونکر اوسپر قادر ہو سکتا ہے اور جو طبیعت کو موثر مانا جاوے تو یہ منی یا جسم متشابہ الاجزا ہے یا مختلف الاجزا ہوگی پس اگر متشابہ الاجزا ہے تو طبیعت کا اثر مادہ متشابہ الاجزا مین ضرور متشابہ ہوتا ہے جس سے شکل کروی کا ہونا ضرور ہے پس چاہیئے تھا کہ انسان گول مٹول کروی شکل ہوتا اور تمام اجزا اوسکے طبیعت مین باہم متشابہ ہوتے پس ثابت ہوا کہ نطفہ کا علقہ اور لحم اور عظم بنجانا کسی مدبر حکیم کی قدرت کاملہ سے ہے اور وہ مدبر بجز حق سبحانہ تعالیٰ کے کون ہے ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء

دلیل (۲۲۱) بچہ جب مانکے پیٹ سی نکلتا ہے اوسکے ناک اور موبنھ پر اگر کپڑا رکھدیا جاے تو اوسکا سانس بند ہو کر مرجاتا ہے مگر دیکھو رحم تنگ مین اتنی مدت بند رہا کہ سانس لینا وہان مشکل ہے پھر بھی نہ مرا اور زندہ نکلا اور بعد پیدا ہونیکے کسقدر ضعیف اور ناسمجھ ہوتا ہے کہ پانی اور آگ اور فضلے لذیذ ا ور موذی مین اور والدہ اور غیر والدہ مین بالکل تمیز نہین کرسکتا بعد کو انسان کامل فہم و عقل مین ہو جاتا ہے یہ کیون تاکہ معلوم ہو کہ یہ قادر حکیم کا عطیہ ہے اور جو امر طبعی ہوتا تو اول خلقت مین جو زیادہ ذکی ہوتا وہی وقت کمال کے زیادہ فہیم ہوا کرتا حالانکہ معاملہ اسکے برخلاف ہے پس معلوم ہوا کہ یہ سب فیض خالق حکیم کا ہی ہے۔

دلیل (۲۲۲) انسان مین زبانون کا اختلاف اور طبیعتو نکا اور مزاجو نکا مختلف ہونا صرف طبیعت کا اقتضا نہین ہو سکتا کیونکہ طبیعت اور اختلاف مین ضدیت ہے۔ پھر جنگل اور پہاڑ و نکے حیوانات دیکھیے کہ وہ آپسمین بعض بعض سے بہت ہی متشابہ ہین اور آدمیو نمین صورت اور شکل مین ایک دوسرے سے بہت فرق ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو زندگانی دشوار ہوتی اور ایک دوسرے سے بہت فرق ہے اگر ایسا نہوتا تو زندگانی دشوار ہوتی اور ایک دوسرے سے مشتبہ ہوتا تمیز نہ ہو سکتا پس ضرور ہے کہ کوئی حکیم بڑی حکمت اور قدرت والے کی طرف سے یہ امور منتظمہ صادر ہوے ہین۔

دلیل (۲۲۳) سب سے زیادہ انسان کو ہوا کی ضرورت ہے کہ اگر ایک لحظہ قلب کو ہوا نہ پہونچے تو آدمی مرجاوے پھر بعد ہوا کے انسان کو پانی کی احتیاج ہے مگر بہ نسبت ہوا کے کم ہے اسلیئے ہوا کا ملنا پانی کے ملنے سے آسان ہے کیونکہ پانی کے واسطے کسی آلہ اور ظرف سے تکلیف کرنا پڑتی ہے اور ہوا کھینچنے کے آلات تو آدمی کی پاس ہر وقت حاضر ہین پھر بعد پانی کے طعام کی ضرورت ہے مگر بہ نسبت ہوا کے کم ہے۔ اسلیئے طعام کا حاصل کرنا بہ نسبت پانی کی حاصل کرنیکے دشوار ہوتا ہے پھر بعد کھانیکے معجونات وادویہ نادر الوجود کا مرتبہ ہے اسیوجہ سے اونکی حاجت کم ہے اسلیئے وہ عزیز الوجود ہین پھر انکے بعد جواہر ہین جیسے یاقوت زبرجد۔ لعل۔ زمرد جو نہایت نادر الوجود ہین پس معلوم ہوا کہ جسقدر حاجت کسی شئے کیطرف زیادہ ہے

دلیل (۲۳۰) زمین کا ایک ٹکڑا ایک ہی پانی دیا جاتا ہے تو شمس کی تاثیر اوسمین برابر ہوگی پہر اوسکے پہل مزہ اور رنگ اور طبیعت اور خاصیت مین مختلف نکلتے ہین چنانچہ انگور کا خوشہ دیکہئے کہ سب دانے اوسکے پختہ شیرین اور ایک دانہ کہٹا خشک ہوتا ہے حالانکہ طبیعت اور افلاک کی نسبت سبکو برابر حاصل ہی بلکہ ایک اور عجیب امر ہے کہ بعض قسم گلاب کی ایسی ہوتی ہے کہ ایک طرفسے نہایت سرخ اور دوسری طرف نہایت سیاہ حالانکہ پتی اوسکی نہایت نرم باریک لطیف ہوتی ہے پس ایک طرف تاثیر شمس ہو اور دوسری طرف نہ ہو محال ہے پس قطعاً معلوم ہوا کہ یہ سب تدبیر فاعل مختار کا اظہار ہے اور افلاک وغیرہ کو اسمین کچہہ دخل نہین۔

دلیل (۲۳۱) ابر مین برق کا حاصل ہونا عجیب و غریب ہے کیونکہ اجزا ء پانی کے ابر مین زیادہ ہوتے ہین اور اجزاء ہوائیہ اور ناریہ اوس مین کم ہین اور پانی بارد رطب ہے اور آگ حار یابس ہے اور ضد کا ضد سے پیدا ہونا خلاف عقل ہے پس ضرور ہے کہ فاعل مختار کی وجہ سے ہو اگر کوئی اعتراض کرے کہ پانی مین مجتمس ہوکر نکلنا چاہتی ہے اور زور کرکے ابر کو پہاڑتی ہے اوس سے گرمی پیدا ہوکر بجلی ہو جاتی ہے جواب یہ ہے کہ یہ امر خلاف عقل ہی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ضرور تہا کہ جہان برق ہو وہان رعد بھی ہو جو کہ آواز ابر کی پہٹنے کی ہے حالانکہ ایسا نہین بسا اوقات برق قوی ہوتی ہے اور آواز کا پتا نہین ہوتا۔ دوسرے یہ کہ حرکت قویہ کا مقابلہ طبیعت پانی کی کرتی ہے اور قاعدہ ہے کہ پانی ڈالنے سے بڑی بڑی آگین بجہکر فنا ہو جاتی ہین اور ابر تو تمام پانی ہی پانی ہے اوسمین ایسا شعلہ آگ کا کیسے ہو سکتا ہے۔ تیسرے یہ کہ آگ کا کوئی رنگ تمہارے نزدیک نہین پس اگر تسلیم بھی کرلین کہ رگڑے کی قوت سے آگ پیدا ہوتی ہی تو یہ سرخ رنگ کہان سے آتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اسقدر پانی مین آگ کا پیدا ہونا بجز صنعت قادر مطلق کے نہین ہوسکتا۔

دلیل (۲۳۲) بجلی باوجودیکہ ابر مین پیدا ہوتی ہے پہر اوسکی طبیعت اس آگ سی جو ہمارے پاس موجود ہے کیون زیادہ ہوتی ہے حتی کہ دریا مین گرکر مچہلیون کو جلا دیتی ہے پس معلوم ہوا کہ اوسمین اسقدر قوت اور حدت اور احراق اوسی مخصص خلاق کی صنعت کاملہ سے ہے۔

دلیل (۲۳۳) اسمین کوئی شک نہین کہ نطفہ کی اجزاء حس مین متشابہ ہوتے ہین اگر فی الواقع بھی متشابہ ہون تو یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ انسان کی کروی شکل کیون نہوی اور اگر واقع مین مختلف اجزاء ہین تو چاہیے تہا کہ ہر جز کی طبیعت مدبرہ اوسکو یہ شکل کرہ بناتی اور حیوان یہ شکل چند کرات متصلہ ہوتا پس معلوم ہوا کہ صانع قدیر کی صرف حکمت و صنعت ہے۔

دلیل (۲۳۴) ابتداء فطرت مین نفس انسانی بہت ہی کم فہم بہ نسبت دوسرے حیوانات کی ہوتا ہے

دوام بھی ضرور ہے پس دوام علت سے اجزا حرکت کا دوام اور اجتماع لازم ہوگا جو محال ہے پس معلوم ہوا کہ موثر اونمین علت موجبہ بالذات نہین بلکہ فاعل مختار ہے اور جب فاعل مختار موثر ہوا تو اوس کا ان حرکات پر مقدم ہونا ضرور ہوا جس سے حرکات افلاک کے واسطے ابتدا کا ہونا ضرور ہوا۔ دسوین یہ کہ دلیل سے یہ ثابت ہے کہ خارج عالم کے خلا لانہایت ہے کیونکہ بالبدیہ جانتے ہین کہ اگر ہم اپنے آپ کو فلک اعلی کے سطح اعلی پر کھڑا ہوا فرض کرین تو ہمکو اپنے اگلے اور پچھلے جہت ضرور متمیز ہوگی اور ثبوت اس امتیاز کا ہمکو بالضرورۃ معلوم ہے پس معلوم ہوا کہ خارج عالم کے خلا لاتناہی ہے اب ہم پوچھتے ہین کہ اس عالم کا اسی حیز خاص مین واقع ہونا دوسرے حیزون مین نہ ہونا امر ممکن ہے لہذا ان دس دلائل سے معلوم ہوا کہ زمین اور آسمان کے اجسام صفات واحوال مین مختلف ہین اور ہر ایک ممکن ہے اوسکی خلاف بھی ہوسکتا ہے پس یہ خصوصیات بدون مرجح کے محال ہین لہذا انکے واسطے کوئی اندازہ خاص خاص کرنیوالا اور ایک حالت کو دوسری پر ترجیح دینے والا ضرور ہے۔

دلیل (۲۲۷) زمین مین جب کوئی دانہ ڈالا جاتا ہے اور اوس مین زمین کی نمی اثر کرتی ہے تو پھول جاتا ہے اور بڑا ہو جاتا ہے اور نیچے اور اوپر سے پھٹکر شاخین نکلتی ہین اوپر کی طرف درخت ہوا مین صعود کرتا ہے اور نیچے کیجانب اوسکی رگین پھیلتی ہین حالانکہ طبیعت دانہ کی واحد ہے اور افلاک وکواکب کی تاثیر بھی اوسمین ایک ہی پڑتی ہے پھر بھی اوسمین دونون طرف صعود اور نزول ہوتا ہے اور طبیعت واحدہ سے دو طبیعت متضاد پیدا ہونا محال ہے پس معلوم ہوا کہ یہ صورت بجز تدبیر مدبر حکیم اور مقدر قدیم کے نہین ہے نہ خاصیت سے اور نہ طبیعت سے نہ تخم سے

دلیل (۲۲۸) جو درخت کسی دانہ سے پیدا ہوتا ہے بعض اجزا اوسکی لکڑی اور بعض کلی اور بعض پھول اور بعض پھل ہوتے ہین پھر بھی مختلف ہوتا ہے اخروٹ مین چار قشر ہوتے ہین اوپر کا پوست پھر اوسکے نیچے لکڑی کا پوست پھر اوسکے نیچے پوست محیط مغز ہوتا ہے پھر اوسکے نیچے ایک باریک چھلکا ہوتا ہے جو تازہ اخروٹ مین متمیز ہوتا ہے پس ایک پھل مین مختلف طبیعتیں ہوین اسیطرح ترنج کا چھلکا حار یابس اور مغز حار رطب اور پانی اوسکا بارد یابس اور بیج اور کلی اوسکی حار یابس ہوتی ہے ایسے ہی انگور کا چھلکا اور بیج بارد یابس اور مغز اور پانی اوسکا حار رطب ہوتا ہے پس ایک شی سے طبائع مختلفہ کا ہونا حالانکہ تاثیرات افلاک وانجم وطبائع مساوی ہین اوسی حکیم قادر قدیم کی وجہ سے ہے۔

دلیل (۲۲۹) قطعات زمین ماہیات اور طبائع مین مختلف ہین باینہمہ سب باہم متصل ہین اور بعض نرم اور بعض سخت اور بعض شور اور بعض پتھری اور بعض ریگی اور بعض کیچڑ مین حالانکہ سورج اور ستارونکا اثر سب مین برابر ہے پس معلوم ہوا کہ اختلاف صفات بجز صانع حقیقی کے ممکن نہین اور اتصالات فلکی اور حرکات کو کسی کو اوسمین تاثیر کا کوئی دخل نہین۔

جو نہایت لطیف ہو اور خالص ہوتا ہے اور کثیف وہین رہ جاتا ہے اسی حکمت کیواسطے موںھ پر پستان کے باریک سوراخ رکھا ہے تاکہ لطیف نکلے اور کثیف نہ نکلے بہلا ایسی حکمت والا اور کون ہے سبحانہ ۔

دلیل (۲۴۰) بچہ کو دودہ کہینچنے کا الہام کر دیا گیا ہے کہ پیدا ہوتے ہی جب مان اوسکو دودھ دے فوراً پینے لگتا ہے پس اگر خالق مختار بچہ کو تعلیم نہ کر دیتا تو دودہ پستان مین بیکار رہتا ۔

دلیل (۲۴۱) دودہ کی پیدائش بہی نباتات اور پانی سے ہے حالانکہ دودہ مین تین اجزاء متضادہ ہین جو نباتات اور پانی مین نہ تھے ایک روغن حار رطب دوسرے مائیت بارد رطب تیسرے اجزاء پنیری جو بارد یابس ہین پس بعض اجسام کا بعض اجسام سے ظاہر ہونا حالانکہ ان دونون مین مناسبت نہین بسبب تخلیق رب العباد ہی ہے جو واسطے مصالح عباد کے اسقدر عمدہ تدبیرات کرتا ہے ۔

دلیل (۲۴۲) شہد کی مکہی مین چند اوصاف عجیب ہین ایک یہ کہ وہ اپنے خانے مسدس بناتی ہے اگر سوائے مسدس شکل کے دوسری اشکال پر وہ خانے ہون تو درمیان مین فرجہ بیکار باقی رہے پس اس جانور کو ایسی حکمت عجیب کی عنایت کرنا عجیب قدرت ہے دوسرے یہ کہ اون مسدس خانون کے ضلع ایسے برابر ہوتے ہین کہ ذرا کمی بیشی کسی ضلع مین نہین ہوتی اور انسان مین جو بڑے عقلاء ہین وہ بھی ایسی بنا بدون مسطر اور پرکار کے نہین بنا سکتے. تیسرے یہ کہ ایک مکہی اونمین سبکی سردار ہوتی ہے اوسکا حکم سب مکہیون پر جاری رہتا ہے اور سب اوسکے خدمتگار ہوتے ہین اوسکو سوار کرکے کہین کو لیجاتے ہین۔ چوتھے یہ کہ جب وہ اپنے آشیانہ سے نفرت کرکے چلی جاے تو سب اوسکے ساتہہ جاتے ہین اور جب اونکو پھر بلانے کا ارادہ کرے کہ وہ پھر آجاوین تو طنبورہ اور موسیقاری آلات بجاتے ہین اس حیلہ سے پھر وہ اپنے آشیانہ کے طرف رجوع کرتے ہین۔ پس اس مکہی مین ایسی زیرکی اور ایسے حالات عجیبہ رکہدینا صانع حکیم کا فعل نہین تو پھر کس کا ہے ۔

دلیل (۲۴۳) فن طبعی کی جاننے والے حکما کہتے ہین کہ ثقیل چیزین نیچے اور خفیف اوپر ہوا کرتی ہے اور زمین سب سے زیادہ ثقیل ہے پھر پانی ہے اور سب سے زیادہ خفیف آگ ہی پھر ہوا اسیواسطے تمام عناصر مین آگ سب سے اوپر ہے اور زمین سبکے نیچے ہی حالانکہ خلقت انسان مین صانع مختار نے اس ترتیب کو قلب کر دیا ہے کہ اوس مین سب سے اوپر ہڈی اور بال ہین جو بارد یابس بمنزلہ زمین ہین پھر اوسکے نیچے دماغ ہے جو بارد رطب بمنزلہ پانی کے ہے پھر اوسکے نیچے حار غریزی قلب ہے جو حار یابس بمنزلہ نار کے ہے پس اعلیٰ کو بمنزلہ زمین اور اسفل کو بمنزلہ نار ٹھہرا دیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ سب قادر حکیم رحیم کی تدبیر ہے نہ کہ طبیعت یا علت کا اقتضا ہے حاشا و کلا ۔

دلیل (۲۴۴) ہر جسم ان اجسام مین سے ساتہہ ترکیب اور قوت اور ہدایت خاص کے موصوف ہے پس

دیکھو مرغی کا بچہ جس وقت انڈے سے نکلتا ہے اپنے دوست اور دشمن مین تمیز کرتا ہے بلی سے بہاگتا ہی اور ماں کی طرف پناہ لیتا ہے اور غذاء موافق وغیر موافق مین بھی تمیز کرتا ہے لیکن انسان کا بچہ اول اول بالکل بے سمجہہ ہوتا ہے پہر جسقدر بڑھتا ہے اوسیقدر زیرک اور سمجہہ دار ہوتا ہے حتی کہ آسمان وزمین کی ساحت کرنے پر قادر ہوتا ہے اور معرفت ذات وصفات باریتعالی کر سکتا ہے اور ارواح اور اجسام اور افلاک اور عناصر وغیرہ کی شناخت کرسکتا ہے اور دین الہی مین طرح طرح کی شبہات اور خصومات کرنے لگتا ہے یہانتک کہ قدرت آلہی کو فراموش کرکے اوسکا انکار کرنے لگتا ہے ذرا اپنے حال پر غور نہین کرتا کہ نطفہ کیچال سے اس کمال کو کس نے اوسکو پہونچا دیا وھو اللہ تعالی۔

دلیل (۲۳۵) معدہ کی نیچے جانب ایک سوراخ ہے جسمین سے فضلہ غذا کا آنتون کیطرف جاتا ہے آدمی جسوقت غذا کہاتا ہے تو وہ سوراخ بالکل بند رہتا ہے جبتک کہ معدہ مین غذا ہضم ہو پھر اوس غذا کا صاف شدہ جگر کے طرف جاتا ہے اور ثفل وہین رہ جاتا ہے اوسوقت وہ سوراخ کہلتا ہے اور وہ ثفل اوسمین اُترتا ہے پس یہ مصلحت بند ہونے اور کھلنے کی بجز حکیم مطلق کے کون کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۳۶) جگر مین ایک قوت جاذبہ رکھی گئی ہے جو اجزاء لطیفہ غذا کو کہینچ لے اور اجزاء کثیفہ کو نہ کہینچے اور آنتون مین ایسی قوت رکہی گئی ہے جو اجزاء کثیفہ کو کہینچے اور اجزاء لطیفہ کو نہ کہینچے اگر بالعکس معاملہ ہوتا بدن کے مصالح کیونکر ہوتے اور اس ترکیب کا انتظام فاسد ہوجاتا پس یہ تدبیر بھی اوسی مدبر حقیقی کیوجہ سے ہی۔

دلیل (۲۳۷) جگر مین قوت ہاضمہ رکھی ہے کہ اوسمین وہ اجزاء لطیفہ پختہ ہوکر چارون اخلاط بنین اور پتے مین صفراء زائد کے جذب کرنے کی قوت ہی اور تلی مین سوداء زائد کے جذب کرنیکی قوت اور گردہ مین زیادہ مائیت کو جذب کرنے کی تاکہ خون صاف ہوکر غذاء بدن ہو پس تخصیص ہر ایک عضو کی اس قوت اور خاصیت سے تقدیر حکیم علیم سے ہے۔

دلیل (۲۳۸) جسوقت بچہ رحم مادر مین ہوتا ہی تو خون کا وافر حصہ اوسطرف جاتا ہی کہ وہ بچہ کے نشو ونما مین صرف ہو اور جب بچہ جدا ہوکر نکلتا ہے تو وہ حصہ پستان کیطرف جاتا ہے تاکہ اوس سے دودہ بنکر اوس بچہ کی غذا ہو اور جب بچہ بڑا ہوجاتا ہے تو وہ خون نہین جاتا لہذا اس خون کا ہر وقت مین موافق مصلحت اور حکمت کے اعضا پر گرنا تدبیر آلہی پر پورا گواہ ہے۔

دلیل (۲۳۹) جب دودہ پستان مین پیدا ہوتا ہے تو حکمت آلہی سے اوسمین باریک سوراخ اور مسام ہوجاتے ہین کہ بدون چوسنے اور نچوڑنے کے اونمین سے دودہ نہین نکلتا پہر وہ دودہ نکلتا ہے

کوئی شکل بنا سکتا ہے پس اگر نطفہ سے پہلے باپ اور باپ سے پہلے نطفہ کہا جاوے تو عقل حکم کرتی ہے کہ نطفون اور باپون کا سلسلہ ایسے خالق پر ختم ہو جو مخلوق نہ ہو اور یہ شان صانع قدیم ہی کی ہے بہر حال جو طریقہ نظر اور فکر کا اختیار کیا جاوے انتہا اوسکی طرف بارے تعالیٰ کے ضرور ہے پس منی جو ہضم رابع کا فضلہ ہے اور جسم مین اوسکو بوجہ اتصال کے حیات حاصل تہی جب جدا ہوی تو فضلہ بنگئی اور مردہ سی ہوگی رحم مین جا کر بعد کو موںھ رحم کا بند ہوگیا اور قدرت آلہی نے اوسکے اطوار بدلدئے اور نو مہینہ مین چشم و گوش و تمام اعضا تیار کرکے ذی روح بنا کر اوسکو باہر نکالا اب بہی آدمی انکار کرے تو خدا حافظ۔

دلیل (۲۴۷) انسان کی حرکت کہیتی کرنے مین صرف اسقدر ہے کہ وہ زمین کو کسی آلہ سے کہود کر اوسمین بیج ڈالدے جسکو حرث کہتے ہین لیکن نبات کا نکالنا اور موٹا کرنا اور کہڑا رکہنا اور اوس مین دانہ پیدا کرنا جسکو زراعت کہتے ہین یہ کام انسان کا نہین ہے بلکہ خالق انسان کا کام ہے تاکہ انسان کی غذا اور اوسکے چوپایون واسطے چارہ ہو

دلیل (۲۴۸) پانی جو آسمان سے برستا ہے یا زمین کہودنے سے ظاہر ہوتا ہے اوسکو شیرین موافق ذائقہ انسان اور مناسب بدرقہ غذا کرنا آدمی کا کام نہین بلکہ خالق کل کی رحمت و عنایت ہے۔

دلیل (۲۴۹) لکڑی کا پیدا کرنا جسمین آگ خوب لگتی ہے اور پکانے مین کام آتی ہے یا آگ پہونکنے سے شعلہ کو نکالنا جو طبخ مین اعانت کرتا ہے یا پتھری سے آگ نکالنا سوائے خالق کے کسیکا کام نہین۔

دلیل (۲۵۰) انسان باوجودیکہ اشرف المخلوقات تسلیم کیا گیا ہے اسقدر کثیر الحاجات ہی کہ کوئی دوسرا جاندار اسقدر محتاج نہین کیونکہ انسان کو لباس قطع خاص اور سیون خاص کا ضرور ہے ورنہ اوسکو تکلیف ہوتی ہے اسیطرح کہانا اوسکا بڑی دقتون اور جانفشانی سے تیار ہوتا ہے ورنہ تکلیف ہو اور بیمار ہو جاوے تو پہر کہٹا میٹھا نمکین بھی انسان ہی کو چاہیے اور جانور بجز کہانے پینے کے ان تکلفات کے محتاج نہین۔ پھر سواری مکان شادی غمی کے قصے انسان کے ذمہ اسقدر لگا دئے گئے ہین جن سے اوسکی شرافت خاک مین ملگئی علاوہ اسکے بھوک پیاس پاخانہ پیشاب صحت مرض گرمی۔ سردی۔ حرص وہوا بہت سی موکل اسکے پیچھے لگے ہوئے ہین جس سے اوسکی فہم و دانش کو نقصان پہونچا پس معلوم ہوا کہ انسان کے اوپر کوئی ایسا حاکم ہے جو مثل قیدیون کے اس سے کام لیتا ہے اور چین سے نہین رہنے دیتا تاکہ مغرور نہو جاوے۔

دلیل (۲۵۱) عالم مین جسطرف نظر ڈالئے ذلت و خواری ٹپکتی ہے آسمان چاند سورج ستارونکو دیکھئے تو ایک حال پر قرار نہین کبھی عروج کبھی نزول کبھی طلوع کبھی غروب کبھی نور کبھی گہن ہے آگ کو دیکھو تو بیقرار ہے کہ تھمتی نہین ہوا کا یہ حال ہے کہ کبھی حرکت کبھی سکون اور حرکت بھی ہے تو کبھی شمال کبھی پچھم کو مارے مارے پھرتی ہے

ان کا موصوف باین صفات ہونا واجب ہوگا یا جائز۔ واجب ہونا باطل ہے کیونکہ ہم ان اجسام کو بعد موت کے
ان تراکیب اور قوی سے علیحدہ مشاہدہ کرتے ہین۔ پس معلوم ہوا کہ جائز ہے اور جائز امر کے واسطے مرجح
ضرور ہے اور وہ مرجح انسان یا اوسکے والدین نہین ہوسکتے کیونکہ ایسے افعال کو قدرت اور علم اون مصالح
اور مقاسد کا درکار ہے جو اوس مین ہین اور یہ دونون باتین انسان مین مفقود ہین اسلیئے کہ انسان بعلل
عقل کے ایک بال کو بھی نہین بدل سکتا اور منافع اور مصالح اعضا کو کتب تشریح کا مطالعہ کرکے بھی
قدرے قلیل ہی جانتا ہے پس اس ترتیب اور تدبیر کا متولی کوئی موجود دوسرا ہے اور وہ موجود جسم نہین ہو سکتا
کیونکہ اجسام جسمیت مین مشترک ہین پس جو جسم تاثیر خاص رکہتا ہو اور دوسرے کو حاصل نہ ہو اوسکا موثریت
خاصہ سے اختصاص امر جائز ہوگا اور جب جائز ہوا تو دوسرے سبب کا محتاج ہوگا اور دور و تسلسل تو محال ہین
پس ضرور ہے کہ سلسلہ حاجات کسی ایسے موثر اور مدبر موجود پر ختم ہو جو جسم اور جسمانی نہو پہر تاثیر اوس موثر کی یا بالذات
ہوگی یا بالاختیار اول تو محال ہے کیونکہ مضطر موثر درمیان ایک مثل اور دوسرے مثل کے تمیز اور فرق نہین
کرسکتا اور اجسام سب جسمیت مین مساوی تھے پس بعض کو فلکیت سے اور بعض کو عنصریت سے اور بعض کو نباتیت سے اور بعض کو
حیوانیت سے کیونکر خاص کیا پس ثابت ہوا کہ مدبر اور قادر اور عالم سے ایسے افعال عجیبہ صادر ہوتے ہین مگر اوس مدبر کو
ضرور ہے کہ واجب الوجود ہو ورنہ دوسرے مدبر کا محتاج ہوگا اور تسلسل محال لازم آئیگا اور بعض مین قادر عالم مدبر ثابت ہوا تو سب مین بھی ہی ضرور ہے

دلیل (۲۴۵) ظل یعنے سایہ درمیان ضوء خالص اور ظلمت خالص کے امر متوسط ہے یعنی وہ شے جو
ظہور فجر سے طلوع آفتاب تک یا وہ کیفیت جو گھر کے اندر یا دیوار کے نیچے ہوتی ہے سو یہ حالت احوال مین عمدہ
ہے کیونکہ ظلمت خالص سے طبیعت اور حواس کو کراہیت اور نفرت ہوتی ہے اور ضوء خالص وہ کیفیت
ہے جو آفتاب سے فائض ہوتی ہے اوس سے گرمی اور تیزی پیدا ہوتی ہے جو حس اور بدن کو ایذا دیتی ہے پس
بہتر حالات کا ظل ہوا اور جسطرح ظلمت کے وجود سے نور کی شناخت ہے اوسیطرح نور سے سایہ کی شناخت
ہے اگر آفتاب نہوتا سایہ کیونکر پہچانا جاتا آفتاب کے نکلنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سایہ کا بھی وجود اور ماہیت
ہے کیونکہ ضوء پڑنے سے وہ حالت جاتی رہتی ہے اور ہر شے کی معرفت ضد سے ہوتی ہے پہر سایہ کو تہوڑا
تہوڑا اکہٹا کر ظلمت خالص کردیجاتی ہے اگر یکایک زائل کردیا جاتا تو امر معاش مین خلل واقع ہوتا پس حصول ظل
اگر واجبات سے ہوتا تو زوال پذیر نہ ہوتا اور متغیر نہ ہوتا کیونکہ واجب متغیر نہین ہوتا پس وجود اوسکا بعد عدم کے
صانع قادر علیم کی وجہ سے ہے۔

دلیل (۲۴۶) آدمی بجز انزال منی کے کچھہ نہین کرسکتا نہ اوسکو منی بنانے کا اختیار ہے اور نہ اوس منی سے

کہ اوسکی وجہ سے شکل اور صورت اور تمدد و آبیانی ہوتا ہی تیسرا رکن خفیف ہوا ہے اوسکی طبیعت بشرط عدم مانع کے
حار رطب ہی اور ہوا کا وجود کائنات مین بغرض تخلخل و خفت و لطافت ضرور ہی اور چوتھا رکن خفیف نار ہی اگر چارون
ارکان کو اپنی حالت پر چہوڑ دیا جاوے اور کوئی مانع خارجی نہو تو خاک نیچے اور پانی اوسکے اوپر اور ہوا پانی پر اور نار ہوا کے
اوپر ہوگی اور نار کی طبیعت حار یابس ہی اور اوسکا وجود کائنات مین واسطے نضج و طبخ و تلطیف کے ضرور ہی اور ہوا اور نار
واسطے پیدا ہونے ارواح اور مزاج کے اور اونکی حرکت کے اور حرکت اعضا کی اعانت کرتی ہین اور زمین اور پانی نفس
اعضا کی پیدائش مین زیادہ دخل رکھتی ہین کیونکہ تمام اعضا پر اجزا ارضی و مائی غالب ہین یہ چار ارکان جب باہم خوب مل جاتے
ہین اور ہر ایک دوسرے کی کیفیت کے غلبہ کو توڑ دیتا ہے تو ایک کیفیت متوسط متشابہ تمام ارکان مین برابر پیدا ہوتی ہے
اوسکو مزاج کہتے ہین ہر مرکب کی بقا بظاہر اعتدال مزاج سے ہی اور جب مزاج اپنی اعتدال سے جو اوسکے افعال کیواسطے دیا
گیا ہی منحرف ہو جاوے یا زائل ہو جاوے تو وہ مرکب فاسد اور خراب ہو جاتا ہی اور اوس سے افعال اوسکے کما ینبغی صادر نہین
ہو سکتی دوسرے اوس مرکب کی بقا بظاہر اعتدال ترکیب سے بھی ہی اگر ترکیب مین فرق ہو تو وہ مرکب اپنی افعال کما ینبغی
نہین کر سکتا ہی اسیلئے انسان مین صحت کا مدار اعتدال مزاج اور استوار ترکیب پر ہی اگر ان دونون مین سے کسی مین فرق
پڑ جاوے تو انسان مریض ہو جاتا ہی اسیطرح ہر حیوان کو ایک مزاج خاص عطا ہوا ہی جسکی وجہ سے اوسکی افعال مناسب صادر
ہوتی ہین اور انسان مین اعضا مختلف ہین بعضی حار یابس اور بعض حار رطب اور بعض بارد یابس اور بعض بارد رطب ہین پھر ان کیفیات مین بھی
زیادتی اور کمی مدارج کثیرہ ہین اور ہر ایک عضو کی صحت اوسی درجہ کی کیفیت مین منحصر ہی جو اوسکو عطا ہوئی ہی اگر ایک عضو کا مزاج
دوسرے عضو کا سا ہو جاوے تو وہ عضو مریض ہو جاویگا پھر کوئی شخص بچہ اور کوئی جوان اور کوئی بڈھا مختلف اسنان
و حالات کے اشخاص موجود ہین ایک زمانہ انسان پر ایسا گزرا ہی کہ اوسمین اس شخص کا کچھ ذکر تذکرہ بھی نہ تھا پھر پیدا ہوکر ترقی
کرنے لگا ابتدا اور تزاید اور توقف اور انحطاط کا زمانہ ہر انسان کے واسطے ضرور ہی پھر وہی غذا ہزار ہا آدمی کھاتے ہین اور
ہر ایک مین جدا جدا اثر اوسکا ظاہر ہوتا ہے پس کثرت اختلاف و امتیاز و کمال مصلحت و انتظام اجسام و افعال و آثار
مین بجز صانع مختار واحد قہار کے طبائع و بخت و اتفاق سے کیونکر ممکن ہے۔

دلیل (۴۵) انسان جب غذا کھاتا ہی تو معدہ مین وہ غذا طبخ پاکر مثل آش جو کے ہو جاتی ہی اور فضلہ اور کثیف
برازی جو بذریعہ امعا یعنی آنتون کے نکل جاتا ہی اور صاف شدہ لطیف بذریعہ ماساریقا کے جو درمیان جگر اور معدہ کے متصل
ہین جگر مین جاکر دوسرا طبخ پاتا ہی وہان چار اخلاط خون صفرا بلغم سودا اوس لطیف کیلوس سے بنتے ہین جو معدہ سے
جگر مین آیا تھا ہضم اول کو کیلوس اور ہضم ثانی کو کیموس کہتے ہین خون گرم و تر اور صفرا گرم و خشک اور بلغم سرد و تر
اور سودا سرد و خشک ہی انکا فضلہ بول ہی جو گردہ اور مثانہ کے راستہ سے ہوتا ہوا باہر نکل جاتا ہی اور جگر کی مقعر جانب سے

اور پانی کا کرہ ہوا کے دگون سے کہین کا کہین نکلا جاتا ہے اور زمین کو بھی بہتی کے سوالا چاری اسقدر جہ کو ہے کہ اوس پر کوئی اگتا ہے کوئی سوتا ہے کوئی کہودتا ہے کوئی بہرتا ہے اور نباتات کا کبھی چہوٹا ہونا کبھی بڑھنا کبھی تر ہونا کبھی خشک ہوجانا اور اسپر اسقدر طرحطرح کے پھول پھل باوجود آب وخاک کے ایک ہونیکے لگتے ہین کہ ایک دوسرے سے نہین ملتا علی ہذالقیاس حیوانات علی الخصوص افراد بشر کے سب اربع عناصر ہی سے مرکب ہین شکل وشمائل خو بو خاصیت مزاج مین اتنے مختلف ہین کہ کہا نہین جاتا پس معلوم ہوا کہ صانع مختار نے ہر شئے کو امتیاز و اندازہ خاص بخشا ہے

دلیل (۲۵۲) وجود عالم کی ذات سے ایک جُدی چیز ہے ورنہ یون نہین ہوسکتا کہ ایک شئے کبھی موجود ہو اور کبھی معدوم بلکہ ہمیشہ ہمیشہ موجود رہتی۔ مع ہذا سب کا وجود یکسان نظر آتا ہے جسطرح آسمان و زمین کو موجود کہتے ہین ویسے ہی ہمین تمہین موجود کہتے ہین وہان وجود کا کچھ اور نام نہین یہان کچھ اور نہین ہوگیا بلکہ جیسے دھوپ کہین ہو دھوپ ہی کہینگے ایسے ہی عالم مین ہر جگہ وجود کو وجود ہی کہینگے ہان جیسے دھوپ وسیع صحن مین آتی ہے اور دیر تک رہتی ہے اور صحن تنگ مین آتی ہے اور تہوڑی دیر رہتی ہے ایسے ہی آسمان و زمین کا وجود بڑا ہے اور دیرپا ہے اور ہمارا تمہارا وجود کم ہے چندان دیرپا نہین القصہ وجود کے مشترک ہونے سے معلوم ہوا کہ وجود عالم مین اور خود عالم مین فرق ہے یہ دونون ایک شئے نہین پس چونکہ ایک شئے کبھی موجود اور کبھی معدوم ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وجود عالم ایک خارجی چیز ہے اصلی اور ذاتی نہین اور وجود عالم عارضی اور خارجی اور مستعار ٹہرا اصلی اور ذاتی نہوا تو ہم بقیاس اس بات کی کہ جیسے گرم پانی کی گرمی جو عارضی خارجی مستعار ہے آگ کی عطا کی ہوئی ہے جسکی گرمی اصلی اور ذاتی ہے یا جیسے قلعی دار آئینہ کا نور جو آفتاب کی مقابل ہوا اصلی نہین بلکہ آفتاب کا فیض ہے جسکا نور اصلی اور ذاتی ہے بالیقین یون سمجھ مین آتا ہے کہ ایسے ہی عالم کا وجود جو اصلی اور ذاتی نہین ایک شئے عارضی ہے کہین خارج سے ایسے موجود سے ملا ہوگا جسکا وجود اصلی ہوگا اور وہ بجز صانع کے اور کون ہے اوسکو ہم خدا کہتے ہین۔

دلیل (۲۵۳) ارکان چار ہین جنکے اختلاط سے کائنات کی انواع مختلفہ پیدا ہوتی ہین چنانچہ معادن اور نباتات اور حیوانات کی اقسام و انواع انہین چار ارکان سے بنے ہین دو رکن انمین سے خفیف اور دو رکن ثقیل ہین نار بہ نسبت ہوا کے زیادہ خفیف ہے اور خاک بہ نسبت پانی کے زیادہ ثقیل ہے اسلیئے زمین کا مقام طبعی درمیان کل اجسام کی مرکز عالم ہے وہ اپنے مقام مین ساکن ہے اور جب جدا ہوتی ہے تو اپنے مقام کیطرف حرکت بالطبع کرتی ہے اور جب کوئی خارجی سبب اوسکو متغیر نہ کرے تو اوس سے برودت اور یبوست محسوس ہوتی ہے اسکا وجود کائنات مین بغرض ثبات وحفظ اشکال وہیئات و فرش ومسکن حیوانات ہونیکے ضرور ہے دوسرا رکن ثقیل پانی ہے جو زمین کے اوپر ہوا کے نیچے ہے اور پانی کی طبیعت بارد و رطب محسوس ہوتی ہے جبکہ کوئی سبب خارجی اوسکو متغیر نہ کرے اور پانی کا وجود کائنات مین اس غرض سے ہے

انکو اوردہ کہتے ہین اونکا کام روح طبعی کو ہمراہ خون کی تمام بدن مین پہونچانا ہی پس یہ انتظام بجز قادر مختار علام کے کون کرسکتا ہی۔

دلیل (۲۵۶) بدن مین بعض اعضا مفرد اور بعض مرکب ہین مفرد اعضا جیسے ہڈی پٹھہ نرم ہڈی رگ۔ شریان عصب۔ رباط۔ جہلی۔ گوشت۔ وتر۔ عضلہ۔ چربی ہین۔ ہڈی کو بدن کی بنیاد اور حرکت کا ستون اور اعتماد کرنیکو سخت پیدا کیا گیا ہے اور غضروف یعنی نرم ہڈی کو سخت اعضا اور نرم مین واسطہ کرنے کو بنایا گیا ہی تاکہ ہڈیونکا اتصال نرم اعضا سے اچہا ہو اور ایک دوسرے سے ایذا نہ پاوے چنانچہ غضروف خنجری سینہ کی ہڈیون کی نیچی اور شراسیف وغیرہ اسلئے پیدا کئے گئی ہین اور عصب کا منبت دماغ اور نخاع ہی وہ اسلئے پیدا ہوی ہین کہ اعضا کی حس وحرکت اونسے تمام ہو اور روتر عضلہ کی طرف کو جہتی ہین وہ پٹھے کے ریشو نسی اور رباط سی (جو بے حس پیدا کئی گئے ہین تاکہ حرکت سے اون کو ایذا نہ ہو) مرکب ہی اور اعضا متحرکہ سی ملکر اونکو کبہی سمٹتے ہین اور کبہی کہول دیتی ہین اور رباطات جو ہڈی سے نکلے ہین وہ جو عضلات کیطرف آئی ہین اعصاب سی ملکر شاخدار ہوکر اون شاخون کی درمیان گوشت بہر جاتا ہی پہر اون شاخون (کنارہ پر بٹی ہوی) کو وتر اور اوس گوشت کو عضلہ اور مچہلی کہتے ہین جسکی تشنج سی وتر کو تشنج ہوتا ہی اور روتر کی تشنج سے عضو کو تشنج ہوتا ہی اور روہ عضو سمٹ جاتا ہی اور جب عضلہ کو استرخا ہو تو وتر بہی ڈہیلا ہو جاتا ہی اور وہ عضو بہی مسترخی ہوکر سیدہا ہو جاتا ہی پہر عجب یہ ہی کہ انسان جس عضو کی حرکت کا ارادہ کرے اوسی عضو کی عضلات اور اوتار حرکت انقباضی وانبساطی کرینگی دوسرے عضو کی عضلات واوتار حرکت نہین کرینگے پس صرف ارادہ انسان کے ہر عضو کا تابع ہو جانا باوجودیکہ انسان نہین جانتا کہ کونسے عضلہ اور روتر کو حرکت دے مگر اوسی عضلہ اور روتر کا حرکت کرنا منجملہ عضلات واوتار کثیرہ کی صنعت صانع حکیم مطلق نہین تو اور کیا ہے۔

دلیل (۲۵۷) انسان کی بعض ہڈئین بدن کیواسطے اساس وبنیاد ہین چنانچہ پیٹہہ کی فقرات بمنزلہ اوس لکڑی کے ہین جو کشتی بنانے مین اول نصب کیجاتی ہی مگر چونکہ کشتی سی ثبات مقصود ہوتا ہے اور موڑنا اوسکا مطلوب نہین اسلئے اوسمین ایک ہی لکڑی رکہی جاتی ہے برخلاف انسان کے کہ اوس مین اگلی اور پچہلی جانب اور یمین ویسار کے طرف میلان مقصود ہے اسلئے فقار صلب (یعنے پیٹھ کے منکے) متعدد جوڑ والے بنائے گئے تاکہ ہر طرف حرکت کرنے مین آسانی ہو۔ اور بعض ہڈیین بمنزلہ ڈہال کے ہین چنانچہ دماغ کی دو ہڈی اوپر والی اور چارون طرف والے بمنزلہ سپر واقع ہین کیونکہ دماغ کا مقام اعلی رکہا گیا ہے تاکہ حواس بسہولت جاسوسی کرسکین اور دماغ کا جوہر نہایت نرم تہا لہذا اوسکو ایسی شے کی حاجت ہوی جس سے اوسکی حفاظت بخوبی ہو۔ اور بعض ہڈیین بمنزلہ ہتیار کے ہین جس سے صدمہ اور ایذا دفع ہو چنانچہ فقار صلب پر ناسن لگی ہوی ہین

ماساریقا رگین معدہ اور امعا رکیطرف واسطے جذب کرنے لطیف کیلوس کی لگی ہوی ہین اور محدب جگر سے بڑھی رگ نکلی
ہے جسکو اجوف کہتے ہین اوسکی دو شاخ ہوی ہین ایک اجوف صاعد دوسری اجوف نازل انہین دو رگون سے شعبے
در شعبے نکل کر تمام بدن مین پہیلی ہین ان رگون کو اوردہ کہتے ہین اور جگر کے نیچے مرارہ لگا ہوا ہی جسکو پتہ کہتے ہین وہ
اس غرض سے لگایا گیا ہی تاکہ زائد صفرا کو جذب کرلے اور وقت حاجت براز کے ایک حصہ صفرا کا پتہ سے آنتون پر
ٹپکتا ہے جس سے انسان کو حاجت جاے ضرور مجبور کرتی ہی اور بائین طرف معدہ کے تلی ہی وہ اسواسطے پیدا کیگئی
ہی کہ زائد سودا کو جذب کرلے اور وقت بھوک کی تہوڑا اسا فم معدہ پر ڈالدے جسکی وجہ سے اشتہا پیدا ہو ان رگون مین اخلاط
کو تیسرا ہضم ہوتا ہی اس ہضم کا فضلہ پسینہ ہی ان اخلاط کو رطوبات اولی بھی کہتے ہین کیونکہ رطوبات ثانیہ اولی کی بعد ہین اور
ثانیہ کی دو قسم ہین یا فضول ہونگی یا غیر فضول اور غیر فضول کی چار قسم ہین اول وہ رطوبت ہی جو باریک رگونمین اعضا پر
گرنے کے قریب ہی دوسری وہ رطوبت جو مثل شبنم کی اعضا پر بچھی ہوی ہی۔ تیسری وہ رطوبت جو قریب العہد بالانعقاد
ہی۔ چوتھی وہ رطوبت جس سی اتصال اعضا ہی اوسکا مبدا ابتدا تکون مین نطفہ ہی جو اخلاط ہی سی بنا تہا اور جب یہ رطوبت ثانیہ
اعضا پر گرتی ہی تو اعضا مین چوتہا ہضم اوسکو لاحق ہوتا ہی جسکا فضلہ میل و منی ہی اور ہر عضو مین جذب نافع اور دفع ضار
کی قوت ہی اور امساک اور ہضم کی بھی قوت ہی اور انسان کو بجز تحریک لقمہ اور کچھ نہین آتا پھر کون اوس غذا کی جدا جدا اجزا
بنے
و فضلات کر کے فضلات کو اونکے مدافع سی دور کرتا ہی اور عمدہ اجزا کا ہر ہر عضو کے واسطے علٰحدہ علٰحدہ حصہ روانہ کر دیتا،
بھلا قوے مین اتنی تمیز اور اتنا علم کہان اون کو تو مجازاً فاعل کہتے ہین تا کہ فاعل حقیقی کی مجازی سے شناخت ہو
المجاز قنطرۃ الحقیقۃ۔

دلیل (۲۵۵) اعضا کی غذا مین خون اصل ہی اور باقی اخلاط مثل ابازیر و مصالح کے ہین اور انہین اخلاط کی غلیظ
اور کثیف سی اعضا۔ اور لطیف سی روح حیوانی و طبعی و نفسانی بنتی ہی کیونکہ انسان کو تین قوتونکی ضرورت ہی ایک وہ قوت
ہونی چاہئے جس سی تعفن اور فساد سی محفوظ رہی اور دوسری وہ قوت ہونی ضرور ہی جس سی نافع و ضار کی تمیز اور ادراک ہو اور اوسکو
حرکت کر کے لیوی یا اوس سی جدا ہو جاوی اور تیسری وہ قوت ضرور ہی جس سی اوسکا نشو و نما اور تغذیہ ہو۔ اول کو قوت حیوانی
اور دوسری کو نفسانی اور تیسری کو طبعی کہتے ہین اور ہر قوت کیواسطے محل اوسکا ضرور ہی پس روح حیوانی و نفسانی و طبعی
ان تینون قوتونکا محل ہی اور روح حیوانی قلب مین اور نفسانی دماغ مین اور طبعی جگر مین پیدا ہوتی ہی اسلیئے ان کو
اعضا رئیسہ کہتے ہین اور قلب سی جو رگین نکلی ہین اونکا نام شرائین ہی اونکا کام یہ ہی کہ خون لطیف کی ہمراہ روح حیوانی کو
تمام بدن مین پہونچا دین جس سے حیات باقی رہی اور دماغ سی اعصاب نکلی ہین جن کو پٹھے کہتے ہین اونکا کام روح حساس
یعنی مدرکہ کو اور روح محرکہ کو تمام بدن مین پہونچانا ہی جسکی سبب ادراک اور حرکت اعضا مین ہی اور جگر سے جو رگین نکلی

چار دیوار ونکے ہین متعدد ہڈ مین دماغ کیواسطے اسلئے لگائی ہین کہ اگر ایک جز مین کوئی آفت ٹوٹنے یا سڑنے کی واقع ہو تو وہین توقف کرے اور دوسرے جزء کو نہ پہونچے برخلاف اسکے اگر ایک ہڈی ہوتی تو آفت کی سرایت کرنے سے کوئی مانع نہوتا۔ دوسرے یہ کہ ایک ہڈی مین اجزا مختلفہ جنکا بیان عنقریب آویگا نہایت بدنما اور بے محل ہوتے ہین اسلئے ہر قسم کی ہڈی جدا کر دی گئی۔ تیسرے یہ کہ اجزء غلیظہ دماغ کی ایک ہڈی سے کیونکر نکلتے اور دماغ کیسے صاف رہتا البتہ چند ہڈیون مین سے نکلنا آسان ہی۔ چوتھی یہ کہ دماغ سے رشتے ہیون کی کیونکر خارج ہوتے۔ پانچوین یہ کہ عروق وشرائین دقیقہ بدون درز کیسے داخل دماغ ہوتی اور سر کو مدور اسلئے بنایا گیا کہ شکل مستدیر سب اشکال سے زیادہ وسیع ہوتی ہے اور خارجی صدمات سے بہت کم منفعل ہوتی ہے برخلاف شکل زوایا دار کے کہ محل آفات کثیرہ ہی اور چونکہ اعصاب دماغیہ طول راس مین رکھے ہوے ہین اسلئے مستدیر مائل بطول کیا گیا تاکہ سات جوڑ دماغی اوس سے بآسانی برآمد ہون ورنہ اونکو انضغاط ہو جاتا اور مقدم اور موخر جانب مرتفع کیگئی تاکہ وہان کے اعصاب کو مقام وسیع میسر آوے پھر چار دیوار کو بہ نسبت چھت کی زیادہ سخت بنایا گیا ہی کیونکہ صدمہ اور آفت ان پر اکثر ہی دوسرے یہ کہ اوپر کی ہڈی دماغ پر ثقیل نہ ہو اوس سے بخارات بسہولت نکلجاوین پچھلی دیوار دوسری دیوارونسے زیادہ سخت بنایا کیونکہ وہ حس بصر سے دور تھے اوس پر احتمال ضرر بہت تھا برخلاف دیوار مقدم کی کہ وہ بصر کے روبرو ہے اوسکی حفاظت بصر کر سکتی ہی پس یہ حکمت اور یہ مصلحت بھی اوسی صانع حکیم سے ہی جس نے اسباب بنائے ہین۔

دلیل (۲۵۹) ناک کی تجویف اسواسطے رکھی گئی ہی کہ اوس مین بہت سی ہوا رکی رہی اور قبل پہونچنے دماغ کے اعتدال قدری اوسکو حاصل ہو اور سونگہنے مین اعانت کرے۔ دوسرے یہ کہ تقطیع حروف اور سہولت خروج میسر ہو تیسرے یہ کہ اون فضلات کیواسطے جو سر سے اترتے ہین آڑ ہو جائے ورنہ موتہہ پر فضلات بہتے ہوے مکروہ معلوم ہوتے اور دیکھنے والی کو نفرت ہوتی چوتھے یہ کہ فضول کی دفع کرنے مین اعانت کرے اور دو سوراخ اسلئے بنائی گئی کہ اگر ایک فضلات سے بند ہو جاوے تو دوسرا واسطے ہوا کے کہلا رہے لہذا درمیان مین ایک غضروف کہڑا کیا گیا ہی تاکہ دو حصے علیحدہ ہو جاوین اور دونون طرف ناک کی دو غضروف اسلئے لگائے گئے تاکہ وہ وقت حاجت ہوا کثیر کی وسیع ہو سکین اور ناک صاف کرنے مین اعانت کرین۔ اسکو صنعت اور حکمت صانع حکیم نہ کہوگے تو اور کیا کہوگے۔

دلیل (۲۶۰) انسان کی مونہہ مین بتیس دانت پیدا کئے گئی ہین اور بعض اشخاص مین اٹھائیس ہوتے ہین چار ثنایا کہلاتے ہین دو اوپر دو نیچے وسط مین واقع ہین۔ اور آٹھہ رباعی کہلاتے ہین چار اوپر چار نیچے برابر ثنایا کے یہ بارہ دانت واسطے کاٹنے کسی چیز کے بنائے گئے ہین اسی لئے اون کو چوڑا اور تیز کنارہ کا بنایا گیا ہے۔ پھر چار انیاب ہین دو اوپر اور دو نیچے ان کو کسی چیز کے توڑنے کیلئے بنایا گیا ہی اسلئے اونکو موٹا اور تیز کنارہ والا پیدا کیا گیا ہی

مثل کانٹون کی جن سی صدمہ کسی شے کا نہین ہوتا۔ اور بعض ہڈیمین مثل بہرا وکے ہین جو انگلیون کی فرجون مین مثل تل کے بھرے ہوے ہین تاکہ اونگلی کے جوڑون مین باہم خراش نہ ہو۔ اور بعض ہڈیمین اون اعضا کیواسطے تکیہ ہین جو محتاج علاقہ کی ہین چنانچہ عظم لامی واسطے عضلات حنجرہ اور زبان کے علاقہ ہی تاکہ دونون انبساط وانقباض کے وقت اس ہڈی پر بھروسہ کرین۔ اور بعض ہڈیمین مثل گزرگاہ اور دہلیز کے ہین چنانچہ ناک کی ہڈی کہ اوس سے فضول دماغی خارج کیطرف اور ہوا داخل کیطرف گزرتی ہی اور بعض ہڈیین بمنزلہ بنیاد وچوب مکان کی ہین جس سے عمارت جمی رہتی ہے اور ادہر اودہر مائل نہین ہوتی چنانچہ دماغ کے نیچی کی ہڈی جسکو قاعدہ کہتے ہین یمین ویسار کی دو دیوار اور پچھلی دیوار اور فک اعلی کی ہڈیین اوس سی متصل ہین اسیطرح ایڑی کی ہڈی جسکو عقب کہتے ہین اسی غرض سی لگائی گئی ہی تاکہ آدمی وقت قیام کی پچھلی طرف نہ مائل ہو اور زوجین کی ہڈیین جو کنپٹی پر لگی ہین گو واسطے بدنمائی دور رکھے ہین مگر اونسی یہ بڑا فائدہ ہی کہ وہ عصبہ جو فک اسفل کیطرف واسطے چابنے کی کنپٹی پر ہوتا ہوا آیا ہی زوجین کی نیچے محفوظ رہے اور جو ہڈیمین کہ اون سی صرف اعتماد اور ثبات یا حفاظت مقصود ہی اور حرکت مقصود نہین اونکو مصمت یعنی ٹہوس بہرا ہوا بنایا گیا ہی اگرچہ اونمین مسامات اور فرجی واسطے غذا لینے کی ضرور ہین چنانچہ سر کی فکین اور ہڈمین اور اونگلیونکی جوڑونکی عظام اور جن ہڈیونسی حرکت بھی مقصود ہی اور ثبات چندان مقصود نہین اونکو ہلکا اندر سی خالی رکہا گیا ہی اور خلو کو مغز سے بہر گیا ہی تاکہ اوسکو غذا پہونچی پس تجویف اوسکی زیادہ رکہنا اسلئے ہی تاکہ ہلکی رہی اور ایک جوف رکہنی کا یہ فائدہ ہی تاکہ جرم اوسکا سخت ہو اور سخت ہونا اسلئے ہی تاکہ سخت حرکات سی ٹوٹ نہ جاوے پہر باوجود مجوف ہونیکی مصمت بھی رہی مگر جس جگہ وثاقت کی زیادہ حاجت ہی وہان خلو کم رکہا گیا ہی اور جہان خفت کی زیادہ احتیاج ہی وہان خلو کثیر رکہا گیا ہی چنانچہ مشاشی عظام جنکو چابنا آسان ہوتا ہی اونمین فرجی اور سوراخ زیادہ رکھے گئی ہین اسی لئے عظم مصفاۃ ناک کی سوراخ کی مقابل جبہہ کی ہڈی مین سوراخ مثل چلنی کی بنائی گئی ہی تاکہ ہوا اور رائحہ کا لینا اور فضلات دماغی کا دفع ہونا باسانی ہو سکے مگر جملہ عظام بدن کیواسطے ستون ہین انکی وجہ سی تمام اعضا کو قوت اور استناد حاصل ہی اگر ہڈیین نہ ہوتین تو ترکیب انسانی نہایت ضعیف مثل کیڑونکی ہو جاتی اور نیز سب ہڈیمین باہم متصل ہین کیونکہ ایک ہڈی تمام بدن کیواسطے ہوتی تو حرکات مختلفہ دشوار اور متعذر ہوتے اسلئے متعدد ہڈیین رکہی گئی ہین اور اون مین لواحق غضروفیہ اسلئے لگائے گئی ہین تاکہ جوڑ ہڈی کا اچھی طرح دوسرے جوڑ سے ملجاوی اور رگڑے سی ٹوٹ نہ جاوے اور جہان حرکت دونون جوڑ کی معا ہی جیسے فک اسفل مین وہان بلا واسطہ دونون جوڑ ملائی گئی ہین۔ اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ ایسی ایسی انتظامات اور مصالح بجز صانع علیم اور قادر حکیم کی دوسرا کوئی نہین کرسکتا یا کرسکتا ہے۔ بینوا۔

دلیل (۲۵۸) دماغ کو سات ہڈیون مین محفوظ رکہا گیا ہی دو مثل سقف کی ہین اور ایک بمنزلہ قاعدہ ہی اور چار مثل

نخاع کی پیدا کیا گیا ہی دونون طرف دو سوراخ بھی ہین بعض فقرون مین خاص خاص سوراخ دونون طرف ہی اور بعض مین مشترک سوراخ ہی یعنے ہر دو فقرونسی ایک سوراخ ظاہر ہوتا ہے یہ تمام سوراخ اسوجہ سی رکھی گئی ہین تاکہ پٹھونکی جوڑا اوپر سی برآمد ہون اگر پچھلی جانب سے جوڑ نکالا جاتا تو مصادمات کا محل ہوجاتا اور جو اگلی طرفسی سب جوڑ نکالے جاتے تو وقت میلان کے مزاحمت ہوتی۔ اور اگلی سوراخون سے فقرات بھی ضعیف ہوجاتی اور ربط اچھا نہ ہوتا کیونکہ ہر فقرہ کا اگلا حصہ خوب مضبوط ہی اور پچھلا حصہ ڈھیلا رکھا گیا ہے تاکہ اگلی طرف جھکنا سہل ہو بہ نسبت پچھلی جانب کی اسلئے کہ زیادہ حاجت اگلی طرف میلان کی ہے پس پیٹھ کے فقرات اگلی جانب سی مثل ایک ہڈی کی ہین تاکہ ثبات اور سکون ہو اور پچھلی جانب سے مثل عظام متعددہ کے ہین تاکہ حرکت حاصل ہو پس یہ حکمت بجز حق تعالیٰ کے کون کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۶۲) گردن کی خلقت بوجہ حنجرہ اور قصبہ ریہ کے ہی کیونکہ جذب نسیم اور آواز بعد مسافت سی اقوی ہوتی ہے چونکہ ہوا کا خزانہ پھیپڑے کو بوجہ آواز پیدا ہونیکے بنایا گیا ہی لہذا اوسکی نلکی گردن کے اندر محفوظ رکھی گئی اسلئے جن اشیاء جاندار کے گردن نہین ہوتی اونکا پھیپڑا بھی نہین ہوتا اور نہ اونکی آواز نکلتی ہی چنانچہ مچھلی اور سانپ اگرچہ بڑا ہو مگر آواز نہین کرتا۔ اور چونکہ فقرات عالیہ بمنزلہ محمول کی ہین اور فقرات سافلہ بمنزلہ حامل کی ہین اسلئے گردن کے فقرات صغیر بنائے گئے تاکہ ثقیل نہون اور حرکات کا انتظام حکمت سی خالی نہوا ور چونکہ اول نخاع کا حصہ موٹا ہے چنانچہ اول نہر کا وسیع اور عمیق ہوتا ہے اور نیز بڑے بڑے پٹھونکا نبت اور مقسم ہے اسلئے فقرات گردہ کے سوراخ زیادہ وسیع بنائے گئی اور چونکہ صغیر ہونا فقرات گردن کا اور وسیع ہونا اونکی سوراخون کا باعث ضعف جرم تھا اسلئے گردن کی فقرات بہت سخت پیدا کئی گئے اور اونکی سناسن صغیر رکھے گئی اگر کبیر ہوتے تو صدمہ کے وقت فقرونکے ٹوٹنے کا احتمال قوی تھا اور جب سناسن اونکے صغیر کئے گئے تو اجنحہ اونکے کبیر دوہرے بنائے گئے تاکہ سناسن کی تلافی کرین اور جانبین ہونے سی خوف مصادمات سی محفوظ رہین اور چونکہ گردن کے فقرات مین حرکت کی حاجت بہ نسبت ثبات کی زیادہ تھی اسلئے اونکے جوڑ بہ نسبت ماتحت کی سلیس رکھے گئے پھر سلاست کی وجہ سی اونمین وثاقت جو مفقود ہوگئی تھی اعصاب و رباطات اور عضلات اور عروق سے اونکا استحکام کردیا گیا لہذا وثاقت سے غنا حاصل ہوگئی پس ایسی تدبیرین اور حکمتین بجز مدبر علیم اور مقتدر حکیم کے کون کرسکتا ہے

دلیل (۲۶۳) سر کی حرکت داہین باہین بسبب اوس جوڑ کے ہی جو درمیان فقرہ اولی اور دیوار موخر کے ہی اور آگے اور پیچھے کی حرکت سر کی اوس جوڑ سے ہی جو درمیان فقرہ ثانیہ اور سر کے ملگیا ہے اسطرحپر کہ یمین و یسار کی حرکت کیواسطے فقرہ اولی مین دو گڑھے ہے اور سر کی ہڈی مین دو زائدے پیدا کئی گئی ہین اور وہ زائدے اون فقرون مین داخل ہوے ہین جب ایک اوٹھتا ہی دوسرا غور مین جاتا ہی تو سر بجانب غائرہ مائل ہوتا ہے اور چونکہ فقرہ اولی حرکت قدام و تحت کی

اور قطع کرنیکے آٹھ اور کسر کیواسطے چار اسلئے بنائی گئی کہ اکثر غذا ئین نرم ہوتی ہین توڑنیکی حاجت بہ نسبت کاٹنے کے
کم ہے پھر ہر طرف مین آٹھ آٹھ طواحن ہین جنکو اضراس بھی کہتے ہین کیونکہ چابنے اور پیسنے کی حاجت بہ نسبت کاٹنے
کی زیادہ ہی اسلئے اونکے کنارے چوڑے رہی گئے ہین تا طحن بآسانی ہو اور انکو اندرونی جانب اسلئے رکھا گیا تاکہ مکان
وسیع ملے اور نظر نہ آوے اور کلام کو بھی مانع نہو اور دانتون کے سرے باریک سوراخون مین دونون جبڑون کی
ہڈیون کے جڑے ہوے ہین اور روابط قویہ سے اونکو بندش کیگئی ہے تاکہ دانت اپنی جگہ سے نہ ہلے پھر اضراس
مین دو دو وتین تین سرے واسطے مضبوطی کے لگائے گئے ہین مگر فک اسفل مین ڈاڑہونکے دو دو سرا ور
بعض کے تین تین سرے ہین اور فک اعلی کے اضراس مین تین سرو نیسے ہر داڑہ مین کم نہین اور بعض
مین چار راوس بھی ہین کیونکہ اوپر کے دانت معلق ہین اور ثقل طبعی خلاف جہت رروس پرا نکو مائل کرتا ہے
برخلاف سفلی کے کہ اونکا ثقل طبعی برخلاف جہت مرکوزہ کے نہین ہے پس بتاؤ یہ حکمت کس کی ہے۔

دلیل (۲۶۱) دماغ سے سات جوڑ اور نخاع سے اکتیس جوڑ پٹھون کے نکلے ہین کیونکہ اگر کل اعصاب
دماغ سے نکلتے تو دماغ حالت موجودہ سے بہت بڑا ہوتا اور بدن پر ثقیل ہوتا اور قبیح المنظر اور غیر معتدل ہوتا
اور جو اعصاب اعضاء بعیدہ کیطرف جاتے بوجہ بعد کے ضعیف ہو جاتے اور جو نہ جاتے تو اعضاء بعیدہ
حس وحرکت سے خالی رہ جاتے اسلئے حکمت الہی نے ایک حصہ دماغ کا پیٹھ کے طرف درمیان سوراخ فقرات
کے نازل کیا جیسے چشمہ کی جدول ہوتی ہے تاکہ دونون طرف مین اوسکے شعبے منقسم ہون اور اعضاء اوسنے
قریب ہو جاوین پھر جن فقرات مین دماغ کا حصہ (جسکو نخاع کہتے ہین) گیا ہے وہ فقرات اعضاء شریفہ
کے حق مین مثل سپر کے ہین اور بدن کو حرکت اور استقلال بھی اونکی وجہ سے حاصل ہے اور جوڑ فقرات کا
سلیس نہین ورنہ قوت اور قوام ضعیف ہو جاتا اور نہ بالکل مضبوط کیا گیا ورنہ میلان اگلی پچھلی جانب دشوار ہوتا
اور گردن کے سات فقرات اور پیٹھ کے بارہ اور قطن کے پانچ اور عجز کے تین اور عصعص کے تین ہین
اور سب فقرے باہم ملے ہوے ہین اور اونکے بیچ مین سوراخ ہے جس مین سے حرام مغز نازل ہوا ہے
اور ہر فقرہ کے دونون طرف زوائد ہین جنکی وجہ سے فقرات کا اتصال باہمی عمدہ طور سے ہے اور حفاظت بھی اوسنے
خوب ہے پس جو پچھلی جانب کی ہین اونکو سناسن کہتے ہین اور جو دائین بائین علاوہ زوائد کے ہین اون کو اجنحہ بولتے
ہین اور وہ واسطے عروق واعصاب وعضلات کے جو طول بدن مین پیٹھ پر گئے ہین وقایہ ہین اور نیز ان اجنحہ
سے پسلی کی ہڈئین متصل ہین اسطرح کہ ہر جناح مین گڑھا ہے اور ہر پسلی کے کنارہ پر دوسرے محدب ہوتے
ہین اور دوسرے اون فقرون مین مرکوز ہوتے ہین اور ہر فقرہ مین علاوہ اوس سوراخ کے جو وسط مین ہے واسطے

پھر کمر کی نیچے جو منکے ہین اونکی دونون طرف دو ہڈی چوڑی جنکو عظم عانہ کہتی ہین لگائی گئی ہی تاکہ اوپر کی تمام ہڈیونکی حق مین مثل اساس و بنیاد ہو ن
اور نیچے کی ہڈیونکی واسطے ناقل ہون کیونکہ نیچے کا حصہ عظم عانہ کا ران کی ہڈی سی متصل ہے اسطرح کہ ران کی ہڈی کی بڑی گھنڈی اوس تقعیر
مین گھسی ہوئی رہتی ہی جو عظم عانہ کی نیچے والے حصہ مین پیدا کیگئی ہی دوسرے عظم عانہ کا یہ بھی فائدہ ہی کہ اوسپر اعضا شریفہ مثل مثانہ و رحم
و داعیہ منی اور مقعد اور معا مستقیم رکھے ہوئے ہین پھر دو ہڈی شانہ کی دونون طرف بازو کی ہڈی کے لگائے گئے ہین کیونکہ اگر یہ ہڈیان
نہ ہوتین اور اتصال بازو کا اضلاع سے کیا جاتا تو سب طرف کو ہاتھہ کی حرکت دشوار ہو جاتی دوسرا فائدہ یہ ہی کہ شانہ کی ہڈیین صدر کی اعضا
کے واسطے نگاہبانی کرتی ہین اور قائم مقام سناسن فقرات کی ہین ایسے مقام پر جہان فقرات نہ تھی جو صدمات کا مقابلہ کرتی اور نہ جو اس تھی جن سی
صدمات دیکھی جاتی لہذا شانونکی ہڈیین جدا پیدا کیگئیین تاکہ یہ مصالح اونسی پیدا ہون پس فرمائیے کہ ایسی صنائع بدائع سوائے خالق بیچون و بیچگون
کون پیدا کر سکتا ہی۔

دلیل (۲۶۶) بازو کی ہڈی کی اوپر کا کنارہ گول بنایا گیا ہی تا شانہ کی ہڈی کی مقعر مین جو خاص اسکی واسطی بنایا ہی بخوبی آ جاوی مگر جوڑ کو نرم و ڈھیلا رکھا گیا ہی تاکہ بازو ہر طرف حرکت کر سکے کیونکہ انسان اعمال و صنائع مین مختلف حرکات کا محتاج ہی اور بازو کی ہڈی انسی جانب سی مقعر اور وحشی جانب سی محدب چند فائدونکی واسطی پیدا کیگئی ہے ایک فائدہ یہ ہی عضلات اور اعصاب اور عروق اوس مین چھپ جاوین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ چیزونکا اوٹھانا اور بغل مین دبانا سہل ہو تیسرا فائدہ یہ ہی کہ ایک ہاتھہ کی حرکت دوسری ہاتھ کی طرف بشکل قوسی ہو کر کسی شی کا احاطہ خوب ہو پھر ساعد کی دو ہڈی بازو کی ہڈی سی اسطرح متصل کی گئی ہین کہ زند اعلی کا کنارہ گڑھے والا بازو کی طرف جسمین کا لقمہ کئی ہوئی ہی اور اس جوڑ کی حرکت سی حرکت التوائی اور انقلابی ساعد کو حاصل ہوتی ہی اور زند اسفل مین دو زائدی کنارہ پر ہین اور دو زائدونکی درمیان مقعر دبا ہوا مثل قوسی شکل کی ہی تاکہ وہ بازو کی ہڈی سی ملکر حرکت انبساطی و انقباضی کر سکے پھر خوبی یہ ہی کہ انقباضی حالت مین وہ شکل قوسی اچھی طرح حرکت کرتی ہی تاکہ انقباض ہو اور انبساطی حالت مین دو کنارے بازو کی گڑھے مین رک جاتا ہی اور پچھلی طرف حرکت نہین کر سکتا اوسکی شکل عجیب بنائی گئی ہی اگر آپ ملاحظہ فرمائے صنعت صانع کی خوبی کی بے اختیار قائل ہو جائیے یہی ہمارا مقصد اور مطلب ہے۔

دلیل (۲۶۷) پہونچی کی ہڈیین سات رکھی گئی ہین اور ایک زائدہ زند اسفل کا ملکر آٹھ ہو جاتی ہین تعدد اونکا اسلئے ہی تاکہ آفت عام نہ ہو اور تقعر کف مین مدد کرین اور تاکہ عصب اور عروق کے طرق کثیر ہون اور یہ ہڈیین دو صف مین رکھی ہوئی ہین ایک صف جو ساعد سے متصل ہے تین ہڈیونسی مرکب ہی اور دوسری صف مین جو ہتیلی کی ہڈیونسی متصل ہے چار ہڈیان ہین اور چونکہ پچھلی صف ساعد سی متصل ہے اسلئے ہڈیین ملی ہوئی ہین اور چونکہ اگلی صف مشط کی چار ہڈیونسے متصل ہی جنمین باہم فاصلہ ہی اسلئے اس صف کی ہڈیین بتدریج کشادہ ہو گئی ہین تاکہ دونونکا اتصال بدرجہ کمال ہو اور زائدہ اسفل کا رسغ کی ہڈی پر جو دوسری صف مین بجانب خنصر واقع ہے رکھا ہوا ہے تاکہ ہتیلی کے پٹھے کی حفاظت کرے اور تاکہ اوس سے کف کی حرکت التوائی حاصل ہو اور مشط کی ہڈیین چار ہین اور درمیان صف ثانی رسغ کے اور انگلیونکے رکھی ہوئی ہین تعدد کا فائدہ وہی ہی کہ آفت عام نہ ہو اور نیز ہتیلی کا تقعر حاصل ہو یہ حکمت بھی اونی

بھی بوجہ صغر ورقت جرم اپنے کی نہین کرسکتا اسلئے فقرۂ ثانیہ اس حرکت کیواسطے مقرر کیا گیا بدین طور کہ اوسمین اگلی جانب جو باطن کے طرف قریب ہی ایک زائدہ طویل سخت لگایا گیا تاکہ وہ فقرۂ اولی کی سوراخ سے نفوذ کرکے سر کی ہڈی کی فقرہ سے ملکر اوسکو آگے اور پیچھے کیطرف حرکت دیسکی اور اوسکو رباطات قویہ سی لپیٹا گیا ہے تاکہ حرکت کی وقت نخاع کو ایذا نہ پہنچاوے پس بتلائے کہ یہ حکمت اور تدبیر بجز علیم قدیر رحیم کریم کے کون کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۶۴) اپیٹہہ کی شکل بھی افضل اشکال جو مستدیر ہے بنائی گئی ہے کیونکہ یہ شکل قبول آفات سی بعید تر ہے اسلئے فقرات عالیہ کے سر نیچے کیطرف مڑے ہوی محدب بنائے ہین اور فقرات سافلہ کی سر اوپر کے طرف مڑے ہوے محدب بنائے گئے ہین کیونکہ تمام فقرات کے سر اگر اوپر ہی کیطرف یا نیچے ہی کیطرف جھکی ہوے ہوتے تو شکل مستدیر نہوتی جیسے کہ اب ہی لہذا فقرہ دہم کا کانٹا سیدہا رکھا گیا تاکہ فوق و اسفل سی دونون جانب متصل ہوکر شکل مستدیر پیدا کرلین بہلا یہ تدبیر اور حکمت اور مصلحت اور انتظام بجز خالق علام کون کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۶۵) بارہ فقرون سے بارہ ضلع پچھلی جانب متصل ہین اور قلب کی مقابل فقرات اور اونکی سناسن اور اجنحہ قوی اور کبیر بنائے گئی تاکہ قلب کیواسطے عمدہ طور سے ہو اور اضلاع دونون طرف سی چوبیس ہین چودہ تو اگلی اور پچھلی جانب سی متصل ہین اور دس اضلاع اگلی جانب سی متصل نہین بلکہ تدریجا کم ہوتے ہوتی بارہوین ضلع دونون طرف کی بہت صغیر ہوگئی ہے تاکہ معدہ کو گہٹنے اور بڑہنے کی گنجایش ہو اور تمام اضلاع واسطے آلات تنفس مثل ریہ و عضلات صدر کی اور واسطے حفاظت مری اور فم معدہ کے پیدا کئے گئے ہین اور متعدد اضلاع اسلئے پیدا کئی گئی کہ اگر ایک ہڈی ہوتی تو پتلی کے ٹوٹنے کا اور موٹی کے ثقیل ہونی کا اندیشہ تہا دوسرے یہ کہ ایک جز مین آفت آنی سی تمام اجزا رخراب ہوجاتی تیسرے یہ کہ انبساط سہل نہ ہوتا جبکہ حرکات سخت کی وقت یا پُری طعام یا نفخ مین وسعت مکان کی حاجت پڑتی۔ چوتھے یہ کہ ایک ہڈی مین کیونکر راستہ ہوتا لہذا اضلاع متعدد بنائے گئی اور اونکو پچھلی جانب سی جو جرا حواس سی بعید تھی کمر سے منکوں سی متصل کردیا گیا اور اگلی جانب مین سینہ کے ساتہہ ہڈیون سی جنکو عظام قص کہتے ہین متصل کردیا گیا تاکہ قلب اور پھیپڑے کی حفاظت ہو اور قص کے ساتہہ ہڈی نرم اسی وجہ سی رکھی گئی تاکہ انبساط مین وقت دفع پھر ان سینہ کی سات ہڈیونکے نیچے ایک ہڈی غضروفی نرم خنجری لگائی گئی تاکہ فم معدہ کے مصادمات سی حفاظت کرے اور ہلب و لیقے مین واسطہ ہوجاوے پھر دو ہڈی چنبر گردن کی لگائی گئین تاکہ اعلی صدر کی حفاظت اور قص اور کتف اور بازو کی تقویت اوس سی حاصل ہو اور جو یہ دونون ہڈی نہوتین تو علاوہ زوال فائدہ مذکور کی پچھلی اور اگلی جانب مین برابری نہوتی اور شکل بدنما ہوجاتی مزید برآن بہاری چیز کے اُٹھانیکی قدرت بہی نہوتی پہر دونون ہڈی کی ملنے مین ایک جگہ خالی چھوڑی گئی ہے تاکہ عروق کا صعود اور پٹھون کا نزول اوس مقام سے بآسانی

وقت مین ختیار کا کام دیتا ہے اور تا گرہ کھولنے مین ناخن سے آسانی ہو اور تا کہ چیرنا اوس سے اور قطع کرنا سہل ہو علاوہ برین
برین ناخنون سے انگلیون کی زینت بھی ہے اور نرم ہڈی سے اصلی ناخن بنایا گیا تا کہ صدمہ سے دب جاوے اور نہ ٹوٹے پھر
اوسکی ہڈی کو ایسا پیدا کیا کہ وقت چھلنے اور نقصان ہوجانیکے ہمیشہ اوسکو نشو و نما ہو سکے اگر ایسا نہوتا تو بالکل فنا ہو جاتے
بھلا یہ شفقت او عنایت اور حکمت غامضہ کوئی دوسرا بجز حق تعالی کے کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۷۰) پیر کے پیدا کرنے مین دو منفعت ہین ایک ثبات اور قیام جو قدم سے ہوتا ہے اور دوسرے حرکت جو ران اور
پنڈلی سے ہوتی ہے اسیوجہ سے جب قدم پر کوئی آفت آوے تو ثبات اور قوام نہین ہو سکتا کیونکہ بدن کی بوجہ سے قدم کو ایذا
ہوتی ہے اور جو ران اور پنڈلی کے عضلون مین کوئی آفت آوے تو ثبات سہل ہوتا ہے مگر حرکت دشوار ہوتی ہے پھر رانکی ہڈی
تمام ہڈیونسے بڑی بنائی گئی ہے کیونکہ یہ مافوق کی حامل اور ماتحت کی ناقل ہے اور کولے کی ہڈی جسکو عظم عانہ کہتے ہین چونکہ دوسری
ہڈیونسے خوب مضبوط لگی ہوئی ہے اور ران کی ہڈی کا جوڑ سلیس ہے لہذا اسکا فائدہ اوس سے نہین حاصل ہو سکتا اور ران کی
ہڈی اوپر کے طرف سے قبہ دار محدب بنائی گئی ہے تا کہ حقہ ورک مین جو عظم عانہ کے اسفل مین ہے اچھی طرح سما جاوے اور
ران کی ہڈی کو وحشی اور قدام کے طرف سے محدب اور انسی اور خلف کے طرف سے مقعر اسلئے بنایا گیا ہے تا کہ سیدہا رہنے مین
دونون قدم مین پچھلی جانب زیادہ فاصلہ نہو جاوے اور اگلی جانب مین اتصال نہو جو بدنما اور بدشکل معلوم ہوتا ہے دوسرے
بڑے عضلات اور اعصاب اور عروق کیلئے کوئی وقایہ اور محفوظ مقام نہوتا۔ تیسرے یہ کہ شئے واحد حس ہین جیسے اب معلوم
ہوتی ہے معلوم نہوتی۔ اور جو ران کی ہڈی کو نیچے کی طرف سے برعکس جانب بالا نکیا جاتا تو دونون قدم برابر مل جاتے اور ذرا
صدمہ سے گر جانے کا اندیشہ تہا ایسی حکمت بجز علیم حکیم قدیم کے کون کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۷۱) پنڈلی مین دو ہڈی ہین ایک کو قصبہ صغرے اور دوسری کو قصبہ کبری کہتے ہین قصبہ صغری اوپر کیطرف
سے ران کی ہڈی سے متصل نہین ہے بلکہ کچھ ہٹی ہوی ہے اور نیچے کے طرف سے کبری کی برابر ہے۔ اور ران کی ہڈی مین
اسفل کی طرف دو زائدے ہین اور قصبہ کبری مین دو نقرے ہین جن سے گھٹنے کا جوڑ بنا ہے اور اس جوڑ پر ایک ہڈی علحدہ
رکھی ہوی ہے جسکو عین الرکبہ اور رضفہ کہتے ہین وہ گول شکل کی ہے وہ اس غرض سے لگائی گئی ہے تا کہ گھٹنے پر بیٹھنے
سے بندہن نہ ٹوٹین اور جوڑ قائم رہے اور تا کہ ایسا جوڑ جو مبتلائے حرکات و ثقل بدن ہے اس ہڈی سے قوی رہے اور اگلی طرف
اسلئے رکھی گئی کہ اکثر اسیطرف جوڑ کو حرکت ہوتی ہے پچھلی طرف کو حرکت نہین تا کہ قوی کیا جاوے اور قصبہ صغری کو اسلئے
کبری سے چھوٹا رکھا گیا کہ دو باعث پنڈلی مین جمع تھے ایک ثبات اور حمل مافوق یہ ہڈی کو بڑی رکھنے کا مقتضی ہے
دوسرے حرکت کی خفت یہ مقتضی ہے کہ پنڈلی کی ہڈی پتلی رکھی جاوے مگر بڑی ہونے کا تقاضا ران مین پورا کیا گیا کہ اوسکی
ہڈی سب ہڈیون سے عظیم لیگئی اور پنڈلی کی ہڈی پتلی کی گئی لیکن نہ اسقدر کہ حرکت دشوار ہو جیسے باریک پنڈلی والے ہوتے ہین

حکیم مطلق نے ہم کو بتائی -

دلیل (۲۶۸) چونکہ انسان اپنی تدبیر معاش مین مختلف صناعات وحرکات کا محتاج تہا اور وہ اکثر بذریعہ ہاتہون کے ہوتی ہین اسلئے ہاتون مین انگلیین لگائی گئین تاکہ گرفت اشیاء پر بخوبی قدرت ہو اور گوشت صرف اسلئے اصابع مین نہین رکھا تاکہ اونکی افعال مین ضعیف نہ ہو جاوے اور ایک ہڈی اسلئے نہین رکھی تاکہ مختلف ہڈیونسی مختلف حرکات پر انسان قادر ہو اور جو تین ہڈی سی زیادہ ہر انگلی مین ہوتین تو اتنی مضبوطی نہ ہوتی اور جو دو ہڈی سے ترکیب ہوتی تو گو مضبوطی زیادہ ہو جاتی مگر حرکات بقدر کفایت مختلف نہ ہوتے پھر انگلی کے جوڑ مختلف رکھے گئے ہین ہر جوڑ نیچے کیطرف سی چوڑا اور موٹا ہے اور اوپر کیطرف سی تیلا پڑ گیا ہی اور نیچے کے جوڑ اوپر والے جوڑ سے عظیم ہین جسکی کہ پورے پر دقت کی انتہا ہو گئی ہے کیونکہ حامل محمول سے اقوی ہوتا ہی - اور انکو گول اسلئے رکھا گیا ہے تاکہ آفات سے بعید ہون اور سخت مصمت بے مغز بنایا گیا ہے تاکہ حرکات پر ثبات اور گرفت اشیاء اور جبر ثقیل پر قوی رہین اور باطن سے مقعر اور ظاہر کیطرف سی محدب بنایا گیا ہی تاکہ کسی شے کا قبض اور ضبط اچھی طرح ہو مگر اونگلیون مین باہم تقعر اور تحدب نہین رکھا گیا تاکہ متصل خوب ہو کر وقت ضرورت کی مثل ایک ہڈی کے ہو جاوین لیکن اطراف کی دونون انگلیون مین قدرے تحدب رکھا گیا ہی تاکہ وقت اجتماع کے شکل استدارہ حاصل ہو جو قبول سی بعید ہی اور باطن اونگلیونکا لحمی اسلئے پیدا کیا گیا تاکہ وقت زور کرنیکے جلد کو ہڈی سے ایذا نہ ہو اور دبانے سے دب جاوے اور بہ شکل مقبوض متشکل ہو جاوے اور خارج کیطرف لحمی نہین کئگئی تاکہ ثقیل نہ ہو اور وقت قبض کی مٹھی مثل ہتہیار کے بنجاوی اور وقت ضرورت کام آوے اور اونگلیون کی کنارہ مین گوشت اسلئے زیادہ رکھا گیا تاکہ اشیاء صغیرہ کی گرفت بہ سہولت ہو اور بیچ کی اونگلی کو بہ نسبت دوسری اونگلیونکی لمبا رکھا گیا ہی اوسکی بعد بنصر پھر سبابہ پھر خنصر ایک دوسری سے کم کر دی گئی تاکہ بند کرنے مین سب برابر معلوم ہون اور وقت تقعر کف و اصابع کی جبکہ مقبوض مستدیر پر مشتمل ہون مساوی ہو جاوین اور قبیح المنظر نہ ہون اور انگوٹھا ایسی مقام پر رکھا گیا ہی جہان سب اونگلیونسی اوسکو مساوی نسبت ہی اگر وہ دوسرے مقام پر فرض کیا جاوے تو یہ منافع حاصل نہ ہونگی مثلاً اگر ہتیلی مین فرض کرو تو ہتیلی کے اکثر افعال باطل ہو جاینگے اور جو خارج کف مین ہوتا تو بالکل ہی بیفائدہ ہو جاتا اور اگر چھنگلی کیطرف ہوتا تو کسی شئی پر دونون ہاتہہ خوب مشتمل نہ ہو سکتے اور جو دوسری اونگلیون کے برابر رکھا جاتا تو یہ فائدہ جو اب اوس سے ہی مفقود ہوتا کیونکہ انگوٹھا ہر اونگلی سے ملکر مقابل ہو کر چھوٹی چیز کے پکڑنے مین مدد دیتا ہے اسیطرح مجموعہ اصابع سے ملکر لکھنے مین اور دوسری اشیاء کے گرفت مین اعانت کرتا ہی پھر اوس سی یہ فائدہ بھی ہی کہ کسی شئے کو مٹھی مین بند کرو تو وہ مثل سرپوش کے مونہہ پر حاجب اوپر سے ہوتا ہی جیسے چھنگلی نیچے سے اوس شئی کو روک لیتی ہی انگوٹھا مثل ڈاٹ کے لگ جاتا ہی ایسی حکمتین اور صنعتین بڑے ہی دانا اور توانا کا کام ہے -

دلیل (۱۶۹) ناخن کو اسلئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ وہ پورونکی گوشت کیواسطے وقت گرفت کرنے کسی شئے کی ٹیکیہ اور تکیہ ہو جاوے اور تاکہ آدمی باریک چیزونکی چننے مین ناخن کی وجہ سی خوب قادر ہو اور تاکہ بدن کا کھجلانا اور میل چھٹانا ناخن سے آسان ہو اور بعض

پورا پورا حال بڑی بڑی کتابون مین خوب مشرح ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک ہڈی اپنی ہیئت اور مقدار اور شکل مین ایسی بنائی گئی ہے کہ اوس سے بہتر صورت ممکن نہین ۔ سر سے پیر تک جو وضع اور شکل ہڈیونکی ہی بس وہی چاہیے تھی یہہ مشاہدہ اور معائنہ کرنے سے عین الیقین بلکہ حق الیقین ہوتا ہے کہ غایت درجہ کی حکمت اور باریکی اور کمال درجہ کی شفقت اور رحمت صانع حکیم انسان پر مبذول ہے اشهد ان لا آله الا هو۔

دلیل (۲۷۳) حرکات ارادیہ اعضا کی چونکہ بدون اوس قوت کے جو دماغ سے بواسطہ اعصاب کی اعضا کی طرف آتی ہے نہین تمام ہوتی اور اعصاب کا اتصال ہڈیونسے جو اعضا متحرکہ کے اصول ہین مناسب نہ تھا کیونکہ ہڈیان بہت سخت اور پٹھے بہت نرم ہین دونون مین واسطہ ضرور ہے لہذا خالق جلیل نے مہربانی فرمائی اور نفس عظام سے ایک جسم مشابہ عصب کے نکالا جسکو رباط کہتے ہین حتی کہ دونون ملکر مثل شئے واحد کی ہوگئے اور چونکہ عصب اور رباط ملکر دقیق ہوتے ہین اسلئے کہ عصب جبکہ دماغ سے نکلتا ہے اوسکا حجم ایسا ہوتا ہی جسکا جرم دماغ اور حجم راس اور نخاع اور منافذ متحمل ہون اور اعضا کی طرف پہونچتے وقت حجم عصب زیادہ نہین ہوتا بلکہ جسقدر اپنے مخرج سے بعید ہوتا جائیگا اوسیقدر باریک پڑتا جائیگا خصوصاً جبکہ اعضا پر تقسیم ہو کیونکہ حصہ ہر عضو کا اصل سے ضرور دقیق ہوگا پس اگر رباط کا جرم غلیظ کیا جاتا تو دونون کا اتصال ممتنع ہوتا اور عصب پر ثقیل ہوجاتا لہذا ایسی حالت مین چونکہ تحریک اعضا دشوار تھی کیونکہ وقت جذب اور دفع کے عصب کے ٹوٹ جانیکا اندیشہ تہا پس خالق تعالی نے اپنی حکمت سی یہ تدبیر کی کہ عصب اور رباط کو اونکے ریشون سی جالدار بنا کر اونکے درمیان مین گوشت بھر دیا تاکہ حجم دار ہوجاوین اور ریشونکی وضع سلامت رہے پھر اوسکو جھلی سے محفوظ اور مستحکم کر دیا اور وسط مین جوہر عصب مثل عمود کے قائم کیا پس ایک عضو بنگیا جو عصب اور رباط اور لحم اور غشا سے مرکب ہی اس عضو کا نام عضلہ یعنی مچھلی ہی جب یہ سمٹتا ہی تو اسکا وتر جو عصب اور رباط سے بنا ہوا ہے اور ہر عضو متحرک سی ملا ہوا ہی کھنچتا ہے پس عضو بھی منقبض ہوتا ہے اور جب عضلہ ڈھیلا پڑتا ہے تو وتر بھی ڈھیلا ہوجاتا ہے ۔ پس عضو متحرک منبسط اور کشادہ ہوتا ہے لہذا وتر تحریک عضلہ مین واسطہ ہے اور عضلہ تحقق وتر مین واسطہ ہے اور عصب اور رباط عضلہ اور وتر کیلیے واسطہ ہین ۔ فتبارك الله احسن الخالقین

دلیل (۲۷۴) پیشانی پر ایک عضلہ پتلا چوڑا مثال جھلی کے نیچے جلد کے لگایا گیا ہے اور وہ جلد پیشانی سے ایسا متصل ہے کہ گویا جلد کا جز بنگیا ہے اور جلد کو علیحدہ اوس سے کرنا ممتنع ہے اور پتلا اسلئے ہی کہ وہ جلد پیشانی کو حرکت دیتا ہے اور جلد پتلی ہوتی ہے لہذا محرک متحرک کے مناسب ہونا چاہیے اور چوڑا اسلئے ہی کہ جلد چوڑی کم گوشت کی ہلکی ہے اور یہ عضلہ عریضہ بلا وتر ہے کیونکہ جلد کی تحریک وتر سے مناسب نہین اسلئے کہ جلد مین تمدد کی قابلیت بہت ہی جب ایک جزو اوسکا وتر سے منجذب ہوگا تو باقی کا انجذاب لازم نہ آئیگا لہذا الیاف عضلہ کے جو اوسکے جملہ اجزا مین پھیلے ہوئے ہین اس انجذاب کیلئے کافی ہین پس وتر کی حاجت نہ ہوی پھر یہ کہ یہی عضلہ دونون ابرو کو بھی حرکت دیتا ہے اور آنکھ کے بند کرنے مین عضلات جفنیہ کا

اور جو عظیم کردیجاتی تو مثل دار الفیل کے دشواری حرکت ہوتی پھر اوسکو ایک ستون اور حامی کے طور پہ دوسری ہڈی سے قوت دیدی گئی تاکہ حمل اور ثبات پر اعانت کرے اور اعصاب اور عروق کو جو درمیان دونون ہڈی کے ہین چھپالے اور قدم کے جوڑ کو حرکات انبساط وانقباض مین قوت دی پس انصاف فرمائے کہ ایسا حکیم ورحیم اور ایسا صانع مختار اور ایسا مہربان کردگار بجز خالق ارض وسموات کون ہوسکتا ہے۔

دلیل (۲۷۴) قدم کو واسطے قیام اور ثبات کے بنایا گیا ہے اور اوسکی شکل طویل بطرف قدام اسلئے رکھیگئی ہے کہ انسان چونکہ مستقیم القامت ہی اور اعلی بدن کا مائل بجانب قدام ہے لہذا قدم کی شکل مایل بقدام کیگئی تاکہ کھڑے ہونے اور چلنے مین اگلی جانب کو اعانت کرے اور زیادہ لمبا نہین کیا گیا تاکہ ثقیل نہ ہوجاوے بلکہ قریب ساتوین حصہ قامت کی رکھا گیا تاکہ ثبات اور خفت دونون حاصل ہون اور قدم مین اخمص یعنے تلوا چند وجوہ سے بنایا گیا ایک یہ کہ وقت قیام اور مشی کے دونون طرف میلان اور جھوک ہوکر اعتدال ہوجائیگا۔ دوسرے یہ کہ اٹھی ہوی چیز پر قدم بوجہ اخمص کے خوب بلا ایذا کے جم جاوے۔ تیسرے یہ کہ سیڑھی اور کنارہ پہاڑون اور جھاڑون پر بہ آسانی چڑہ سکے۔ چوتھے یہ کہ تلوے کے وجہ سے قدم ہلکا رہے اور دوڑنا بخوبی ہوسکے اور قدم مین عظام کثیرہ اسلئے ہین کہ کبھی قدم کو مثل ہتھیلی کی زمین کو پکڑ کر چلنا پڑتا ہی پس عظام کثیرہ مین قابلیت ہے کہ مقبوض کی شکل قبول کرلین اور ایک ہڈی مین یہ امر دشوار ہے دوسرے یہ کہ ایک ہڈی مین آفت ہونیسے دوسری ہڈیین تو محفوظ رہین اور قدم مین ٹخنے کی ہڈی واسطے مضبوطی مفصل ساق کے لگائی گئی ہے اوسکو کعب کہتے ہین اور ایڑی کی ہڈی تو ساق کی حق مین مثل اساس وبنیاد مکان کے ہی اور ایک ہڈی بشکل کشتی تلوے کے طرف ہے اوسکی وجہ سے تلوا بنا ہے اور ایک ہڈی بہ شکل نرد کے قدم کی وحشی جانب مین ہے جس سے دونون جانب قدم کی حرکت اور اوسکا ثبات ہی اور قدم کا رسغ یعنے پہونچا چار ہڈیون سے مرکب ہے کیونکہ ہاتہہ کو زیادہ حاجت اشتمال اور حرکت کی ہے اور قدم کو ثبات زیادہ کی زیادہ حاجت ہی اسلئے ہاتہہ مین آٹھ ہڈی دو صف مین اور قدم مین چار ہڈی ایک صف مین رکھی گئین دوسرے یہ کہ زیادہ مفاصل قدم کے ثبات مین مفید نہ ہوتے اور جس شے سی اشتمال اور حرکت مطلوب ہوا اوسمین زیادہ مفاصل مناسب ہین اور جس سے استقلال اور ثبات مطلوب ہوا اوسمین تعداد کم اور مقدار زائد بہتر ہے۔ اور مشط قدم پانچ ہڈیون سے مرکب ہی تاکہ ہر اونگلی سے ایک ہڈی متصل ہوجاوے کیونکہ قدم مین ثبات زیادہ مقصود ہی اسلئے اونگلیون کو ایک صف مین رکھدیا گیا اور ہاتہہ سی پکڑنا اور مشتمل ہونا زیادہ مقصود تہا اسلئے ہاتہہ مین انگوٹھی کو ایک صف مین نہین رکہا گیا بلکہ متابل مین سب اونگلیون کے کیا گیا تاکہ ہر ایک سے ملکر سب کام انجام دیسکے اور قدم کی اونگلیان سوا انگوٹھے کے تین تین ہڈی سے مرکب ہین اور انگوٹھے مین قدم کے صرف دو ہڈی موٹی موٹی لگائی گئین کیونکہ وہ ایڑی کی ہڈی کے مقابل ہے اور بدن کا میلان اوسکی جانب زیادہ ہی اب غور کرنیکا مقام ہی کہ ایسی حکمتین اور صنعتین بجز صانع حقیقی کے کون کرسکتا ہے تمام عظام کا

چار جزسے مرکب ہے کیونکہ لیف رباطی اوسکا چار مقام سی نکلا ہے ایک جنبر گردن سے نکلکر صعود کرکے دونون طرف لب کی مل گیا ہی اوسکا کام موںنھ کو نیچے کیطرف جذب کرنا ہے اور دوسرا لیف یعنی ریشہ ہڈی کی رباط کا سینہ کی ہڈی سے نکلکر سیدہا بائین طرف لب کے اور بایان داہنی جانب لب کی آیا ہی اوسکا کام یہ ہی کہ لبونکو آگے کیطرف نکالدے اور موںنھ کو تنگ کردے چنانچہ پھونکنے اور کلی کرنے اور بوسہ لینے کے وقت یہی حالت ہوتی ہے۔ اور تیسرا لیف شانہ کی ہڈی کے کنارہ سے نکلکر دونون طرف گردن کے صعود کرکے کنارہ لب سے مقام لیف ثانی کے اوپر ملا ہے جب یہ دونون طرف سے تشنج کرتا ہی تو موںنھ کو بجانب یمین ویسار برابر حرکت دیکر ہئیت ضحک پیدا کرتا ہی اور جو ایک طرف کا لیف حرکت کرے تو ہئیت لقوہ کی پیدا ہوتی ہے اور چوتھا لیف گردن کے فقرہ ثانیہ سی نکلکر کان کی برابر ہوتا ہوا انتہاء رخسارہ تک آیا ہی اوسکی حرکت دینے سے رخسارہ کو خوب حرکت ہوتی ہے جسکے تابع لب بالا کی حرکت بھی ہی اور لبونکی واسطے چار عضلے خاص ہین دو عضلے تو لب بالا کی جانب یمین ویسار آئے ہین اور دو عضلے لب زیرین کے یمین ویسار مین ہین پس یہ چار عضلے واسطے حرکت خاص لب کی کافی ہین لیکن لب کی عضلات گوشت لب سی ایسے متصل ہین کہ قوت حساسہ کو اونکی تمیز دشوار ہے اور دونون منخر مین ناک کی دو عضلے صغیر قوی دونون طرف رخسار سی آکر کنارہ بینی سے متصل ہوے ہین تاکہ دفع فضول وجذب ودفع ہوا پر منخر کو حرکت دین پس ایسے ایسی صنائع وبدائع وانتظامات بجز خالق کائنات کوئی دوسرا کرسکتا ہے ہرگز نہین۔

دلیل (۲۷) دانت سی کسی شی کا کاٹنا اور چبانا بدون جبڑے کی حرکت کی نہین ہوسکتا پھر فک اسفل کو ہی اس حرکت کیواسطے کیون خاص کیا حالانکہ جفن اعلی کی حرکت جفن اسفل سے (چنانچہ ابھی مذکور ہوا) بہتر اور اولے بیان کیگئی ہے تو جبڑا اوپر کا کس وجہ اور کس فائدہ کی باعث حرکت نہین کرتا اور صرف نیچے کا جبڑا ہلتا ہی۔ جواب من آمین چند فوائد ہین ایک یہ کہ خفیف اور ہلکی شے کی حرکت سہل ہے اور فک اسفل کو خفیف اسلئے رکھا گیا کہ وہ کسی عضو کا اعضامین سے حامل نہین برخلاف فک اعلی کے کہ وہ دماغ اور بینی اور آنکھونکا حافظ اور حامل ہے جسکی وجہ سی اوسکو عظیم اور سخت بنایا گیا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہی کہ حرکت سے متحرک کو ضرر اور تکلیف ہوتی ہے اور فک اسفل کی حرکت کی کوئی شے تابع نہین جسکو ایذا ہو البتہ فک اعلی کی حرکت سے آنکھ اور ناک کو ایذا ہوتی جو کہ اعضاء شریفہ مین سے ہین۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ فک اعلی کا جوڑ سر کی ہڈی سے خوب مضبوط لگانا ضرور ہے تاکہ اپنی ثقل کی وجہ سی نہ اکھڑ جاوے اور جو فک اعلی ہی کو متحرک کیا جاتا تو اوسکا جوڑ ڈھیلا رکھنا ضرور تہا تاکہ حرکت اوسکی آسان ہوتی اور جوڑ ڈھیلے ہونے مین اکھڑ جانیکا اندیشہ تہا۔ اب باقی رہا یہ امر کہ بعض حیوانات مثل تمساح یعنے ناکہ کی اپنے فک اعلی کو حرکت دیتا ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ اس حیوان کی غذا شکار ہے اور اوسکے دونون ہاتھ خفیف ہلکے ہین جن سے شکار قابو مین اوسکے نہین آتا جیسا کہ اور درندے ہاتونسے کام لیتے ہین یہ نہین لیسکتا اسلئے اوسکی موںنھ کی گرفت قوی کردیگئی تاکہ یہ قوت ہاتون کے ضعف کی تلافی کرے اور قوت گرفت مین جب ہو کہ جب عضو متحرک بالارادہ متحرک

معین ہے اور مقلہ چشم کے واسطے چہہ عضلے ہین چار عضلے چارون جانب حرکت دیکو اوپر نیچے رکھے ہوے ہین اور دو عضلے ٹیڑہے بشکل ورابی ہین وہ آنکھ کو گھماتے ہین اور حرکت دوری دیتے ہین اور مقلہ کے پیچھے اندرونی جانب ایک اور عضلہ علاوہ ان چہہ عضلونکے ہی جو مقلہ کو روکے ہوے رہتا ہے تاکہ ڈھیلا ہوکر باہر کیطرف نہ مائل ہو بھلا یہ حکمت بالغہ اور صنعت کاملہ بجز حق سبحانہ تعالی کے کون کرسکتا ہے۔

دلیل (٢٧٥) چونکہ آنکھ کا کھلا رہنا اکثر حالات مین واسطے نظر کرنیکے واجب تہا اسلئے آنکھ کو کھلی ہوئی ہیئت عطا کیگئی لیکن نرم آنکھین اگر زیادہ نہ کھل سکین تو اشیاء کا پورا دیکھنا ممکن نہوگا اور جو بند نہ ہوسکین تو معرض آفات ہو نگے خصوصاً سوتے مین لہذا آنکھ کیواسطے سرپوش بنایا گیا جسکو جفن یعنے پوپٹا کہتے ہین ہان اگر سخت آنکھ ہو جیسا کہ مچھلی کی ہوتی ہی تو وہ بند کرنے کی محتاج نہین اور جن حیوانات کی آنکھ سخت نہین ہی اگر وہ کھلی رہے تو ہوا ربارد اور دخان سے اوسکو ایذا ہوگی لہذا اوسکے واسطے کہلنے اور بند ہونیکا آلہ چاہئے اور چونکہ کھولنا اور بند کرنا حرکت ہی اور حرکت عضو کی عضلات سی ہوتی ہی پس جفن اعلی کو فقط اس حرکت کیواسطے مقرر کیا گیا کیونکہ عنایت الہی تقلیل آلات کی طرف بشرطیکہ کوئی خلل واقع نہو مصروف ہی اور اگر جفن اسفل کو صرف متحرک کیا جاتا اور جفن اعلی کو ساکن بنایا جاتا تو ممکن تھا مگر عنایت الھی اون آلات کیطرف مصروف ہی جو اپنے مبادی سے قریب ہون اور سیدہی راستہ سے کام چلے تو ٹیڑہا راستہ اختیار نکیا جاے لہذا صرف جفن اعلی کو جو منبت اعصاب سی اقرب تھی اور عصب کو اوسطرف آنے مین ٹیڑہا ہونا اور مڑنا بھی پڑتا ہی برخلاف جفن اسفل کی کہ اوسطرف عصب کو آنے مین انقلاب وانعطاف واقع ہوتا جسکی وجہ سے معرض آفات ہو جاتا لہذا جفن اعلی ہی کو متحرک کیا۔ اور جفن اعلی کو بند کرنیکے واسطے ایک عضلہ کافی نہین ہوسکتا کیونکہ عصب اپنی مبدا رسے خارج ہوکر عضلہ کیطرف بجانب اسفل منحرف ہوکر پھر بجانب فوق مرتفع ہوگا تب اوس سے یہ کام جو جفن اعلی کا نیچے کی طرف کہینچنا ہے حاصل ہوگا پس کنارہ کے طرف آنیسے وہی کنارہ بند ہوگا جس طرف یہ عصب آیا ہی اور دوسرا کنارہ کہلا رہیگا اور جو جفن اعلی کے وسط مین لاکر نیچے اتارا جاوے تو ابصار کو مانع ہوگا۔ لہذا دو عضلے دونون گوشہ چشم کیطرف لگائے گئے تاکہ اونکے کھینچنے سے پوری جفن بند ہو جاوے اور چونکہ کھولنے کیواسطے ایک عضلہ کافی ہی وسط جفن مین ایک عضلہ اس کام کیلئے لگایا گیا اور اوسکے وتر کا کنارہ جفن کے کنارہ پر پھیلا دیا گیا جب وہ منقبض ہوتا ہی تو آنکھ کھل جاتی ہے پھر ایک اور عجیب صنعت اور حکمت کیگئی کہ کنارہ جفن پر ایک تار غضروفی الگا دیا گیا اور اوس تار سے اس وتر کے باریک ریشے باندہی گئے تاکہ جسوقت وہ وتر تشنج کرے تو جملہ جفن یکبارگی کھل جاوے۔ ذلکم اللہ ربکم لا الہ الا ہو

دلیل (٢٧٦) رخسارہ کی حرکت بالاستقلال نہین کی گئی کیونکہ کوئی غرض اوس استقلال حرکت سی متعلق نہ تھی لیکن دو حرکتین رخسار کے واسطے واقع ہین ایک بمتابعت فک اسفل کی اور دوسری بشراکت دونون لب کی اور حرکت اولی کا سبب عضلات فک اسفل ہین اور حرکت ثانیہ اوس عضلہ سی ہے جو رخسار اور لب کیواسطے مشترک ہی اور وہ ہر رخسار مین ایک عضلہ ہی جسکو عریضہ کہتے ہین وہ عضلہ

گردن کے ہین پہر ہر ایک یا اگلی جانب ہوگی یا پچھلی جانب یا یمین یا یسار اور یمین و یسار کی حرکت سے حرکت انقلابی بطور استدارہ بھی
پیدا ہوتی ہے۔ اور سر کو بلا شرکت گردن کے اگلی جانب جھکانیوالے عضلے ہین اگر ایک عضلہ کھینچتا ہے تو سر اوسکی طرف جھکتا
ہے اور جو دونون عضلے سمٹتے ہین تو سر برابر جھکتا ہے اور جو دو عضلات کہ سر کو مع گردن کے اگلی جانب جھکاتے ہین وہ مری
یعنی مجرائے طعام کی نیچے رکھے ہوے ہین اور صرف سر کو پچھلی طرف پلٹانیوالے چار زوج عضلات کی ہین اور جو عضلات کہ سر کو مع گردن
کی پچھلی طرف لیجاتی ہین وہ بھی چار جوڑ ہین اور جو عضلات یمین و یسار کے طرف حرکت دیتی ہین وہ دونون طرف یمین چار ہین کہ ان چار مین
سے جو تشنج کرتا ہے اوسکی طرف سر حرکت کرتا ہے اور جو دونون ایک طرف کی حرکت کرین تو سر برابر اونکی طرف بلا توریب مائل ہوتا ہے پس اس حکمت کا
مبدأ اعلیٰ بھی وہی مسبب الاسباب باریتعالی ہے۔

دلیل (۲۸۰) مجرائے طعام کو مجرائے نفس کے پیچھے چند وجوہ سے رکھا گیا ہے ایک یہ کہ مجرے ہوا کا واسطہ ریہ کے متصل ہونا ضروری ہے تاکہ
تمام اجزا ریہ مین ہوا برابر نفوذ کرے اور یہ جب ہو سکتا ہے کہ جب اس مجرے کو اگلی جانب رکھا جاوے تاکہ ریہ کی مقابل ہو دوسرے یہ کہ اندرونی
جانب گرم زیادہ ہے اور ہوا داخل ہونیوالی سرد چاہئے پس اگر اسکو اندر کی طرف رکھا جاتا تو یہ غرض حاصل نہ ہوتی۔ تیسرے یہ کہ مجری ہوا محتاج
ہے کہ اعلیٰ حنجرہ مین ہوا اور حنجرہ اس امر کا محتاج ہے کہ اوسکی تجویف وسیع ہو تاکہ ہوا کثیر کی گنجایش ہو اور اعلیٰ گردن کا تنگ ہے
لہذا مجرے ہوا اگلی جانب ہونا ضرور ہوا تاکہ اسطرف تمدد اوسکا آسان ہو اور جو اندر کی طرف ہوتا اتنی وسعت نہ پاتا پس
یہ حکمت اور صنعت اور عنایت اور رحمت بھی اوسکی بدولت ہے جس نے عقل و شعور پیدا کیا ہے۔

دلیل (۲۸۱) مجرے ہوا کا جسکو حنجرہ کہتے ہین تین غضروف سے مرکب ہے ایک غضروف گردن مین ذقن کے نیچے محسوس ہوتا ہے
اوسکا نام درقی ہے اور دوسرا غضروف اوسکے مقابل ہین پچھلی طرف لگا ہوا ہے اوسکا نام لا اسم لہ ہے ان دو غضروف کے ملنے سے
شکل حلقہ پیدا ہوی ہے جس سے حنجرہ کا موںھ بنا ہے اور تیسرا غضروف جسکا نام مکبی ہے بشکل سرپوش کے پچھلے غضروف سے
جسکا نام لا اسم لہ ہے متصل ہے اور اگلے غضروف سے جسکا نام درقی ہے اتصال نہین رکہتا مگر اوسوقت جبکہ کوئی شے کھائی جاوے تو
وہ درقی پر گرکر موںھ کو حنجرہ کی بند کر دیتا ہے تاکہ کوئی شے مجرائے نفس مین نہ جانے پاوے پس اگر یہ مجرے کھلا رہتا تو کہانا پینا اسمین
چلا جاتا اور کھانسی پیدا ہو جاتی جب تک وہ شی خارج نہ ہوتی انسان بچین رہتا۔ لہذا مجرائے نفس کو ایسا پیدا کیا گیا کہ وقت نفوذ
ماکول و مشروب کے وہ بند ہو جاوے اور دوسرے اوقات مین کھلا رہے تاکہ ہوا کی آمد و رفت ممکن ہو اور صرف ادن دو پر کفایت
نہ کی کیونکہ غضروف بسا اوقات بند ہونے اور کھلنے مین اطاعت نہین کرتا۔ لہذا سرپوش بھی اوسپر لگایا گیا اور غضروف کا
سرپوش اسلئے مقرر کیا کہ اگر اس سے نرم ہوتا تو لقمہ کے ثقل سے مڑجاتا اور کھانا یا پانی اندر چلا جاتا اور جو زیادہ سخت غضروف سے ہوتا تو اوسکے
اطراف کا ٹکر پورا ڈبک جانا دشوار ہوتا اسلئے غضروف بنایا گیا پھر عجب طرح سے اوسکو پچھلے غضروف سے ربط دیا گیا جس سے بڑی
ہی حکمت اور دانائی اور عظمت اور کبریائی صانع مطلق کی ظاہر ہوتی ہے دویہ ہے کہ غضروف لا اسم لہ مین دو زائد ب

بالطبع بھی ہو اور فک اسفل اگر متحرک کیا جاتا تو اوسکی ارادی حرکت اور طبعی حرکت مین مخالفت ہوتی اسلئے کہ ارادی حرکت فک اسفل کی بجانب فوق ہے اور طبعی حرکت فک اسفل کی بطرف اسفل ہے اور چونکہ تمساح کاٹنے اور چابنے کی قوت کا زیادہ محتاج تہا لہذا اوسکی دانت اوپر نیچے کے مثل آرہ کے بنائے گئے تاکہ ایک کے زوائد دوسرے کے گڑھون مین داخل ہو جاوین پس یہ حکمت بھی اوسی حکیم مطلق کا فعل ہے۔

دلیل (۲۷۸) فک اسفل تین حرکت کا محتاج ہی ایک کھولنے کی حرکت دوسری بند کرنیکی۔ تیسری چابنے کی کہولنیکی حرکت سے فک اسفل نیچے اترتا ہے اور بند کرنے مین اوپر چڑھتا ہے اور چابنے مین دونون جانب گھومتا او میلان کرتا ہی پس بند کرنیکے عضلات اوپر سے اترنا چاہئین تاکہ جب وہ اوپر کیطرف منقبض ہون تو موںھ بند ہو جاوے اور کھولنے کیواسطے عضلات نیچے سے اوپر صعود کرین تاکہ نیچے کیطرف انقباض کرنیسے موںھ کھل جاوے اور چابنے کیواسطے عضلات مورب یعنی کج رکھے ہون تاکہ دونون جانب حرکت ہوسکی لہذا بند کرنیکے لئے دو عضلے پیدا کئے گئے ایک سیدہی کنپٹی سے اور دوسرا بائین سے اترا ہے اور یہ دونون عضلے انسان کے جبڑے مین چھوٹے اور نرم بہ نسبت دوسرے حیوانات کی پیدا کئے گئے ہین کیونکہ ہر حیوان کا جب انسان کے جبڑے سے مقابلہ کیا جاوے تو وہ زیادہ عظیم اور ثقیل بہ نسبت انسان کی پایا جاویگا اسلئے انسان کا کھانا صناعی تیار کردہ نرم ہوتا ہے اوسکا جبڑا سخت حرکت کا محتاج نہین تاکہ انسان کا فک اسفل اور اوسکے عضلات سخت بنلے جاوین البتہ حیوانون مین کاٹنے چابنے کی بڑی قوت درکار ہے پہر حفظ و حکمت الہی نے ان دونون عضلونکو زوجین کی ہڈی مین جو کنپٹی پر ہین محفوظ اور مستتر کیا کیونکہ اونکی نرمی کی وجہ سے جو قرب دماغ کی باعث سی ہی اور بہ سبب مشارکت دونون کے دماغ سے آفات و اوجاع عارض ہونے سے سرسام وغیرہ کا خوف تھا اسلئے اونکو چھپا ہوا زوجین کی ہڈیون کے نیچے رکھا گیا اور ان دونون عضلون کا وتر عظیم کنارہ فک اسفل پر لگایا گیا تاکہ وتر کے تشنج سے فک اسفل اوپر کو اوٹھ جاوے۔ علاوہ برین ان دو عضلو کے اعانت کیواسطے دو عضلے اور داخل دھن مین لگا دئے گئے تاکہ نرمی اور صغر کی تلافی ہو جاوے اور کھولنے کیواسطے دو عضلے مکرر لگائے گئے اور چونکہ منشا اونکی لیف کا خلف گوش تھا اسلئے دوہرا عضلہ ہر طرف کر دیا اسطرح کہ بیچ مین وتر کرکے پھر عضلہ بنگیا ہے پھر وہ دونون اپنے وتر سے وسط ذقن مین ملگئے ہین تاکہ جب وہ سمٹین تو فک اسفل کو خلف کیطرف حرکت ہو اور موںھ کھل جاوے۔ اور چابنے کیواسطے بھی دو عضلے مثلث شکل کے دونون طرف مین رکھے گئے کہ ایک زاویہ اوسکا رخسارہ مین اور دوسرا زاویہ فک اسفل مین اور تیسرا زاویہ کنپٹی مین رکھا گیا تاکہ مختلف حرکات پر قدرت ہو اور حرکت چابنے کی حاصل ہو پس یہ عنایت اور رافت اور حکمت اور اسرار اور باریکیان اور صنعتین بجز خالق حکمت و اسرار کے کون کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۷۹) چونکہ سر محل حواس ہے جو بدن کیواسطے مثل جاسوس ہین اسلئے سر کو مختلف جہات کے بطرف حرکت کرنیکی قدرت دی گئی تاکہ ہر طرف سے اشیا پر مطلع ہو جاوے اور بعض حرکات سر کے خاص ہین اور بعض حرکات اوسکے ہمراہ

عضلات باسط خارج اضلاع مین لگے ہین اور حجاب داخل اضلاع مین ہے جو درمیان اعضاء غذا و اعضاء تنفس کی حاجز اور مانع واقع ہوی ہے اور آلات تنفس کی حفاظت کرتی ہے اور بخارات اغذیہ کو اعضاء شریفہ کیطرف صعود کرنیسے مانع آتی ہی اگر یہ حجاب نہوتی تو انسان کو ان بخارات سی ہمیشہ ایذا ہوا کرتی لہذا اس حجاب کو عضلات تنفس مین سب سی اشرف کہا گیا ہی کیونکہ وقت خواب اور بیہوشی کے بذریعہ اسی حجاب کی سانس اور دم جاری رہتا ہی اور یہ حجاب پچہلی طرف سی پیہیڑے کیواسطے اور اگلی جانب سی معدہ کیواسطے مکان وسیع کردیتی ہی اور اخراج ثفل کا امعا سی اور اخراج جنین وقت ولادت کی اسیکے اعانت سے ہوتا ہی اسکا منشا آخر عظم قص یعنے سینہ ہی وہان سی دونون طرف اسفل مین مڑی ہوی گئی ہے اور بارہوین فقرہ صلب سی متصل ہوگئی ہی اور یہ حجاب وسط مین وتری اور جوانب مین لحمی ہی اور اسپر موٹی جہلی لگی ہوی ہی اس مین حرکت ارادیہ اور قوت تسخیریہ ہی کہ جب انسان مین ارادہ نہو تو یہ عضلہ قائم مقام جمیع عضلات کی ہوکر تنفس جاری رکھی۔ اور عضلات قابضہ بھی نو ہین ایک حجاب جو بالعرض قبض صدر کرتی ہی اور آٹھ عضلات داخل اضلاع مین رکھی ہوے ہین۔ اور جو عضلات دونون کام کرتے ہین یعنی قبض وبسط وہ اٹھاسی ہین کیونکہ ہر دو ضلع کے درمیان چار عضلے ہین جنکو ایک عضلہ ہونیکا گمان کیا جاتا ہی اور اضلاع چوبیس ہین جنکے اطراف مین عضلات نہین پس دونون جانب گیارہ گیارہ عضلے ہوے اور ہر عضلہ واقع مین چار عضلے ہین ان سب کی تفصیل کیواسطے دفتر چاہئے پس غور وفکر کا مقام ہے جسکو ذرا بھی عقل سلیم ہے وہ صانع حقیقی کا کیونکر انکار کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۸۵) بازو کے عضلات چند اقسام ہین ایک قسم جسکے تین عضلے ہین صدر سی بازو کی طرف آئے ہین اور اسکو اسفل کیجانب جذب کرتے ہین اور صدر سی قریب کرتی ہین اور دو عضلے ہین جو بازو کو پچہلی طرف جذب کرتی ہین اور پانچ عضلے ہین جو بازو کو اوپر کیطرف مع میلان انسی یا وحشی کیجانب اٹھاتے ہین پھر ہر ایک کا منشا جدا دوسرے سے کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ فعل بجز صانع حکیم علیم کے دوسرے کا نہین کیونکہ اوس سی بہتر مقام اور موضع جو عطا ہوا ہے کسی عاقل کی عقل نہین بتا سکتی۔

دلیل (۲۸۶) ساعد کیواسطے بسط کرنیوالے عضلات دو ہین کیونکہ ایک فرد تو انسی جانب کیطرف اور دوسرا فرد دو وحشی جانب کیطرف ساعد کو بسط کرتا ہے اور قبض کرنیوالے عضلات بھی دو ہین جو اسیطرح داخل اور خارج کیطرف قبض ساعد کرتے ہین۔ علی ہذا قلب کرنیوالے اور اوندھا کرنیوالے بھی دو دو عضلے ہین۔

دلیل (۲۸۷) رسغ یعنے پہونچے کی حرکت بھی بذریعہ عضلات باسطہ وقابضہ وباطحہ وکابتہ ہے جنمین تین عضلے باسطہ ہین اور تین قابضہ ہین جو فعل کب وبطح بھی کرتے ہین اور انگلیونکی عضلات بعض ہتھیلی مین اور بعض ساعد مین رکھے ہوے ہین جنکے اوتار طویل ہین پانچ عضلات واسطے بسط کرنے پانچ انگلیونکی ہین اور اسفل کیطرف مائل کرنیوالے عضلات ابہام اور خنصر مین دو دو اور باقی انگلیونمین ایک ایک ہی اور قبض کرنیوالے ہر انگلی کے چار چار عضلات ہین اور فوق کیطرف مائل کرنیوالے پانچ ہین پانچ عضلات ہین ہر ایک کا منشا اور فعل جدا جدا یا بطور معاونت کے ہی غرض جو انداز رکہا ہی وہ بجز حق تعالی کے

مثل گھنڈیون کے پیدا کئے گئے اور غضروف طبی مین دو گڑھے بنائے گئے جنکے اندر وہ زائدے داخل رہتے ہین پہراون کو رباط سے مضبوط کر دیا گیا تاکہ باہر نہ نکلین اور جو ایک زائدہ اور ایک گڑہا ہو تو ایک نہ ایک جانب بند ہوتے وقت کھل جاتی اور اوٹھ جاتی جبکہ اندر سے ہوا کا زور ہوتا اور طبی مین مغاک بنائے گئے اور لا اسم لہ مین زوائد کئے گئے اور اوسکے برعکس نہین کیا گیا تاکہ زوائد وقت بند ہونیکے نقرون مین خوب داخل رہین اور انطباق قوی ہو اور جو لا اسم لہ مین نقرے بنائے جاتی تو وقت ڈھکنے کے زوائد طبی کے نقرون مین پورے پورے داخل نہ ہوتے اور ایک غضروف دوسرے سے کما ینبغی متصل نہ ہوتا اور انطباق مین ضعف واقع ہوتا پس حنجرہ کا موںھ درقی اور لا اسم لہ کے باہم ملنے اور تباعد سے تنگ ہوتا ہے اور کہلتا ہے اور طبی کے درقی پر گرنے یا جدا ہونیسے وہ موںھ بالکل بند ہوجاتا ہے یا کھل جاتا ہے فتبارك الله احسن الخالقين۔ تمام وجوہ مین نہایت اختصار کیا جاتا ہے ورنہ کتاب بڑی ضخیم اور غوامض کیوجہ سے نہایت مشکل ہوجاتی۔

دلیل (۲۸۲) ایک ہڈی آگے حنجرہ کے رکھی ہوی ہے جسکو عظم لامی کہتے ہین وہ اسلئے پیدا کی گئی ہے کہ حنجرہ کے عضلات اوس پر بھروسہ کرین کیونکہ عضلات کیواسطے وقت تحریک کے وہ عضو ضرور ہے جس سے الیاف نکلکر عضلات داخل ہوی ہون اور گردن اور حنجرہ کی ہڈیین بعید تھین دوسرے اونکی وضع بھی عضلات کے مناسب نہ تھی اسلئے جدا ہڈی بنا کر اوس سے ریشے نکالے گئے تاکہ عضلات بذریعہ اون ریشون کے اس ہڈی قریب سے وقت تحریک حنجرہ و زبان کے ٹیکہ لے سکین پھر چونکہ حنجرہ کی حرکات کے واسطے عضلات کا ہونا ضرور ہے لہذا واسطے کھولنے اور بند کرنیکے جدا جدا عضلات بڑی حکمت سے لگائے گئے ہین کہ ما فوق آن متصور نیست. علی ہذا قصبہ ریہ و مری پر بھی عضلات لگائے گئے ہین تاکہ قصبہ ریہ کو تنگ کرسکین اور مجرائے طعام مین طعام کو جذب کرنے مین اعانت کرین۔ پس اسقدر میناکاری بجز جناب باری عز اسمہ کے کون کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۸۳) زبان مین نو عضلے ہین دو عضلے دونون کنارون پر ہین تاکہ زبان کو عرض مین حرکت دین اور دو عضلے وسط زبان مین ہین جب وہ سمٹتے ہین تو زبان بھی سمٹ جاتی ہے اور جب وہ دراز ہوتے ہین تو زبان بھی لمبی ہوجاتی ہے اور دو عضلے اول و دوم قسم کے عضلونکے وسط مین ہین وہ زبان کو ٹیڑھی حرکت دیتے ہین اور دو عضلے ان عضلات مذکورہ کے نیچے ہین وہ زبان کو اوپر کیطرف قلب کرتے ہین اور ایک عضلہ عظم لامی سے متصل ہے کہ زبان کو طرف عظم لامی کے اور عظم لامی کو طرف زبان کے لاتا ہے اور بعض کے نزدیک عضلہ طولی ہی اس کام کو کرتا ہے وہ اس عضلہ کے قائل نہین اونکے نزدیک زبان کے صرف آٹھ عضلے ہین۔ علی ہذا گردن پر چار عضلے رکھے ہوے ہین جنکی وجہ سے گردن خاص کی حرکت بجانب یمین و یسار و ورا ہی ہے اور جب چارون عضلے متشنج ہون تو گردن سیدھی کھڑی رہتی ہے۔ ذرا غور کا مقام ہے کہ یہ حکمت کس کا کام ہے۔

دلیل (۲۸۴) سینہ کی انبساطی و انقباضی حرکت کیواسطے عضلات کثیرہ پیدا کئے گئے ہین بعض صرف بسط کیلئے اور بعض صرف قبض کیلئے بعض قبض و بسط دونون کیواسطے ہین عضلات باسطہ نو ہین جنمین حجاب بھی داخل ہے سوائے حجاب کے جملہ

وسیع ہو جاتا ہی اور منفذ مستقیم ہو کر خروج منی سہل ہو تا ہی اور دو عضلے جنکا منشا عظم عانہ ہی اصل قضیب سی ورا بی شکل پر متصل ہین جب وہ تمدد کرتے ہین تو آلۃ التناسل سیدہا ہو جاتا ہی اور مقعد کے موںہہ پر ایک عضلہ ہی جو لحم مقعد سی ایسا مخلوط ہی کہ تمیز دشوار ہی مثل عضلات لب کر اوسکی قبض کرنیسے براز خارج ہوتا ہی اور ایک عضلہ مستدیر اوس سی اندر جانب مین ہی جسکے دو طرفین اصل قضیب سی متصل ہین وہ اس غرض سی لگایا ہے کہ وقت قائم ہونے آلۃ التناسل کے مقعد کے موںہہ کو تنگ کر دیتی تاکہ وقت جماع کی براز خارج نہ ہو کیونکہ جماعی حرکت سی قوی سترخی اور ضعیف ہو کر ہین خروج براز بلا ارادہ نہ ہو اسیلئے جب یہ عضلہ مسترخی ہو جاتا ہی تو مرض عذیوط عارض ہوتا ہی خصوصاً ایسی شخص کو جسکی حرص جماعی قوی ہو اور ایک زوج عضلہ کا اون دونون عضلون سی اوپر ورب لگا ہوا ہی اس غرض سی کہ مقعد کو بجانب بالا اوٹہائے رہی اور ڈھیلا نہ ہونے دی۔ اسیلئے جب وہ مسترخی ہوتی ہین تو خروج مقعد کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہی اور دو عضلے اسوجہ سی کہ اوٹہانا عضو کا دشوار ہی۔ اوٹہانیوالے آلہین قوت درکار ہی اور دوسرا فائدہ یہ بھی ہی کہ اگر ایک مین آفت آوے تو دوسرا کچہہ کام دیسکے ہر چند ہر ہر عضلہ اثبات صانع کیلئے کافی دلیل ہی۔ مگر واسطے اختصار کی ایک ایک دلیل مین چند چند عضلات مذکور ہین۔ والعاقل تکفیہ الاشارہ والکنایۃ

دلیل (۲۹۲) چونکہ ران کا بسط و قبض دوسری حرکات سی اشرف ہی اور بسط کی حرکت قبض کی حرکت سی اشرف ہی کیونکہ قبض میں صرف پنڈلی اور قدم اوٹہانا پڑتا ہی اور قیام اور اعضا آلیہ کا اوٹہانا بوجہ بسط کی ہی لہذا عضلات بسط عضلات قبض سی قوی تر بنا ہوگی اور عضلات قبض دوسرے عضلات سی اقوی کیونکہ یہ عضلات مبعدہ کا درجہ ہی کیونکہ عضو کا بعید کرنا زیادہ دشوار ہی اسلئے کہ اوسمین طبیعت کی مخالفت زیادہ ہی پہر قریب کرنیوالے عضلات ہین اسلئے کہ اوسمین پنڈلی اوٹہانیکی حاجت پڑتی ہے برخلاف دیرہ عضلات کے کہ وہ چندان قوی نہین اسلئے کہ اونمین زیادہ حرکت کی حاجت نہین اور عضلات باسطہ پانچ ہین اور عضلات قابضہ چار اور عضلات مقربہ بعض اونکی باسطہ و قابضہ مین داخل ہین اور ایک عضلہ خاص ہی اور عضلات مبعدہ دو ہین اور مدیرہ یعنی ران گہمانیوالی بہی دو عضلے ہین اسیطرح پنڈلی کیواسطے حرکت دینیوالی پانچ عضلات باسطہ و پانچ قابضہ اور اونکی افعال اور منشا کتب مطولہ مین دیکہنی سے معلوم ہوگا کہ کسقدر صانع حقیقی کی حکمت عجیبہ و غریبہ ہے۔

دلیل (۲۹۳) قدم کے اوٹہانیوالی دو عضلے ہین اور قدم کو جہکانیوالے پانچ ہین کیونکہ پست کرنے مین تمام بدن اوٹہانا پڑتا ہی [illegible] شدیدہ کا محتاج ہی اور ایک عضلہ کا اونمین سی دو تر باطن قدم مین چہپا ہوا ہی تاکہ اوسکو حس کا فائدہ دی اور بالونکی نکلنے سی مانع ہو [illegible] اسیوجہ سے بال نہین نکلتی کہ عضلہ اوسکا مانع ہوتا ہی اور قدم کی انگلیونکی قوابض عضلات زیادہ رکہی گئی ہین کیونکہ نافع حرکت قدم مین قبض [illegible] جملہ عضلات بدن کی پانسو انتیس ہین گویا اتنی باگین ہین جو ہر قسم کی حرکت دینیکو تیار ہین صرف ارادہ آدمی کا کافی ہی جس باگ کو چاہی حرکت اوسکی سبب سے وہ عضو متحرک ہوگا گو انسان کو معلوم نہین کہ وہ کس عضلہ کو فلان حرکت کیواسطی ہلا دی لیکن مبدأ فیاض نے اپنی رحمت کاملہ سے [illegible] کو انسان کی ارادہ مین مسخر کر دیا ہی۔ ارادہ ہوتے ہی وہ عضو جیسی حرکت چاہو ویسی کرتا ہی۔ حالانکہ انسان عضلات کی تفصیل اور افعال [illegible] ہی پس آپ ہی انصاف کیجئے کہ ان اشیا کو کون پیدا کیا اور کرتا ہی۔ ذلکم اللہ ربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم

دلیل (۲۹۴) پٹھے جو دماغ و نخاع سی واسطی حس و حرکت اعضا کی نکلے ہین وہ عضلات کی اشرف اجزا ہین [illegible] ذکر وہ فائدی ہین ایک

کسی دوسرے سے ممکن نہین۔

دلیل (۲۸۸) کمر پر دونون جانب فقار کی ایک ایک طولیہ عضلہ جسکا لیف تیئیس فقرونسے دونون طرف ہی کہ ہر فقرہ سے ایک لیف نکلکر عضلہ واحد بنگیا ہے رکہا ہوا ہے اوس سے کمر کا اگلی پچھلی طرف حرکت کرنا بڑی دلیل صانع رحیم وکریم کی حکمت بالغہ پر ہے وفی انفسکم افلا تبصرون۔

دلیل (۲۸۹) پیٹ پر آٹھ عضلات ہین جنکا فائدہ یہ ہی کہ بول وبراز وجنین واساک نفس وقے مین اعانت کرتے ہین کیونکہ بول گو رقیق سہل الاندفاع ہے مگر چونکہ گردن مثانہ بجانب بالا ہی اسلیئے اوسکا نکلنا دشوار ہی جب تک کہ عضلات بطن اعانت نکرین اور اوپر کیجانب گردن کو اسلیئے رکہا گیا ہے تاکہ بول وقت ارادۂ دفع تک رکا رہی اور براز مین اعانت اسلیئے ہے کہ آنتین بہت پیچدار ہین قوت قویہ دبانیوالے کے محتاج ہین تاکہ اونکا فضلہ سہل ہو خصوصاً جبکہ بذریعہ ماساریقا کے رطوبات اوسکے جذب ہوکر خشک براز ہوگیا ہو اور جنین مین اسلیئے کہ وہ اپنے نکلنے مین تمدید قوی کا محتاج ہی تاکہ مخرج وسیع ہو۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہی کہ حجاب حاجز کیلیئے یہ عضلات وقت انقباض کی اعانت کرتی ہین کیونکہ عضلات انقباض عضلات انبساط سے کم ہین اور تیسرا فائدہ یہ ہی کہ یہ عضلات معدہ اور امعاء کو گرم رہکتے ہین اور ہضم پر اعانت کرتے ہین اور حر وبرد خارجی کو مانع ہین اور احشاء کے محافظ ہین پہر ان سی صورت بدن بھی خوب مناسب ہی اگر یہ عضلات نہوتے تو سینہ اور بطن مین مناسبت نہوتی جس سے شکل بری معلوم ہوتی مثل ہزال والون کی انمین سی ایک جوڑا عضلہ کا پیٹ پر طول مین اور ایک جوڑا عرض مین رکھا ہوا ہے جس سی شکل صلیبی پیدا ہوی ہی اور ایک بجانب یمین اور ایک بجانب یسار ترچھا ہے بشکل صلیبی رکھا ہوا ہی اور طولانی زوج عرضی زوج کے اوپر اور ورابی دونون زوج طولانی زوج پر واقع ہین کیونکہ ایسی وضع ہر طرف سی جذب کرنیکے لیئے نہایت مناسب اور مضبوط ہوتی ہے۔

دلیل (۲۹۰) مردون کے خصیون مین چار عضلات اور عورتون مین دو عضلات ہوتی ہین اونکی چند فوائد مین ایک یہ ہے کہ بردو حر خارجی سے اونکو محفوظ رکھے دوسرے یہ کہ اونکو استرخی زیادہ عادت سی نہ ہونے دے اور نیز بوجہ تحمی ہونیکی خروج منی پر اعانت کرین اور عورتون مین دو عضلے اسلیئے رکھے گئے کہ اونکی خصیے اندر کی جانب ہوتی ہین باہر لٹکے ہوی نہین ہین جیسا کہ مردون کے ہین تاکہ زیادہ عضلات کی حاجت پڑے اور مثانہ پر ایک عضلہ ہی جو اوسکی موںھ کو احاطہ کیے ہوئے ہے اوسکا فائدہ یہ ہے کہ وہ بول کو وقت ارادہ تک روک رکھے کیونکہ اگر مثل سیل اور پسینہ کی ہر وقت بول خارج ہوتا تو کراہیت اور نفرت پیدا ہوتی اسلیئے حکمت الہیہ کا اقتضا ہوا کہ اول گردون مین دموی مائیت ٹپکے بعد ازان مثانہ پر جبکہ گردے اوسکا خون اپنی غذا کیواسطے لے لین وہ مائیت صرف گر کر جمع رہے پس عضلہ اوسکا مسترخی ہو اور عضلات بطن بھی اوسکی اعانت کرین تو مجرے کشادہ ہوکر بول نکل جاوے۔ بس ہر ایک حرکت کیواسطے جداری ہو عضلات کا وسیلہ حکمت آلہی نہین تو پھر کیا ہی۔

دلیل (۲۹۱) قضیب کے حرکت دینے والے دو عضلے دونون جانب طول مین رکھے ہوے ہین جب وہ تشنج کرتے ہین تو مجرے

دو شبح ایک شی کی جاوین تو دو شے معلوم ہونگی اسی لئے مجمع النور وسط مین رکہنے کی آنکہون مین ضرورت ہوی اور سمع اور لمس مین حاجت نہین
چونکہ آنکھ کا ذکر آگیا ہی لہذا اوسکی تشریح بھی سماعت فرمائیے وہ یہ کہ عصبہ مجوفہ دو جہلیونسی لپٹا ہوا آنکہہ مین داخل ہوتا ہی تینون
اجزا اوس کے کہلکر بعض بعض کو محیط ہوا ہی پس موٹی جہلی جو اوسپر لپٹی ہوی ہی منبسط ہوکر اوس سی طبقہ صلبیہ بنا ہی جو آنکھ کی ہڈی سے
متصل ہی اور پتلی جہلی جو اوس پر لپٹی ہوی ہی منبسط ہوکر اوس سی طبقہ مشیمیہ بنا ہی اور نفس عصبہ مجوفہ کی انبساط سی طبقہ شبکیہ بنا ہی جس سی رطوبت زجاجیہ
متصل ہی اور اس رطوبت کی متصل بلا فاصلہ رطوبت جلیدیہ ہی جو اشرف اجزا چشم ہی اور رطوبت زجاجیہ سی غذا لیتی ہی پہر طبقہ شبکیہ کی اطراف مڑکر درمیان جلیدیہ اور رطوبت
بیضیہ کی جو جلیدیہ کی غذا کا فضلہ ہی مثل نسیج عنکبوت رطوبت جلیدیہ پر محیط ہین تا کہ فضلہ اور غذاء اصلی مین فاصلہ کرین اور طبقہ مشیمیہ
کے اطراف سی ایک طبقہ بنا ہی جسکے اطراف پتلے اور وسط موٹا ہی جسکو طبقہ عنبیہ کہتے ہین اور طبقہ صلبیہ کی اطراف سی طبقہ قرنیہ شفاف بنایا گیا
ہی جو طبقہ عنبیہ کے رنگ کو ظاہر کرتا ہی پہر سر کے اوپر کی جہلی سی جسکو سمحاق کہتے ہین بعد اجتماع منی کی طبقہ ملتحمہ بنا ہی جو سفید نظر آتا ہی اور
ملاقی ہوا ہی اسی ترتیب بیان کی مطابق سات طبقے اور تین رطوبت ہر آنکھہ مین ہین اب غور کا مقام ہی کہ صانع حقیقی نے کیا کیا حکمت
سی اعضاء انسانی بنائی ہین۔

دلیل (۲۹۶) دوسرا جوڑ دماغ کی اوسی سوراخ سی نکلا ہی جسمین سی عصبہ مجوفہ آنکہہ مین پہونچا ہی اور ہر فرد اوسکی عضلات چشم مین منقسم
ہوی ہی اور تیسرا جوڑ دماغی نکلکر چوتھی جوڑ سی ذرا ملکر اور جدا ہوکر ہر فرد اوسکی چار شاخ ہوگئی ہی ایک شعبہ اوسکا اترکر حجاب اور معدہ اور امعا
مین پھیل گیا ہی اور دوسرا شعبہ نکلکر زوج خامس کی پیچھے سی ملکر طرف رخسارہ اور عضلہ عریضہ کی اکثر ان دونون کا آیا ہی اور باقی عضل
صدغین کی طرف آیا ہی اور تیسرا شعبہ نکلکر تین قسم ہوگیا ہی ایک قسم اوسکی ماق اصغر کی طرف مائل ہوکر عضلات صدغین و ماضغین و حاجبین
و جبہہ و جفن مین آئی ہی اور متفرق ہوی ہی اور دوسری قسم باطن انف مین جاکر اندرونی طبقہ انف مین متفرق ہوی ہی اور تیسری قسم شعبہ ثالث
کی دو فرع ہوی ہی ایک فرع تو اندر دہان کی جاکر دانت اور مسوڑون مین گئی ہی اور دوسری فرع رخسارہ اور کنارہ بینی اور لب بالا مین پھیلی
ہی اور چوتھا شعبہ زوج ثالث کا سوراخ فک اعلی سی نکلکر زبان پر پھیل گیا ہی تا کہ اوسکو حس ذوق دی اور بقیہ اوسکا مسوڑہی اور لب زیرین
مین متفرق ہوا ہی اور زوج رابع نکلکر تالو مین پھیل گیا ہی اور زوج خامس کی ہر فرد مضاعف ہی پس ایک فرد اوسکی کان کی اندرونی جہلی
مین پھیلی ہی جس سی حس سماعت ہی اور دوسری فرد یعنی ہر فرد کا دوسرا حصہ جو اول سی اصغر ہی کان کی سوراخ پیچدار سی نکلکر زوج ثالث کی
عصبہ سی دو قسم ہوگیا ہی پس اکثر اونکا اطراف رخسارہ و عضلہ عریضہ مین جو وہان ہی گیا ہی اور باقی اون دونون قسم کا عضلات صدغین مین آیا ہے
اب کچہ اور حکمت بھی سماعت فرمائیے کہ تیسرے جوڑ کا چوتھا شعبہ زبان مین اور زوج خامس کو کان مین کیون بھیجا گیا اسلئے کہ
کان تو کہلے رہنے کا محتاج ہی تا کہ بذریعہ ہوا کی صوت وصول ہو اور آلہ ذوق کا بند رہنا واجب ہی کیونکہ ذوق اوسوقت حاصل ہوتا ہے
جبکہ مطعوم کے اجزا اور رطوبت لعابیہ دہان سی ملکر زبان مین سرایت کرین لہذا زبان مونہہ کی اندر ہوگی پس آلہ سماعت کا سخت ہونا چاہیے
اسلئے اوسکا خروج موخر دماغ سے کیا گیا ہی جو اصلب ہی اور آنکھونکی عضلات مین ایک عصبہ اور صدغین کی عضلات مین دو عصبہ کیون

بالذات یعنی اونکی خلقت سی اولاً یہی غرض ہی اور دوسرا فائدہ بالعرض ہی یعنی خلقت سی اونکی دوسرا فائدہ بھی ہو جاوے لا مقصود نہین بلکہ ثانیاً ہی
پس بالذات فائدہ تو یہ ہی کہ اونکی واسطہ سی دماغ یا نخاع تمام اعضا کو حس وحرکت دی اور بالعرض فائدہ یہ ہی کہ گوشت کو مضبوط اور بدن کو
قوی کرین اور جن اعضا مین حس نہین مثل جگر و تلی و پھیپھسی کے جب اونمین ورم یا ریاح پیدا ہو کر تمدد کرین تو جھلی کی ذریعہ سی جو اون پر لپٹی
ہوئی ہی ادراک آفات ہو جاوے پھر ایک عنایت خاص باریتعالی کی اون اعصاب سی متعلق ہی جو احشا کیطرف نازل ہوئی ہین وہ یہ کہ اون پر
ایک جرم جھلی دار لپیٹا گیا ہی جس سی زیادہ مضبوط ہو گئی ہین اور یہ تین مقام پر ہین ایک حنجرہ دوسرے اصول اضلاع تیسرے ہبکہ مقام صدر سی
اونسے تجاوز کیا ہی اور دماغی عصاب اسلئی تجویز کئی گئی کہ احشا کو احساس کی زیادہ حاجت ہی تاکہ منافی اور مناسب جو اون پر وارد ہوتی ہین حاصل ہو
اور چونکہ دماغی اعصاب بہ نسبت نخاعی اعصاب کی زیادہ نرم ہین لہذا دور لیجانیکے واسطی استحکام ضرور ہی اور اعصاب دو قسم کی ہین ایک افادہ حس کرتے
ہین دوسرے افادہ حرکت کرتی ہین پس جو کہ واسطے افادہ حس کی ہین اور ملاقات سی حس پیدا ہوتی ہی اونکو بخط مستقیم عضو مقصود تک پہونچایا
گیا ہی اور اعصاب حرکت کو پیچدار کرکے عضو مقصود تک بھیجا گیا ہی تاکہ دوری مین صلابت قبول کر لین پھر ہر ایک قسم کی اعانت اونکی منبت نے
بھی کی ہی کیونکہ اکثر اعصاب حس مقدم دماغ سے جو زیادہ نرم ہی نکلے ہین اور اکثر اعصاب حرکت موخر دماغ سی جو ذرا سخت ہی برآمد ہوئی ہین پس
یہ حکمت اور یہ رحم اور یہ رافت بجز علیم حکیم قادر مختار رحیم رؤف کریم کے کون کر سکتا ہے ۔

دلیل (۲۹۵) دماغ سی سات جوڑ پٹھون کی دونون طرف نکلی پہلا جوڑ دماغ کے دو بطن مقدم سی قریب زائدتین کے کہ جو قوت شامہ کے
واسطے آلے ہین نکلا ہی سیدھا بائین جانب اور بایان سیدھی طرف مائل ہو کر دونون عصب ملگئی ہین اونکی ملتقی کو مجمع النور کہتے ہین پھر سیدھا
سیدھے طرف اور بایان بائین جانب مائل ہو کر دونون آنکھ مین رطوبت جلیدیہ تک پہونچا ہی جو اشرف اجزاء چشم ہے اور بجز اس جوڑ
کے کوئی عصب مجوف نہین بنایا گیا تاکہ روح باصرہ اوسمین نفوذ کر سکے اور شبح بحالہ اوسمین باقی رہی اور دو آنکھین اسلئے بنائی گئین کہ اگر
ایک مین آفت عارض ہو تو دوسری اوسکی قائم مقام ہو جاوی اور دونون مین کچھ بعد رکھا گیا اسلئے کہ اگر ایک مقام مین ملی ہوئی ہون
ایک سی دوسری مین آفت اغلب سرایت کر جاے اور ان دونون پٹھون کو وسط مین ملا کر ایک جگہ مشترک بنائی گئی کیونکہ داخل دماغ مین ایک
مقام مشترک ممکن نہین اسلئے کہ قوی داخل دماغ کے اوس شی کا ادراک کرتی ہین جسکو حواس ظاہرہ نی ادراک کیا ہو اور جسکو حواس ظاہری ادراک
نہین کرتے اوسکا ادراک قوی داخلی سی ممکن نہین لہذا ضرور ہی کہ وہ دونون پٹھے دونون آنکھونکی طرف سیدھے نہ جاوین بلکہ بطور وراب سے
جاکر وسط مسافت مین ملجاوین اور دونون سوراخ ایک ہوجاوین اور اوس مقام مشترک مین قوت باصرہ ہو تاکہ دونون شبح ایک نظر آوین
اور روح سائلہ جبکہ ایک حدقہ سی بند ہو جاوی تو دوسرے حدقہ مین آجاوی اور اوسکا ابصار زیادہ ہو جاوی اسلئے جب ایک آنکھ بند کیجاتی ہی تو دوسری کا
ابصار قوی ہو جاتا ہی اور باہم درمیان مین ملنے سی ایک کو دوسری سی قوت اور استحکام بھی حاصل ہوتا ہی اور دونون کانون مین مقام مشترک اس وجہ سے
نہین رکھا کہ صوت کا ادراک بترتیب اجزا ہی ایک دفعہ جملہ صوت نہین سنی جاتی مثلاً زید مین زا اور یا اور دال یکے بعد دیگرے مسموع
ہوتی ہین لہذا سماعت مین اشتباہ نہین فوراً معلوم ہو جاتا ہی کہ ایک صوت ہی یا دو ہین برخلاف بصارت کی کہ اس مین اگر دونون آنکھ سے

دلیل (۲۹۸) اعصاب نخاعی مین آٹھہ فقرات گردن سے برآمد ہوے ہین اول جوڑ فقرۂ اولی کے دونون سوراخ خاص سے
نکلکر عضلات سر مین متفرق ہوا ہے اور دوسرا جوڑا اوس سوراخ سے نکلا ہی جو درمیان فقرہ اولی وثانیہ کی مشترک ہی اور اکثر اوسکا سر کو حس
دیتا ہے اور باقی اوسکا عضلات خلف عنق وعضلہ عریضہ کے طرف آیا ہی اور تیسرا جوڑا اوس سوراخ سے نکلا ہے جو فقرۂ ثانیہ وثالثہ
مین مشترک ہی۔ اور ہر فرد اوسکی دو فرع ہوی ہی ایک فرع اون عضلات مین آئی ہی جو نزدیک فقرۂ ثانیہ وثالثہ کے ہین خصوصاً وہ عضلات
جو سر وگردن کو پچھلی طرف مائل کرتے ہین پھر سناسن فقارسی لپٹا ہی اور باریک ریشہ مثل جھلی کے اوس سے ملے ہین اور دونون طرف
کانون کی جڑ سے ہین اور غیر انسان مین خود کانون مین آگے ہین تاکہ اونکو حرکت دین اور غیر انسان سی وہ حیوانات مراد ہین جنکے کان باہر
ہوتے ہین اور وجہ اس تخصیص کی یہ ہی کہ انسان کو آواز کی طرف سر پھیرنا دشوار نہین تاکہ کان کو جس جہت کیطرف چاہے مقابل کرے
پس اوسطرف کی آواز کو سننے پر قادر ہو۔ برخلاف دوسرے حیوانات کی مثلاً گھوڑا اپنے سر کو اسطرح نہین کرسکتا کہ اوسکا ایک کان
پچھلی جانب اور ایک کان اگلی جانب ہوجاوے پس اگر ہر طرف کانون کو ایسا جانور حرکت نہ دیسکتا تو اکثر اصوات کے سننے سے محروم
رہتا اسلئے ایسے جانور وکے کان لمبے لمبے بنائے گئے ہین اور دوسری فرع خسارہ کی عضلہ عریضہ مین آئی ہی۔ اور چوتھا جوڑا اسیطرح اوس
سوراخ سے نکلا ہے جو فقرہ ثالثہ ورابعہ مین مشترک ہی اور مثل ثالث کی دو فرع ہوا ہی ایک فرع مقدم کی صغیر ہی اسلئے خامس سے مختلط ہوئی
اور دوسری فرع جو بڑی ہی بجانب خلف مائل ہوی ہے اور اندر عضلات خلف کی ہوکر سناسن تک پہونچا ہی۔ اور اپنے شعبے اون عضلات
کیطرف چھوڑی ہی جو درمیان گردن اور سر کے مشترک ہین پھر باقی مڑکر اگلی طرف عضلات رخسارہ وعضلات گوش بہا کہ مین آئی ہے
اور پانچوان جوڑ بھی دو فرع ہوگیا ہی اگلی فرع جو صغیر ہے عضلات رخسارہ منکسہ راس ودیگر عضلات مشترکہ راس ورقبہ مین آئی ہے
او پچھلی فرع جو کبیر ہے دو شعبے ہوی ہی ایک شعبہ اوسکا اعلی کتف پر آیا ہی جسکو شعبہ زوج سادس وسابع مختلط ہوا ہے وہ عضلات مقام
مین متفرق ہوا ہے اسیطرح زوج چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان سوراخون مشترک سے نکلا ہے۔ اور آٹھوان زوج اوس سوراخ سے نکلا
جو درمیان آخری فقار گردن واول فقار پشت کی مشترک ہی اور ان تینون جوڑون کی شعبے باہم خوب مختلط ہوے ہین لیکن اکثر سادس کا
سطح عریض کتف پر اور بعض اوسکا حجاب کیطرف آیا ہی مگر یہ چوتھی زوج کے بعض کے جو اسطرف آیا ہی اکثر ہے اور پانچوین زوج کی بعض سے
جو ادہر آیا ہی اقل ہی اور ساتوان جوڑا اوسکی اکثر شعبے بازو کیطرف اور باقی اوسکا عضلات راس وعنق پر ہوتا ہوا پانچوین جوڑ کے شعبہ کا مصاحب
ہوکر مہلب تک اور حجاب حاجز تک آیا ہی مگر آٹھوان جوڑ بعد اختلاط کے شعبون سادس وسابع کی سے اکثر اوسکا ساعد تک پہونچا ہی اور حجاب
حاجز تک کوئی شعبہ اوسکا نہین آیا۔ اب باقی رہا یہ امر کہ اعصاب نخاعیہ جو گردن کی اعصاب سے نیچے ہین اونکو بہ نسبت انکی حجاب سے زیادہ قرب
پھر حجاب مین گردن کی اعصاب اونسے نیچے کے کیون نہ آے اسکی وجہ یہ ہی کہ حجاب پر جو اعصاب وارد ہون وہ اوپر سے آوین تو بہتر ہے
کیونکہ انقباض مین حجاب مین اور تحریک خوب انسے اچھی ہوگی خصوصاً جبکہ اوس جھلی سے ہوکر آدین جو قاسم صدر ہی تاکہ استحکام اونکا بھی رہے
عمدہ طور پر ہو اور اعصاب نخاعی بدون انکسار اور زاویہ کی نہین آسکتے تھے جو انقباض اور تحریک مین خلل انداز ہوتا اسلئے اعصاب گردن

بھیجے گئی اسلیے کہ آنکھہ کا سوراخ زیادہ وسعت کا محتاج ہی تاکہ عصبہ مجوفہ جو اغلظ ہی اوسمین نفوذ کر سکے اور چونکہ ہڈی آنکھہ کی پتلے جرم کی ہے لہذا اوسمین زیادہ سوراخ کا تحمل نہ تھا برخلاف عضلات صدغین کی کہ وہ زیادہ مضبوطی کی محتاج ہین زیادہ غلظ کی محتاج نہین بلکہ غلظ اونکے افعال کی منافی ہی اور نیز انکی عظم حجری بوجہ سخت ہونے کی ثقوب کثیرہ کی متحمل ہی پس ان حکمتون اور صنعتون پر غور فرماکر بتلائے کہ فعل اور یہ صنعت کسکی ہے وھو الواحد القھار لا الہ الا ھو۔

دلیل (۲۹۷) چھٹا جوڑا اعصاب دماغی کا پانچوین جوڑ سی اول خوب متصل ہوکر پھر جدا ہوا ہی اور انتہائے درز لامی کی سوراخ سی نکلا ہے لیکن قبل نکلنے کی تین اجزا ہو گیا ہی کہ وہ سب اجزا اوس سوراخ سی نکلے ہین پس ایک قسم بعد خروج کے عضلات حلق و اصل زبان مین آئی ہے تاکہ تحریک زبان مین ساتوین جوڑ کی اعانت کرے اور دوسری قسم عضلات کتف کیطرف نازل ہوی ہی اور اکثر اوسکا عریضہ مین جو کتف پر ہے آیا ہی اور یہ قسم اول قسم سے بڑی اور تیسری قسم سے چھوٹی ہی اور تیسری قسم احشا کیطرف نازل ہوی ہی اور راستہ مین عرق سباتی سے ملگئی ہی جب حنجرہ کے مقابل ہوی ہی تو اوسکے شعبے اون عضلات حنجرہ مین آے ہین جنکے سر اوپر کی طرف ہین اور وہ حنجرہ اور اوسکے غضاریف کو اوپر کی طرف اٹھاتے ہین پھر جب حنجرہ سی نیچے ہوی تو اوسکے شعبے اون عضلات مین آے ہین جنکے سر نیچے کیطرف ہین اور وہ حنجرہ کے سرپوش کو اسفل کی طرف جذب کرتے ہین تاکہ موکھہ حنجرہ کا بند ہو جاوے اور چونکہ یہ شعبے نیچے ہوکر اوپر چڑھے ہین اسلیے انکو عصب راجع کہتے ہین اور یہ شعبے اعصاب دماغ کی اسلیے حنجرہ کے اطباق کرنے کو چڑھائے گئے کہ اعصاب نخاعی اگر صعود کی جاتی تو غیر مستقیم صعود کی تھی لہذا غضروف کبھی کو اسفل کیطرف بطور مستحکم جذب نکرتے اور چھٹا جوڑا اسلیے تجویز کیا گیا کہ جو اعصاب دماغی قبل سادس کی ہین وہ عضلات وجہ و راس ہی مین منقسم ہوے ہین اور ساتوان جوڑا اگر نزول کر کے صعود کیا جاتا تو مثل چھٹے جوڑ کے سیدھا نزول نہ کرتا بلکہ لامحالہ اوسکو ترتیب اور کبھی حاصل ہوتی حالانکہ کبھی غضروف اپنی جذب مین استقامت کا محتاج ہی اور چونکہ چڑھانے مین نازل شئے کی استناد ضرور ہی لہذا شریان عظیم سے ان شعبو نکی بندش کر دی گئی تاکہ وقت حرکت کی اوسپر بہروسا اور اعتماد کرے اور بائین طرف کا شعبہ جس نے اس شریان پر اعتماد کیا ہے مستقیم اور غلیظ ہوکر اوسپر لپٹا ہے اوسکو دوسری وثاقت کی حاجت نہین البتہ جانب یمین کا شعبہ جو اس شریان کو لپٹا ہی بوجہ خروج شعبہ دیگر اوس سی دہ دقیق ہو گیا ہے اور مستقیم بھی نہین رہا اسلیے اوسکو رباطات سی مضبوط کر دیا گیا ہے تاکہ تلافی مافات متصور ہو پھر باقی اس عصب راجع کا نشا ضدار ہوکر اغشیہ حجاب و صدر و عضلات ہر دو قلب و ریہ و اوردہ اور شرائین و ہانکی مین متفرق ہوا ہے اور باقی حجاب و معدہ مین نفوذ کیے گئے زوج سادس کے پیچھے سی ملکر دونون اغشیہ احشا اور عظم خاصرہ مین منتھی ہوے ہین اور ساتوان جوڑ اعصاب دماغی سی اکثر اوسکا عضلہ محرکہ لسان و عضلہ مشترکہ درمیان غضروف درقی و عظم لامی کے مین آیا ہی اور باقی کبھی دوسرے عضلات مین آتا ہی اور کبھی نہین آتا سب او سیطرف چلا جاتا ہے اور چونکہ زبان عصب محرک کیطرف محتاج تھی اور قبل زوج سابع جملہ ازواج دوسرے عضا مین بھیجے گئے اسلیے حرکت زبان کے واسطے ساتوان جوڑ مخصوص کیا گیا۔ کیونکہ ذوق زبان کیواسطے زوج ثالث کا شعبہ آگیا ہے پس حکیم مطلق و صانع برحق کی یہ حکمت بنظر عبرت دیکھیے۔

بذریعۂ اس شریان کے رہبی کرے اور دوسرے یہ کہ خون کو دل سی ریہ کے طرف پہونچاوے تاکہ وہ اوسکی غذا ہو اور قلب سی غذا اسلئے
تجویز کیگئی تاکہ غذا لطیف اور پختہ پہونچے کیونکہ ریہ کا جوہر ڈھیلا بنایا گیا ہے تاکہ حرکات انبساطیہ اور انقباضیہ کا بہ سہولت قابل ہو
لہذا غذا اوسکی بھی نہایت لطیف اور نضیج ہونا چاہئے اسیوجہ سی ریہ کی غذا مین ایک حصہ مناسب صفرا کا شریک ہوتا ہی تاکہ مناسب
جرم ریہ کے ہو اور اس شریان وریدی کو ایک طبقہ والی چند وجوہ سے بنایا گیا اول یہ کہ انبساط و انقباض آسان ہو کیونکہ اگر دو طبقہ
والی ہوتی تو سخت ہو کر بہ آسانی منبسط و منقبض نہ ہوتی دوسرے یہ کہ ریہ کی طرف خون بخاری لطیف کا ترشح سہل ہو تیسرے یہ کہ
وہ عضو جسمین وہ شریان حرکت کرتی ہی نحیف اور نرم ہے اوسکے صدمہ کا وقت حرکت کی خوف نہین اور ورید شریانی جو جگر سے نکلکر دو طبقہ والی
ہو کر ریہ مین آئی ہے اوسکا اتصال صرف موخر ریہ سی ہی جو پشت کیطرف مائل بصلابت ہی برخلاف شریان وریدی کے کہ اسکا اتصال ریہ کے
مقدم جانب مین ہی وہ اسمین نفوذ کر کی شاخدار بنگئی ہی اور جانب مقدم بہ نسبت موخر کے بہت نرم ہی اسمین ایذا کا زیادہ احتمال ہی لہذا اوسکو ایک
طبقہ والی کیا گیا۔ اور دوسری شریان کبیر ہے جسکا نام اورطی ہی اوس نی اول قلب سی نکلتی ہی دو شعبے اپنے چھوڑے ہین کہ بڑا شعبہ اوسکا گرد قلب
کی گھوم کر اجزاء قلب مین متفرق ہوا ہی تاکہ روح کو اجزاء قلب مین پہونچاوے۔ اور دوسرا صغیر شعبہ باطن قلب مین جاکر تجویفا مین مین
متفرق ہوا ہے۔ پھر بعد ان دو شعبونکے اورطی دو حصہ ہو گئی ہی ایک بڑا حصہ نیچے کے طرف اور چھوٹا حصہ اوپر کی طرف گیا ہی کیونکہ قلب کی نیچے
اعضاء کثیرہ ہین اور راس اورطی کے مخرج پر تین جھلیلین جو قلب کی جھلیون اور رباطون سی بنی ہین اندر اورطی کی داخل قلب سی لگی ہوی ہین تاکہ
اونکے سبب سے انفتاح و انغلاق خوب ہو کیونکہ وہ وقت انبساط کے روح و دم کو قلب سی شریان مین ڈالدیتی ہین اور وقت انقباض کے
اپنے کنارون کو بند کرلیتی ہین تاکہ روح اور دم قلب کیطرف رجوع نہ کرے۔ بس فرمائے کہ ایسی حکمتین اور صنعتین بجز حق سبحانہ و تعالی کے
کسکے علم و قدرت مین ہین حاشا و کلا۔

دلیل (۳۰۱) اورطی کا جزء صاعد دو قسم پر منقسم ہوا ہے بڑی قسم ریہ پر تکیہ کرتی ہوی ملتقے ترقوتین کیطرف چڑھی ہی پھر موربا ہو کر
جانب ایمن مڑی ہی جہان لحم رخو توثی ہی تاکہ اوسپر تکیہ کرکے تین قسم ہو جاوے اور لحم رخو واسطے حفاظت عروق منقسمہ اوس مقام کے لگایا گیا
ہی اون تین قسم سے دو قسم کو شریانین سباتین کہتے ہین جو یمین و یسار گردن کی ہمراہ و داجین غائرین کے چڑہکر مثل اونکی منقسم ہوی ہین تاکہ
وقت ضرورت اونسے مدد حاصل کرین۔ اور تیسری قسم اضلاع صادق اور چھہ فقرات علیا گردن مین متفرق ہو کر کنارہ کتف سی گزر کر دونون ہاتھو
مین آئی ہے اور دو قسم ہوی ہی۔ بڑی قسم وہ ہی جسکو اطبا ہاتھہ لیکر کلائی مین دیکھتے ہین اور چھوٹی قسم مقابل خنصر کے بعض اشخاص مین محسوس
ہوتی ہی اور چھوٹی قسم اورطی صاعد کی بغل کی طرف جاکر مثل انقسام قسم ثالث کی منقسم ہوی ہی بس یہ صنعت بھی اوسی صانع حقیقی کا فعل ہے۔

دلیل (۳۰۲) ان دو شریان کو سباتین اسوجہ سی کہتے ہین کہ جب ان دونونکا راستہ بند ہو جاتا ہی تو آدمی مثل مسبوت کی حواس اور حرکات
سے معطل ہو جاتا ہی کیونکہ یہ دونون روح نفسانی کا مادہ دماغ کو پہونچاتے ہین جیسے کہ حیات کو طرف اعضاء فوقانی کی پہونچاتے ہین
ان کو فارسی مین شاہرگ کہتے ہین۔ انکی حرکت بجانب قدام گردن کی قریب وداجین کی محسوس ہوتی ہی اور ہر واحد ان کا گردن کیطرف ہی دو قسم

حجاب مین تقسیم پانا تجویز کیا گیا اور جو دماغ سے حجاب تک اعصاب آتی تو طول مسافت سی ضعیف ہو جاتی اور وسط حجاب مین اون اعصاب کے اتصال کیواسطے اسلئے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب پر سب اعصاب متصل ہوتے تو سب کا پہیلاؤ اعتدالی اور مساوی نہ ہوتا اور جو جمیع جوانب سی اتصال ہوتا تو خلاف واجب لازم آتا کیونکہ عضلات اپنی اطراف سی عضو کو حرکت دیتی ہین اور حجاب کی اطراف یعنی محیط ہی متحرک ہوتا ہی پس انتہائے اعصاب بھی محیط تک چاہئے تاکہ جب محیط تشنج کرے تو حجاب منقبض ہو اور جب محیط مسترخی ہو تو حجاب منبسط ہو جاوے اور کنارہ سی اتصال اعصاب ہوتا تو یہ غرض پیدا نہوتی اسلئے صنعت صانع حکیم و رحمت خالق کریم مقتضی ہوی کہ وسط حجاب سی متعلق کر کے محیط تک انتہاے اعصاب ہو- اب بھی انسان انصاف نکرے تو وہ جانے -

دلیل (۲۹۹) فقرات ظہر یعنے پشت کی بارہ جوڑ بنائے گئی اسطرح کہ اول جوڑ کا اکثر حصہ عضلات اضلاع و صلب مین واسطے حس و حرکت دینے کے آیا ہی اور باقی حصہ اضلاع اول پر آیا ہی اور آٹھوان بھی گردن سی ملکر دونون دونون ہاتہہ تک پہونچی ہین اور ساعد اور کتف کو بھی افادہ حس و حرکت کرتے ہین اور دوسرا جوڑ باقی سے ملکر عضلہ کتف و عضلات صلب کیطرف آیا ہی پس ان ہین سی جو شعبے کتف کیطرف نہین آئے وہ عضلات صلب اور عضلات اضلاع خالص ہین اور اون اضلاع مین آئے ہین جو خارج صدر رکھے ہوے ہین اور جو اعصاب انمین سے فقرات اضلاع زور سے نکلی ہین وہ اون عضلات مین آئے ہین جو درمیان ان اضلاع کے رکھی ہوی ہین اور عضلات بطن مین بھی آئے ہین اور ان اعصاب کی شعبون کی ہمراہ شرائین و اوردہ نخاع تک گئی ہین تا اوسکو تغذیہ و حیات کا افادہ کرین اور فقار قطن پانچ زوج ہین اور سب اسمین شریک ہین کہ ایک جزء اونکا عضلات صلب پر اور ایک جز عضلات بطن پر اور عضلات باطنہ صلب پر لیکن تین جوڑ اوپر کے عصب نازل دماغی سے ملی ہین اور دو جوڑ سافل کی اوس سی نہین ملی لیکن یہ دونون اپنے بڑے بڑے شعبے طرف ساقین کی بھیجتے ہین اور ان شعبونسی شعبہ تیسرے جوڑ کا ازواج ثلثہ عالیہ سی اور شعبہ اول اعصاب عجز سے ملگیا ہی مگر یہ دونون شعبے مفصل ورک سے تجاوز نہین کرتے بلکہ اوسمین متفرق ہو گئی ہین اور دونون جوڑ سافل کے شعبے تجاوز کر کے بنڈلیون تک پہونچی ہین اور اعصاب عجز تین جوڑ ہین پہلا جوڑ قطنی جوڑ سے ملگیا ہی اور تین جوڑ عصعص کے اور ایک فرد جو کنارہ عظم نشستگاہ سی نکلا ہے سب کے سب عضلات مقعد اور قضیب اور عضلہ مثانہ و رحم و غشاء بطن و عظم عانہ مین پہیلے ہوے ہین - پس اسقدر باریک اور دقیق اور مستحکم اور عجیب و غریب صنائع و بدائع جنکو اجمالی طور سے لکھا جاتا ہے بجز حق جل و علی کے کس کی طاقت ہی جو لبس سی ایس مین لاوے -

دلیل (۳۰۰) شرائین جو قلب سے روح حیوانی اور خون لطیف لیکر تمام اعضا کو پہونچاتے ہین دو طبقہ والی بنائی گئی ہین مگر شریان وریدی کا ایک ہی طبقہ ہی اور دو طبقہ مین اندرونی طبقہ زیادہ سخت ہی کیونکہ وہ جوہر روح کی حرکت اور ضربان سی ملاتی ہے اور حرکت قوی ہونے کی باعث اوسکا ظرف مضبوط اور قوی رکہنا بہت مناسب ہی- اور جملہ شرائین قاعدہ قلب کی تجویف الیسر سے نکلی ہین اسلئے کہ تجویف ایمن بوجہ قرب جگر کے واسطے جذب غذا کے جگر سے مشغول ہی اور تجویف الیسر سی اول دو شریان نکلی ہین ایک صغیر ہے جنکو شریان وریدی کہتے ہین وہ ریہ مین آکر دو فائدہ کیلئے منقسم ہوی ہی ایک یہ کہ قلب ہوا کا استنشاق

سیدہی طرف اور دوسری بائین طرف لیکن بائین طرف آنیوالی اپنے ہمراہ ایک شعبہ شریان کلیہ یسری کا ضرور لیتی ہے اور سیدہی طرف والی کبھی سیدہی طرف کی گردہ کی شریان کا شعبہ نہ ہمراہ لیتی ہے اسلئے کہ جانب ایسر ابرد ہے اگر اوسمین کوئی شریان ہمین سے زاید ہوگی تو پیدایش سنی دونون بیضین ہمین برابر نہوگی پس فعل مصورہ کا مختلف ہوجائیگا اور کمانیغی نرہیگا لہذا بائین طرف ایک شعبہ زائد واسطے تعادل کی روانہ کیا گیا پھر اس شریان نازل کی باقی حصہ سے ایک شعبہ نکلکر اطراف معا مستقیم کے رگون مین جا ملا ہے اور ایک شعبہ نخاع و سوراخ فقارین متفرق ہوا ہے اور چلہ شعبے حاصرتین اور ثاینین کیطرف آئے ہین جنکا ایک زوج صغیر مردون اور عورتون مین بجانب شرمگاہ آیا ہے پھر شریان ہمراہ وریدکی جب آخر فقار پہونچتی ہے دو قسم بشکل لام یونانی ہوجاتی ہے ایک قسم سیدہی طرف اور دوسری بائین طرف عظم عجز پر سوار ہوکر دونون ران تک گئی ہے اور قبل ران تک دونون سے دو رگین مثانہ اور ناف مین گئی ہین اور ناف مین دونون ملجاتی ہین اور چند شاخین عضلات عظم عجز و مثانہ و قضیب رحم مین متفرق ہوئی ہین اور ران مین پہونچکر اس شریان نازل کی ہر سرین دو شعبے بڑی بڑی ہوگئی ہین ایک بجانب وحشی دوسرا بجانب انسی ران کو گیا ہے لیکن وحشی بھی بجانب انسی مائل ہے تاکہ صدمات سے محفوظ رہے اور ران دونون سے چند شعبے ران کی عضلات مین پھیلے ہین پھر اوترکر بڑا شعبہ درمیان انگوٹھی اور برابر کی انگلی کی پہنچی ہے اور باقی اکثر اجزا رجل مین پھیل گیا ہے مگر دریدہ شعبونکے نیچے اوسکا پھیلاؤ ہے اور بعض جا شرائین نے اوردہ کی رفاقت نہین کی ہے مثلاً جگر سے ناف تک اور شریان صدیدی کی شعبے اور وہ شریان جو فقرہ خامسہ تک پہونچی ہے اور وسط گردن مین جو ملتقای ترقوتین ہے اور بغل کی شریان اور شریان جو شبکہ مشیمہ دماغ مین منتشر ہوئی ہین اور وہ شرائین جو حجاب کو آئی ہین اور وہ شریان جو کتف پر ہوکر ہاتہہ مین آئی ہے اور وہ شرائین جو معدہ و کبد و طحال و امعا مین آئی ہین اور جو کہ مراق بطن سے نزدل کی ہین اور جو کہ عضلات عظم عجز مین آئی ہین یہ تمام شرائین اوردہ کے ہمراہ نہین ہین اور جہان شریان اور وریدکی رفاقت ہے اگر وہ اعضار باطنہ ہین تو شریان ورید پر سوار ہیگی تاکہ اشرف محمول اور محتر حامل ہوا اور اگر اعضا ظاہرہ ہین تو شریان نیچے اور ورید اوپر ہے تاکہ اوسکی محافظ اور ساتر رہے اور مرافقت بعض مقام مین دو سبب سے ہے ایک یہ کہ اور وہ کا ربط اون اغشیہ سے ہو جو شرائین پر ہین تاکہ شرائین کو صدمہ نہو اور تاکہ وقت ضرورت کی ایک دوسری سے مددلیوی اور بعض جا بوجہ کثرت مائیت کی ضرورت رفاقت نہین ہے بوقت جفاف استمداد کی حاجت پڑے۔ فتبارك الله احسن الخالقين هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء:-

دلیل (۳۰۴) اور وہ جو عروق ساکنہ ہین جگر سے نکلی ہین وہ سب ایک طبقہ والی ہین مگر ورید شریانی کو دو طبق رکھے گئی ہین جگر سے اول دو رگین نکلی ہین ایک جانب مقعر سے جسکا اکثر نفع غذا کو معدہ سے جگر کے طرف جذب کرنا ہے اوسکو باب الکبد کہتے ہین اور دوسری جانب محدب سے نکلی ہے جسکا نفع غذا کو جگر سے تمام اعضا کی طرف پہونچانا ہے اوسکا نام اجوف ہے اور باب کو مقعر سے اور اجوف کو محدب سے اسلئے نکالا گیا کہ مقعر ماساریقا کی متصل ہے جو کیلوس کو جذب کرتی ہین اور محدب سے نفوذ غذا اعضا کیطرف زیادہ قریب ہے اور باب کی پانچ شعبے مثل شاخون کے کہ جو اندر زمین کی ہوتی ہین جگر مین پھیلی ہین کہ کوئی حصہ جگر کا انکی فوہات سے خالی نہین تاکہ کیلوس انہین بند ہوکر اچھا طبخ حاصل کرے اور تاثیر حرارت برابر ہو اور بیرونی جانب مقعر جگر کی ہین اوس باب سے آٹھہ اقسام برآمد ہوئی ہین دو قسم صغیر اور چھہ قسم کبیر ہین ان دونون صغیر سے ایک قسم رودۂ اثنا عشری سے متصل ہوئی ہے تاکہ اوس سے جذب غذا کرے اور اوسکے شعبے اوس غدہ مین بھی واسطے غذا دینے کے گئے ہین جو درمیان ماساریقا اور امعاء اثنا عشری کے واسطے حفاظت عروق کے ہین

ہوا ہے ایک قسم مقدم اور ایک موخر ہے اور قسم مقدم بھی دو قسم ہوئی ہے ایک قسم اندرونی جانب مین زبان اور عضلات باطنہ فک اسفل مین گئی ہے
اور دوسری قسم بیرونی جانب مین عضلات صدغین مین اپنے شعبے چھوڑ کر اسر صعود کی ہے وہان سے بعض طرف کے شعبے بائین طرف کی شعبون سے
اطراف سے متصل ہوئی ہین۔ اور قسم موخر بھی دو جز ہوئی ہے چھوٹی جز کا اکثر حصہ پچھلی طرف مین آکر عضلات مشترکہ راس و رقبہ مین پھیلا ہے اور بعض
اوسکا موخر دماغ کیطرف بڑے ثقبہ مین جو درز لامی کے پاس ہے داخل ہوا ہے اور بڑا جز اگلی جانب عظم حجری کی سوراخ سے نکلکر شبکہ کیطرف
گیا ہے بلکہ اوسی سے شبکہ کی بناوٹ ہے اسطرح کہ اوسکی بہت شاخین آگے اور پیچھے اور یمین اور یسار مین متفرق ہوکر شبکہ مین منتشر ہوئی ہین
پھر مجتمع ہوکر اونکا جوڑا غشاء غلیظ کی سوراخ سے اوپر صعود کرکے غشاء رقیق محیط دماغ مین متفرق بطون دماغ مین گیا ہے۔ اور بوجہ اوسکے
شعبونکی چڑہتے ہوئے عروق وریدیہ کے شعبونکی مونھ سے اُترتے ہوے ملگئی ہین۔ اب رہا یہ امر کہ ان کو چڑہایا گیا اور عروق وریدیہ کو کیون اُتارا گیا اسلئے
کہ عروق وریدی ساقی دماغ ہین اور خون کو اوسپر ڈالتی ہین اور ساقیہ کی بہتر وضع یہ ہے کہ اونکی مونھ نیچے کے طرف ہون تاکہ گرنا خون کا سہل ہو
اور عروق شریانیہ چونکہ دماغ کو فائدہ روح کا دیتی ہین اور روح لطیف صاعد ہوتی ہے کیونکہ اجزاء ہوائیہ و ناریہ اوسپر غالب ہوتے ہین
لہذا اون کو اُتارنے کی حاجت نہین بلکہ اگر ایسا کیا جاتا تو خون روحی زیادہ گر جاتا اور حرکت روح دشوار ہوتی اسلئے کہ اوسکی حرکت بجانب فوق کی
سہل ہے اسیلئے شبکہ کو دماغ کے نیچے درمیان ہڈی اور غشاء غلیظ کے رکہا گیا ہے تاکہ دونون مقام [illegible] کی درمیان خون اور روح رکہرا اور مزاج دماغ
لیکر اوپر چڑہے۔ پس ایسی ایسے فوائد اور منافع اور باریکیین اور حکمتین بجز حق سبحانہ تعالی شانہ کے کون کر سکتا اور جان سکتا ہے۔

دلیل (۳۰۳) اورطی کا جز نازل سیدہا فقرہ خامسہ صلب تک آیا ہے اور اوس تونہ سے جو فقرہ خامسہ پر ٹیکہ دیا ہے تاکہ وقت
حرکت کی ملاقات عظام سے ایذا نہ پاوے اور وقت استقامت اور سیدہا جانیکے راہ مین مری یعنی کہانے کی نلکی ذرا بجانب یمین مڑ گئی
ہے تاکہ رستہ سیدہا اس شریان نازل کا محفوظ رہے پھر حجاب حاجز کی پاس غشیہ سے یہ شریان نازل کی بندش ہے پھر وہ صلب سے
اترتی ہوئی عظم عجز تک گئی ہے اور صدر کی مقابل مین ایک شعبہ صغیر دقیق چھوڑتی گئی ہے جو ظرف ریہ مین متفرق ہوتے بلکہ نزدیک ہر فقرہ کے
جسپر گذرتی ہوئی گئی ہے ایک شعبہ اپنا چھوڑی ہے جو درمیان اضلاع اور نخاع کو پہونچا ہے کیونکہ نخاع بھی جزو دماغ ہے وہ بھی روح حیوانی
اور حرارت غریزی کا مثل دماغ کے محتاج ہے اسیلئے بہت شعبے اوسکی اندر اس شریان نازل کے گئے ہین او صدر کے نیچے اس شریان سے
دو شاخین نکلکر حجاب حاجز کے یمین و یسار مین متفرق ہوئے ہین پھر بعد اسکے ایک شعبہ نکلکر اپنے شعبون کو معدہ اور جگر اور تلی مین
پھیلایا ہے اور خاص جگر سے ایک شعبہ مثانہ کے طرف بھی گیا ہے پھر بعد اسکے چند شعبے اوسکے اطراف امعاء و صفاق اور قولون سے
گئے ہین پھر اسی شریان نازل سے تین شعبون جدا ہوکر چھوٹی اونمین کی خاص بائین گردہ کو آکر اوسکے انفاقہ اور اطراف مین پھیلا ہے
تاکہ [illegible] قوت حیات [illegible] اور [illegible] کے خصوصیت اسوجہ سے کہ طحال جانب یسار مین ہے اگر یہ شعبہ خاص اسطرف نہ ہوتا
تو طحال کی [illegible] مخالف ہوجاویگا اور اختلاف دونون گردون کے افعال مین لازم آئیگا
اور [illegible] دو شریان [illegible] گردون کی طرف اونکو حیات و حرارت دینے کو [illegible] شریان نازل سے دو شعبے نکلکر [illegible] گئی ہین [illegible]

تغذیہ کی متفرق ہوگئی ہی پھر ابدان مین اجزا ارگی و داجوف باقی کنار دبالا قلب کے مقابل ہوکر اپنے شعبے شعریہ کو اعالی اغشیہ منصفہ صدر و اعالی
غلاف و لحم رخو مین جسکو توثہ کہا جاتا ہی چھوڑتی ہی پھر ترقوہ کی مقابل جب پہونچی ہے تو اوسکے دو شعبے مورب ہوکر بجانب ترقوہ چلے
ہین جسقدر دور ہوتے گئے ہین اوسیقدر اونمین فاصلہ زیادہ ہوتا گیا ہی اور ہر شعبہ کے دو شعبے ہو گئی ہین ایک چھوٹا دوسرا بڑا پس چھوٹا
ہر جانب کا دونون طرف فقرہ کے ہوتا ہوا غضروف خنجری تک پہونچا ہے اور اپنے گزرگاہ مین شعبے چھوڑتا گیا ہی جو اون عضلات مین
متفرق ہوے ہین کہ درمیان اضلاع صدر کے واقع ہین اور ان شعبون کی موںھ اوس مقام کی رگون کی موںھ سے ملگئی ہین جو قسم اول اعلیٰ
سے آے ہین اور شعبونمین چند شعبے اون عضلات مین گئی ہین جو خارج صدر ہین اور غضروف خنجری پر پہونچکر چند شعبے عضلات محرکہ کتف کو
واسطے غذا دینی کے گئی ہین اور چند شعبے عضلات مستقیمہ کے اندر نازل ہوکر وہان متفرق ہوے ہین اور اواخر ان شعبونکا ورید عجزی
کی اجزا سی ملگیا ہی اور بڑا شعبہ اون دو شعبون کا جو زوج ہے اوسکا ہر فرد پانچ شعبے ہوگیا ہی جنکا ایک شعبہ صدر مین متفرق ہوا ہی اور ایک
اضلاع بالا کو غذا پہونچاتا ہے اور دوسرا شعبہ مقام کتفین مین واسطی غذا پہونچانیکے متفرق ہوا ہے اور تیسرا شعبہ عضلات غائرہ گردن مین
واسطے تغذیہ کی گیا ہی۔ اور چوتھا شعبہ فقرات بالاے گردن مین نفوذ کرکے سر تک پہونچا ہی اور پانچوان شعبہ جو سب سے بڑا ہی دو قسم ہوکر
دونون طرف مین بغل کیطرف پہونچکر چار چار شاخ بنگیا ہی اول شاخ سینہ کی عضلات مین جو کتف کی جوڑ کو حرکت دیتے ہین ملی ہی اور شاخ دوم
بغل کے لحم رخو اور صفاق مین آئی ہی اور شاخ سوم غلیظ ہی جانب صدر پر گذرتی ہوی مراق تک گئی ہی اور شاخ چہارم جو سب سے بڑا خود ہے
اعظم ہی تین حصے ہوگئی ہی ایک حصہ اون عضلات مین متفرق ہوا ہے جو مقعر کتف مین واقع ہین اور ایک حصہ بغل کی بڑے عضلہ مین پہیلا ہے
اور تیسرا حصہ جو تینون مین بڑا ہی ہاتہہ کیطرف گیا ہی جسکا نام ابطی ہی اور دوسری قسم ساعد کی جو فی نفسہ عظیم ہی گردن کیطرف صعود کرکے
قبل وصول کی دو قسم ہوی ہی ایک قسم سے وداج ظاہر اور دوسری سے وداج باطن بنی ہی پس قسم اول ترقوہ سے ذرا اوپر دو قسم ہوی ہے
ایک قسم باطن ترقوہ کی طرف گئی ہی اور دوسری قسم ظاہر ترقوہ مین اُترکر پھر اوپر چڑھکر اطراف ترقوہ کی گھوم کر اوپر گئی ہی تاکہ قسم اول سے
مختلط ہوجاوے اور دونون سے ملکر وداج ظاہر بنجاوے اور قبل اختلاط کی اس قسم ثانی سے دو جز نکلے ہین جنکا ہر فرد زوج ہی ایک ایک جانب
جاکر ترقوہ کی مقام غائر مین ملگئے ہین اور دوسرا زوج دونون طرف گردن کی مورب صعود کیا ہی اور اوسکی دونون فرد باہم نہین ملی ہین اور ان دونو
زوج سی باریک باریک شعبے نکلے ہین لیکن خاص زوج ثانی سی تین ورید جو محسوس ہوتی ہین برآمد ہوی ہین ایک بڑی ورید کتف پر گئی ہے
جسکو کتفی کہتے ہین اور قیفال اوسی سے بنی ہی اور دو وریدین کتفی کی دونون جانب ہمراہ گئی ہین اور اس کتف پر پہونچکر ایک ورید اون دو
مین وہین متفرق ہوگئی ہی اور آگے تجاوز نہین کی اور دوسری ورید تجاوز کرکے راس عضد تک پہونچکر وہان متفرق ہوی ہی۔ مگر کتفی ورید
سے تجاوز کرکے اخیر ہاتہہ تک گئی ہی اور بعد اختلاط کی یہ وداج ظاہر دو قسم ہوی ہی ایک قسم باطن مین اور دوسری ظاہر مین گئی ہی اور باطن مین
کے چہوٹے شعبے فک اعلی مین اور بڑے شعبے فک اسفل مین متفرق ہوی ہین اور وداج غائر مری کے ہمراہ سیدہی صعود کی ہی اور راہ
اپنی شعبے چہوڑی ہی جو وداج ظاہر کے شعبون سی ملی ہین اور دونون ملکر مری اور حنجرہ اور عضلات غائرہ مین متفرق ہوے ہین اور

رکھا ہوا ہی اور اوسکو انفراس کہتی ہین اور دوسری قسم منیر کی اسفل معدہ اور بواب مین جو معدہ کا دھن زیرین ہی واسطی غذا لینی کے آتی ہی اور کچھ باقی کی ایک قسم ظاہر معدہ پر آتی ہی تاکہ اوسکو غذا دی کیونکہ باطن معدہ کا محتاج نہین ہی اسلئی کہ کیلوس جو اوسمین ہی وہ اوسکی غذا بنجاتا ہی۔ اور دوسری قسم طحال کی طرف آتی ہی تاکہ اوسکو غذا دی اور قبل وصول طحال کی اوسکی شعبے جرم انقراس مین (جو پہلے انقراس مذکور کی غیر ہی) گئے ہین تاکہ اوسکو غذا دینا پھر وہ دوسری قسم طحال کی متصل ہوتی ہے اور اوس کا ایک شعبہ بائین جانب معدہ کی واسطی غذا پہونچانی کی متفرق ہوا ہی اور جب یہ دوسری قسم وسط طحال مین پہونچی ہی تو دو حصہ ہوگئی ہی ایک حصہ اوسکا صاعد اور دوسرا نازل ہی اور صعود کرنیوالی کا ایک شعبہ نصف فوقانی طحال مین پھیلا ہی تاکہ اوسکو غذا پہونچاوے اور دوسرا شعبہ اوس صاعد کا حدبہ معدہ کے طرف آکر دو جزو ہو گیا ہی ایک جزو جانب یسار ظاہر معدہ مین واسطی غذا پہونچانی کی متفرق ہوا اور دوسرا جزو اندر تم معدہ کی چلا گیا ہی تاکہ اوسپر فضلہ سودا کا کسیلا اور ترش ڈالی اور فم معدہ مین گدگدی پیدا کرکے اشتہار طعام لاوے پھر ہمراہ فضول معدہ کی دفع ہو جاوے اور نازل حصہ بھی دو جزو ہو گیا ہی ایک جزو تو نصف تحتانی طحال مین واسطی تغذیہ کی متفرق ہوا ہی اور دوسرا جزو نکلکر ثرب کیطرف اوسکو غذا دینے آیا ہی اور تیسری قسم بائین جانب آکر معا مستقیم کی اطراف کی رگون کی اصول مین گئی ہی تاکہ ثفل مین جو کچھ غذا باقی ہو اوسکو لیکر کبد کی طرف پہونچاوے اور چوتھی قسم مثل بالونکی متفرق ہوکر بعض اوسکا بجانب یمین معدہ کی اور بعض بجانب یمین ثرب کی متفرق ہوا ہے اور قسم پانچوین اون چھہ اقسام سی طرف معا قولون مین اوس سے غذا لینے کو آتی ہی اور چھٹی قسم کا اکثر گرد صائم کے متفرق ہوا ہی تاکہ اوس سی جذب غذا کرے اور بعض اوسکا اطراف اعور کی واسطی جذب غذا کی آیا ہی۔ اب انصاف آپ ہی فرماسے کہ ایسے صانع کو چھوڑکر ادہر اودہر بھٹکنا کیسا۔ ءارباب متفرقون خیر ام الله الواحد القہار۔

دلیل (۳۰۵) اجوف کی اصول نفس جگر مین مثل بالون کی متفرق ہین تاکہ باب الکبد کی شعبونسی غذا جذب کرین پھر وہ اجوف باہر کی طرف نکلکر دو قسم ہوگئی ہی ایک قسم صاعد اور دوسری هابط ہی صاعد حجاب مین دو شعبی اپنے چھوڑکر (تاکہ اوسکو غذا دین) حجاب مین انفوذ کرتی ہوئی جب غلاف قلب کی مقابل ہوتی ہی تو اوس غلاف مین باریک شعبی اپنے بہت سی روانہ کی ہی پھر وہ صاعد دو قسم ہوگئی ہی ایک قسم بڑی قلب کے اذن ایمن مین واسطی غذا پہونچانے کی گئی ہی اور بڑی اسلئے ہوگئی کہ دو رگین قلب کی ہوا لینی کے واسطی ہین اور یہ رگ غذا دینی کیلئے ہی اور غذا نسیم سے اغلظ ہوتی ہی لہذا منفذ غذا بھی وسیع اور عظیم ہونا چاہئے اور اس رگ کی تین جہلیان قلب مین داخل ہوتے ہی ظاہر ہوئی ہین جو خارج سے طرف داخل کی کھلی ہین تاکہ قلب وقت انقباض کی غذا کو جذب کرلی اور وقت انبساط کی وہ غذا باہر کو نہ جاوے پھر اس ورید کی (جو قلب مین گئی ہے) تین حصے ہوئے ہین ایک حصہ اوسکا ریہ کیطرف آیا ہی جو دو طبقہ والا ہی اسلئے اوسکو ورید شریانی کہتے ہین اور دو وجہ اسکی اسلئے ہین تاکہ خون جو اسمین ہی مترشح ہو وہ نہایت رقیق قابل جوہر ریہ ہو کیونکہ یہ خون قلب مین زیادہ نہین ٹھہرا ہی تاکہ نضیج پا جاتا جیسا کہ شریان وریدی کا خون ٹھہرکر نضیج یافتہ ہو جاتا ہی اور دوسرا نفع یہ ہی کہ اسمین خون بوجہ دو تر والی ہونے کے اچھا پختہ بنجائیگا اسلئے کہ زیادتی طبقہ کی زیادتی حرارت کی پیدا کرتی ہی جو باعث مزید نضیج ہی اور دوسرا حصہ اطراف قلب کی گھوم کر اندر چلا گیا ہی تاکہ اوسکو غذا دے اور قسم ثالث خاص انسان مین جانب ایسر جاکر فقرہ پانچوین پشت سی تکیہ دیکر نیچی کی آٹھ پسلیون مین اور اوسکے قریب عضلات و اجسام مین واسطے

اپنے ساتھ لیتی ہے اور اکثر نہیں لیتی اور جو رگین گردون سے انثیین کو گئی ہین اور اون مین منی کا مادّہ نضج پاکر سفید ہوتا ہے اور جو صلب سے انثیین مین آتی ہین بسبب پیچدار ہو گئی ہین تاکہ دوران خون اون مین خوب ہو کر منی تیار ہو اور اون طالعین کے شعبے درمیان گروہ و مثانہ کی نکلکر نصف اوپر رحم کے اندر گئی ہین اور بعد خروج طالعین کے وہ اجوف نازل صلب پر تکیہ کرتی ہوئی نیچے اترتی ہے اور ہر فقرہ کے پاس اوسکے شعبے نکلکر وہان کے عضلات مین داخل ہوئے ہین اور ایک شعبے خاصرین اور عضلات بطن مین اور سوراخ فقرات قطن مین گئی ہین اور جب وہ اجوف نازل مقابل آخر فقار قطن ہوئی ہے تو اوسکے دو قسم بشکل لام یونانی ہو گئی ہین ایک قسم نے سیدہی جانب اور دوسری نے بائین طرف بجانب رانونکی توجہ کی ہے اور راستہ مین ہر ایک کی دس شعبے نکلکر متفرق ہوئے ہین ایک شعبہ دونون عضلات پشت مین گیا ہے اور دوسرا شعبہ باریک شعبون والا بعض اجزاء صفاق کیطرف جو قریب قطن ہین آیا ہے اور تیسرا شعبہ عظم عجز کے عضلات مین گیا ہے اور چوتھا شعبہ عضلات مقعد اور عضلات ظاہر عظم عجز پر آیا ہے اور پانچوان شعبہ عورتونکی رحم کی گردن مین متفرق ہوا ہے اور مثانہ کیطرف بھی آیا ہے اور مثانہ کیطرف آنیوالا دو قسم ہوا ہے ایک قسم مثانہ کی اندر متفرق ہوئی ہے اور دوسری قسم گردن مثانہ مین پھیلی ہے اور جو رگین رحم کو گئی ہین اونکے شعبے پستانونکے طرف صعود کئے ہین تاکہ رحم اور ثندی مین مشارکت ہو جائے۔ اور دم طمث جو غذا جنین سے بچے پستان مین جاکر دودہ بنجاوے اور بچہ کو پیدا ہوتے ہی تیار غذا ملے اور رحم کے اندر فضلہ باقی نہ رہکر رہ۔ چھٹا شعبہ عظم عانہ کے اوپر عضلات مین گیا ہے اور ساتوان شعبہ عضلات مستقیمہ شکم مین آکر اوس رگ کی اطراف سے ملا ہے جو وسط صدر مین مراق تک آئی ہے اور آٹھوان شعبہ مرد اور عورت کی اگلی شرمگاہ مین گیا ہے اور نوان شعبہ باطن رانکے عضلات مین متفرق ہوا ہے اور دسوان شعبہ جانبین سے خاصرتین تک ظاہر ہو کر آیا ہے اور اون رگون کی اطراف سے ملا ہے جو پستانونکے دونون جانب سے نازل ہوئی ہین اور دونون کا مجموعہ ملکر طرف انثیین کے آیا ہے اور بعد ان دس شعبونکے جو باقی رہا وہ رانکے طرف آکر متفرق ہوا ہے کہ ایک شعبہ اوسکا ران کی اگلی جانب اور دوسرا شعبہ اوس ران کے عضلات اسفل مین انسی طرف کی اندر چلا گیا ہے اور چند شعبے ران کے عمق مین گئی ہین اور بعد اسکے جو باقی رہا گھٹنے کے پاس تین شعبہ ہوا ہے پس جانب وحشی کا شعبہ قصبہ صغری پر ہوتا ہوا ٹخنے تک پہونچا ہے اور وسط کا شعبہ گھٹنے سے اترکر اپنے شعبے باطن ساق کے عضلات مین چھوڑکر دو شعبے ہو گیا ہے ایک اجزاء ساق کی داخل مین اور دوسرا مابین قصبتین کے نازل ہو کر وحشی کے شعبہ سے ملگیا ہے اور تیسرا شعبہ انسی طرف مین ساق سے ٹخنے تک گیا ہے جسکو صافن کہتے ہین پس تین شعبے چار ہو گئے دو وحشی اور دو انسی کیونکہ شعبہ وسطانی جانب وحشی کیطرف وحشی بنگیا پس دونون وحشی مین ایک تو اوپر قدم کے ہوتا ہوا خنصر کے اعلی مین ملا ہے اور دوسرا وحشی جو شعبہ وحشیہ سے ملا ہے اور وحشی بنا ہے یہ دونون اجزاء اسفلیہ مین متفرق ہوئی ہین پس ایسی ایسی صنعتین اور حکمتین اوسی صانع کی قدرت کا نمونہ ہے۔

دلیل (۳۰۷) یہ امر بدیہی ہے کہ حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین اور عالم حادث ہے پس وہ اپنے حدوث مین سبب سے بے پروانہ ہوگا جو اوسکے وجود کو اوسکی عدم پر ترجیح دے اور یہ مقدمہ کہ حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین بدیہی و جلی ہے اسکے اثبات کے واسطے دلیل کی حاجت نہین ہان بطور تنبیہ کے کہا جاتا ہے کہ ہر حادث یعنی جو معدوم تھا پھر موجود ہوا جسکو ممکن بھی کہتے ہین ضرور ہے کہ کسی وقت سے خصوصیت رکھتا ہو کہ عقل کے نزدیک اوسکا تقدم اور تاخر فرض کرنا بھی جائز ہے اوسکے لئے کوئی مخصص ضرور ہے

او اخر دماغ باطن کا منتہی ورزلامی تک گیا ہے اور اسکی شاخین فقرۂ اولی وثانیہ کے درمیان پھیلی ہین اور اس سے ایک شعبہ مفصل اس ورید مین جاکر شاخدار ہوگیا ہے جو غشا مجلل قحف اور وسط قحف مین آکر اندرون قحف نفوذ کیا ہے اور باقی آن فروع کے بعد منتہا ہے درزلامی کے نزدیک قحف کے اندر گیا ہے جسکی شاخین دونون جھلیون دماغ مین پھیلی ہین تاکہ اونکو غذا پہونچا دین اور باہم ربط دین پھر غشا رقیق سے اُترکر دماغ مین مثل تفرق شرائین کے متفرق ہوجاتی ہے اور کتفی جو قیفال کی اصل ہے بازو کے مقابل اوس سے شعبے نکلکر جلد او راجزا ظاہر بازو مین پھیل گئے ہین پھر قریب کہنی کے وہ تین قسم ہوئی ہے ایک قسم اوسکی حبل الذراع ہے جو ظاہر زند اعلی پر ہوتی ہوئی بجانب وحشی زند اعلی مائل ہوکر زند اسفل کے حدبہ کے طرف جاکر اجزا وحشیہ رسغ مین پھیل گئی ہے اور دوسری قسم کتفی کی ورید ابطی کے شعبہ سے ملکر اکحل بنی ہے اور تیسری قسم بھی عمق مین ابطی کے شعبہ سے ملگئی ہے چنانچہ بیان اوسکا آتا ہے اور ابطی سے چند شعبے نکلکر بازو اور اسکے عضلون مین حل ہوکر فنا ہوگئی ہین مگر ایک شعبہ نکلکر ساعد تک گیا ہے اور جب ابطی قریب کہنی کے پہونچی ہے دو قسم ہوگئی ہے ایک قسم عمق مین جاکر تیسری قسم کتفی سے ملی ہے اور تھوڑی دور اوسکی ہمراہ چلکر جدا ہوگئی ہے پس ایک اون دو کا انسی کی طرف خنصر او ربنصر اور نصف وسطی تک آیا ہے اور دوسرا دو کا جو کتفی کا شعبہ ہے اوٹھکر رہا تھا کہ اجزا خارجہ مین جو ہڈی کے متصل ہین منتشر ہوا ہے اور دوسری قسم ابطی کی نزدیک ساعد کے پانچ شاخ ہوئی ہے ایک شاخ اسفل ساعد مین رسغ تک پھیلی ہے اور دوسری شاخ بھی مثل انقسام شاخ اول کے ذرا اوپر رسغ تک آئی ہے اور تیسری شاخ بھی اسیطرح مگر وسط ساعد مین ہوتی ہوئی رسغ تک آئی ہے اور چوتھی شاخ بھی جو بڑی ہے بعد غائر ہونیکے اوپر اوٹھکر جزء ابطی سے ملکر اکحل بنی ہے اور باقی اس شاخ کا باسلیق ہے اور وہ بھی اندر جاکر پھر ظاہر ہوئی ہے اور اکحل انسی ساعد سے شروع ہوکر زند اعلی پر ہوکر وحشی طرف مین گئی ہے اور وہ شاخ مثل لام یونانی کے ہوگئی ہے اور یہی شاخ زند اعلی کیطرف ہوتی ہوئی رسغ سے گذر کر خلف ابہام اور اس مقام مین جو درمیان ابہام و سبابہ واقع ہے متفرق ہوئی ہے اور یہی کی شاخ زند اسفل کیطرف جاکر تین فرع ہوئی ہے ایک فرع ظرف وحشی اس مقام کے جو وسطی اور سبابہ کے مابین ہے متوجہ ہوئی ہے اور جزو اعلی کے شعبے سے جو سبابہ مین آیا ہے ملکر ایک ہوگئی ہے اور دوسری فرع مابین وسطی او ربنصر کے متفرق ہوئی ہے اوسکو اسیلم کہتے ہین اور تیسری فرع بنصر اور خنصر کے درمیان منتشر ہوئی ہے ایسی صنعتین خاصہ باریتعالی ہی سے دوسرے کی مجال نہین۔

دلیل (۳۰۶) اجوف نازل سے جبکہ وس نے جگر سے طلوع کیا ہے اور قبل اسکے کہ پشت پر تکیہ دیا ہے عروق باریک نکلکر سدی گردہ مین اور اسکے اطراف کے اجسام مین متفرق ہوئی ہین تاکہ اونکو غذا دین پھر بڑی رگ نکلکر بائین گردہ کی پاس عروق باریک باریک ہوکر اوسکے لفافہ اور عضلہ قیر مین متفرق ہوگئی ہین اور حکمت اس مین یہ ہے کہ سیدھا گردہ جگر سے بہت قریب ہے اوسکی رگین گو باریک ہون اندیشہ انقطاع سے محفوظ ہین اور بایان گردہ جگر سے بائین طرف اور بعید اور نیچی ہے لہذا اوسطرف کو ایک بڑی رگ لیجا کر قریب اوسکی شاخدار کرکے بائین گردہ مین پہونچایا۔ اگر اصل سے باریک رگین جاتین تو احتمال انقطاع کا قوی تھا پھر اس نازل سے دو رگین بڑی نکلکر دونون گردون کیطرف گئی ہین جنکو طالعین کہتے ہین تاکہ مائیت دم کو صاف کرکے مثانہ مین ڈالدین اور خون کو دونون گردے اپنی غذا کرلین اور یسر طالعین سے ایک شعبہ بائین خصیہ کیطرف آیا ہے اور طالعین جو گردون سے مثانہ کیطرف گئی ہین اونکو برنجین یعنی نالی کہتے ہین۔ پس جو رگ بائین گردہ کی طرف آئی ہے وہ ہمیشہ ایک شعبہ ایسر طالعین کا اپنے ہمراہ لیتی ہے اور دائین گردہ والی کبھی کسی شخص مین یمین طالعین کا شعبہ

دلیل (۳۰۹) باریتعالی ابدی ہے اوسکی وجود کیواسطے آخر نہین پس وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے کیونکہ اگر وہ منعدم ہوتو وہ دو حال سے خالی نہین یا خود معدوم ہوگا یا اوسکی ضد اوسکو معدوم کرےگی پس اگر انعدام اوسکا بنفسہ مانا جاوے تو باطل ہے اسلیئے کہ اگر ایسی شئے کا خود منعدم ہوجانا جائز ہو تو یہہ بھی جائز ہوگا کہ معدوم شئے خود بخود موجود ہوجاوے حالانکہ یہہ محال ہے لہذا وہ بھی محال ہوگا پس جسطرح وجود کا عارض ہونا محتاج سبب ہے اسیطرح عدم کا عارض ہونا بھی کسی سبب سے ہوگا اور جو دوسری شئے کو جو اوسکی ضد ہو عدم کرنیوالا مانا جاوے تو بھی باطل ہے اسلیئے کہ وہ منعدم اگر قدیم ہوگا تو اجتماع ضدین محال ہے اور جو حادث ہوگا تو حادث شئ ضد نہین ہوسکتی تاکہ دوسرے کو معدوم کرسکی بلکہ قدیم ہی حادث سے اقوی و اولی ہے وہ اوسکو معدوم کرسکتا ہے نہ یہہ نہین کرسکتا۔

دلیل (۳۱۰) اللہ تعالی وہ جوہر نہین جو حیز سے خالی نہین کیونکہ ہر جوہر حیز والا اپنے حیز اور مکان کے ساتھہ مختص ہے اور وہ دو حال سے خالی نہین یا اوسمین ساکن ہوگا یا اوس مکان سے حرکت کریگا حالانکہ سکون اور حرکت حادث ہین اور جو شئے حوادث سے خالی نہو وہ بھی حادث ہے۔ ہان اگر جوہر کو دوسرے معنی کوئی شخص قرار دے تو وہ بحیثیت لفظ کی خطا ہے نہ بحیثیت معنی کے۔

دلیل (۳۱۱) اللہ تعالی جسم نہین جو جواہر سے مرکب ہوتا ہے کیونکہ جب اوسکا جوہر ہونا باطل ہوا تو جسم ہونا بھی باطل ہوگیا اسلیئے کہ ہر جسم خاص ہے ساتھہ حیز کے اور مرکب ہے جوہر سے اور جوہر افتراق و اجتماع و حرکت و سکون سے خالی نہین اور نیز ہیئت اور مقدار اوس مین ضرور ہے حالانکہ یہہ سب علامات حدوث ہین جن سے منزہ ہونا باریتعالی ضرور ہے اور اگر صانع عالم کے جسم ہونیکا اعتقاد جائز ہو تو آفتاب اور چاند کی الوہیت یا دوسری کسی جسم کی بھی جائز ہوجاوے پس اگر کوئی شخص جرات کرکے اوسکا نام جسم رکھدے اور ترکیب جواہر سے ارادہ نکرے تو اوس نے نام مین غلطی کی مگر معنے جسم کے مراد نہین لیئے بہر حال باریتعالی قسم جوہر اور قسم جسم سے نہین ہوسکتا جو آثار حدوث سے خالی نہین ہین۔

دلیل (۳۱۲) حق تعالی عرض بھی نہین جو جسم کے ساتھہ قائم ہوتی ہے یا کسی محل مین حلول کرتی ہے کیونکہ عرض وہ ہے جو جسم مین حلول کرے اور ہر جسم حادث ہے اوسکا محدث ضرور ہے کہ پہلے اوسکے موجود ہو پس وہ جسم مین کیونکر حلول کریگا حالانکہ وہ ازل مین موجود تھا اور کوئی اوسکی ہمراہ نہ تھا پھر اوس نے اجسام اور اعراض کو پیدا کیا دوسرے یہہ کہ وہ عالم قادر مرید خالق ہے اور یہہ اوصاف اعراض کے اندر محال ہین بلکہ ان اوصاف کی واسطے موجود مستقل قائم بالذات ضرور ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حق تعالی موجود قائم بالذات ہے نہ جوہر نہ جسم اور نہ عرض ہے اور تمام عالم جواہر اور اعراض اور اجسام ہے پس وہ حق تعالی کسی شئے کی مشابہ نہین اور نہ کوئی شئے اوسکے مشابہ ہے اور کیونکر مشابہ ہوگی مخلوق خالق کی اور تصویر مصور کی اور مقدور قادر کی حالانکہ تمام اجسام و اعراض اوسکی خلقت اور صنعت سے پیدا ہوے ہین لہذا مماثلت اور مشابہت کا حکم پایا جانا محال ہوگا۔

دلیل (۳۱۳) اللہ تعالی کی خصوصیت جہات سے پاک ہے کیونکہ جہت یا فوق ہوگی یا تحت یا یمین یا شمال یا قدام یا خلف اور یہہ سب حق تعالی کی پیدا کی ہوئی ہین اسلیئے کہ اوس نے انسان کو پیدا کیا جسکی واسطہ سے جہات کا ظہور ہوا اسطرح کہ انسان

کیونکہ وہ حادث جسوقت عدم سی وجود مین آیا ہی عقل کے نزدیک اوس وقت سی پہلے یا بعد کو بھی ہوسکتا تھا پس اوسوقت خاص مین پیدا ہونا ایک امر ممکن ہی جو مرجح کا محتاج ہی تاکہ وہ مرجح اوسکو خاص اسی وقت مین ترجیح دے اور بدون مرجح کے ترجیح محال ہی۔ اور دوسرے مقدمہ پر کہ عالم حادث ہی یہ دلیل ہی کہ اجسام عالم کی حرکت اور سکون سی خالی نہین اور یہ دونون حادث ہین جو شے حوادث سی خالی نہو وہ حادث ہی پس اس دلیل اخیر مین دعوے تین ہین ایک یہ کہ اجسام حرکت اور سکون سی خالی نہین سو یہ دعوی ایسا بدیہی ہی جو فکر و تامل کا ذرا بھی محتاج نہین کیونکہ جو شخص ایسا جسم تصور کرے جو نہ ساکن ہو اور نہ متحرک تو اوسکو سمجھنا چاہیئے کہ جہالت پر سوار ہی اور طریق عقل سی پھرا ہوا ہی۔ دوسرا یہ دعوی کہ حرکت اور سکون حادث ہین او سپر اونکا تعاقب خود دلالت کرتا ہی اور بعض کا بعض کے بعد وجود ہونا خود بتلاتا ہی کہ دونون حادث چیزین ہین اور یہ امر جمیع اجسام مین ضرور ہی۔ خواہ بعض اجسام کا مشاہدہ ہوا اور بعض کا نہو کیونکہ کوئی ساکن ایسا نہین جسکی حرکت کو عقل جائز نہ کہے اور نہ کوئی ایسا متحرک ہی کہ جسکے سکون کا جواز عقل کے نزدیک مسلم نہو پس حرکت و سکون مین جو ظہور کرے وہ بوجہ عارضی وجود کی حادث ہی اور جو دونون مین سے سابق ہوگا وہ بوجہ عدم اپنے کے حادث ہی اسلئے کہ اگر اوسکا قدم ثابت ہوتا تو عدم اوسکا محال ہوتا اور تیسرا مقدمہ یہ ہی کہ جو شے حادث سی خالی نہو وہ حادث ہے اسپر یہ برہان ہی کہ اگر ایسا نہوگا بلکہ وہ شی قدیم تسلیم کیجاویگی تو ہر حادث سے پہلے اسقدر حوادث کا ہونا ضرور ہوگا جن کا اول نہو اور جب تک وہ تمام حوادث ختم نہونگے اس حادث اخیر کی نوبت نہین آویگی جو فی الحال حاضر ہی اور غیر متناہی کا ختم ہونا محال ہی اب رہا مذہب فلاسفہ جو دورات فلک کو غیر متناہی بتلاتے ہین اوسکا ابطال اسطرح ہے کہ اگر آسمان کے دوری غیر متناہی ہون تو اونکی اعداد تین حال سی خالی نہین یا فرد ہونگے یا زوج یا دونون ہونگی یا دونون نہونگے اور یہ امر تو محال ہے کہ زوج و فرد جمع ہون یا دونون سی خلو ہو کیونکہ اس صورت مین درمیان اثبات و نفی کی جمع ہونا لازم آتا ہی اسلئے کہ ایک کی اثبات مین دوسرے کی نفی ہی اور ایک کی نفی مین دوسرے کا اثبات ہی اور سب کا زوج ہونا بھی محال ہی اسلئے کہ زوجیت زوج کی ایک کی زیادتی سی باطل ہوجاتی ہی پس اگر غیر متناہی کا وجود ہوتا تو ایک اوسکو کیونکر فنا کردیتا اسیطرح فرد کی فردیت ایک زیادہ کرنے سے باطل ہوجاتی ہے پس حاصل کلام یہ ہوا کہ عالم حوادث سی خالی نہین اور جو شے ایسی ہو وہ حادث ہی اور جب عالم حادث ہوا تو اوسکو کسی محدث کی حاجت ضرور ہی پس عدم سی وجود مین لانیوالا تمام عالم کیلئے ضرور ہی وھو اللہ العزیز الحکیم

دلیل (۳۰۸) اثبات صانع کی دلائل غیر متناہی ہین کسی شی کیواسطے اسقدر دلائل نہین جسقدر باریتعالی کیواسطے ہین مگر سب کا تحریر کرنا احاطہ قدرت بشری سی خارج ہی لہذا دلائل مذکورہ ہی پر اکتفا کرکے اوسکی بعض صفات کی دلائل بیان کیجاتی ہین۔

وہ یہ کہ حق تعالی قدیم ازلی ہی اوسکی وجود کیلئے اول نہین بلکہ وہ ہر شی سے اول و قبل ہی اسلئے کہ اگر وہ حادث ہو اور قدیم نہو تو ضرور ہے کہ دوسرے محدث کا محتاج ہو اور اوسکا محدث بھی ایک محدث کا محتاج ہو اور غیر متناہی سلسلہ چلے اور غیر متناہی کا حصول محال ہے یا وہ حادث کسی محدث قدیم کی طرف منتہی ہوگا پس وہی مطلوب ہی جسکا نام ہمنے صانع عالم اور باریتعالی رکھا ہے۔

تو دو حال سی خالی نہین یا دونون قادر نہون اور جو دونون قادر ہون تو دو حال سی خالی نہین یا دونون مین موجود بھی ہو اور معدوم بھی ہو اور جس امر سی محال لازم آتا ہی وہ امر محال ہی اور ہر دو عاجز ہون یا ایک عاجز ہو پس عاجز الٰہیت کی صلاحیت نہین رکھتا کیونکہ ہمنی بیان کر دیا ہی کہ صانع عالم قدیم ہی اور عجز قدیم کا محال ہی۔

دلیل (۳۱۷) اگر چند خالق ہوتے تو آسمان و زمین پیدا نہوتا کیونکہ پیدا ہونا آسمان و زمین کا تین حال سی خالی نہین یا دونون کی قدرتے مجموعہ سی ہو یا ہر ایک سی یا صرف ایک سی اور تینون شکلین باطل ہین پس تعدد آلہہ بہی باطل ہی۔ اول اسوجہ سی باطل ہی کہ شان آلہیہ کمال قدرت ہی اور جبکہ دونون کے مجموعہ سی خلقت ہو تو ہر ایک قدرت کامل نہ ہوگی جو شان الوہیت کے خلاف ہی اور دوسری صورت اسلئے باطل ہی کہ توارد علتین مستقلتین کا محال ہی جیسی ایک حرکت دو متحرک سی محال ہی۔ اور تیسری اسلئے کہ ترجیح بلا مرجح ہے اور جب تینون شق باطل ہوین تو وحدانیت حق تعالی ضرور ثابت ہوگی جو مدعا ہے۔

دلیل (۳۱۸) ایک صانع کے ثبوت پر دلیل موجود ہی کیونکہ صنائع اور حوادث کا پایا جانا صرف ایک صانع کی ضرورت بتلاتا ہی اور یہ ہمکو لازم نہین کہ ایک کی ضرورت سی دوسری بلا ضرورت بہی فرض کر لین اسلئے کہ تمام عالم کا انتظام و التیام جس سے وہ بمنزلہ شخص واحد ہو گیا ہے یہی دلالت کرتا ہے کہ صانع اسکا ایک سی زائد نہین۔

دلیل (۳۱۹) اگر ایک صانع سی زیادہ ہون تو کوئی عاقل اپنی صانع کی معرفت بعینہ نہین کریگا تاکہ اوسکی عبادت کرے اور اوسکی انعام کا شکر ادا کرے اور اوسکا صانع بھی اپنی تعریف پر قادر نہ ہوگا اور نہ اپنی صنع کو معین کر سکیگا اسلئے کہ دوسرا صانع بھی اسیطرح کی صنعت کر سکتا ہی پس صانع اپنی تعریف سی عاجز ہوگا اور عاجز کو آلہ اور صانع بتلانا دیوانون کا کام نہین تو کیا ہی۔ بہرحال خالق اور اوسکی مخلوق متمیز نہ ہوگی جسکا انجام اور نتیجہ لغو اور فضول ہی۔

دلیل (۳۲۰) دو بادشاہ ایک اقلیم مین نہین بسر کر سکتے بلکہ ہر ایک دوسری پر غلبہ چاہتا ہی پس دو آلہ جن مین شان کبریائی ہو کیونکر موافقت کر سکتے ہین بلکہ ہر ایک دوسری کے درپے رہیگا کہ اوسکا خلاف کری اور جبکہ مخالفت ممکن ہی تو ممکن کی فرض وقوع سی محال نہین لازم آتا حال آنکہ ایک شی کو ایک وقت مین ایک آلہ حرکت دینا چاہے یا زندہ رکہنا۔ اور دوسرا اوسکو ساکن رکہنا یا مارنا چاہی تو ضرور ہی کہ ایک یا دونون عاجز ہونگی جو خلاف الوہیت ہی۔

دلیل (۳۲۱) دو آلہ کا مقام ایک جا تو ممکن نہین دو مقام پر ہوگا پس ہر ایک آلہ کو اپنے مقام مین وجود ضروری اور دوسرے کے مقام مین عدم ضروری ہی لہذا دونون کا وجود کامل نہ ہوگا۔ پس خدا ہونیکی صلاحیت اون مین نہوگی کیونکہ ہر ایک کو عدم محیط ہوگا جو خلاف شان خدائی ہے۔

دلیل (۳۲۲) کمال مطلق جو شان آلہی ہی ایک ہی ہی اگر کمال متعدد ہو تو مطلق نہ ہوگا بلکہ مقید ہو جائیگا پس آلہ بہی متعدد نہین ہو سکتا۔

دلیل (۳۲۳) اگر تعدد آلہہ ہوگا تو عدد ذات آلہ مین داخل ہوگا کیونکہ اگر ذاتی نہ ہو تو غیر کی وجہ سی ہوگا جس مین احتیاج غیر لازم آتی منافی الوہیت ہی اور ذاتی ہونا عدد کا باطل ہی اسلئے کہ وہ موقوف غیر پر ہی اور موقوف غیر پر ناقص ہوتا ہی پس آلہ ناقص کو آلہ کامل کہا جا سکتا

کی دو طرف پیدا کین ایک طرف زمین پر اعتماد کرتی ہی جسکو پیر کہتے ہین اور دوسری طرف اوسکے مقابل ہی جسکو سر کہتے ہین او جہت فوق کا نام
اوس جانب سی پیدا ہوا ہے جو سر کی طرف ہی اور جہت سفل کا نام اوسطرف سی نکلا ہے جو پیر والنے متصل ہے اور انسان کی دو ہاتہ پیدا کیے گئے
کہ ایک اونمین کا غالبا قوی ہوا ہوتا ہے پس یمین اقوی کا نام ہوا اور شمال اوسکے مقابل کا نام رکہا گیا اور اوس جہت کو یمین کہا گیا جو یمین کی
متصل ہے اور دوسری جہت مقابل کو یسار اور شمال کہا گیا اور دونون جانب انسان کی بنا گئی ہین کہ ایک جانب سی دیکہتا ہے اور اوسطرف
حرکت کرتا ہی پس اوسکو قدام کہا گیا اور اوسکے مقابل کو خلف بولا گیا پس جہات مین حدوث انسان کے حدوث سی آیا اور اگر
انسان کی یہ خلقت نہ ہوتی بلکہ مستدیر گول مثل بنایا جاتا مثل کرہ کے تو ان جہات کا ہرگز وجود نہ ہوتا پس باریتعالی ازل مین کیونکر
مختص جہت سی ہو سکتا ہی حالانکہ جہت حادث ہی اور اگر جہت سی کوئی اور معنی لیے جاوین تو لفظون مین غلطی ہوگی نہ کہ معنون مین دوسرے یہ
اگر حق تعالی کو فوق عالم مانا جاوے تو ضرور ہی کہ محاذی اوسکی ہوا اور جو شئی کسی جسم کی محاذی اور مقابل ہوتی ہے ضرور ہی کہ وہ اوسکی مثل ہو یا اوس سے
چھوٹی ہو یا بڑی اور اس انداز خاص کیواسطے کسی مقدر کی ضرورت ہی جس سے اللہ تعالی منزہ اور پاک ہی۔ بلکہ فوق کے دو معنے ہین ایک
جسم دوسرے جسم کے اوپر ہوا اور دوسری علو مرتبہ ہے جیسے خلیفہ کو فوق سلطان اور سلطان کو فوق وزیر کہتے ہین۔ اور معنی اول خاصہ اجسام ہے
جو باریتعالی مین محال ہے اور دوسرے معنی فوق کی جو علو مرتبہ ہین مراد ہو سکتے ہین۔ اب رہا یہ امر کہ وقت دعا کی آسمان کیطرف ہاتہ کیون
اوٹہائے جاتے ہین اوسکی وجہہ یہ ہی کہ جہت آسمانی قبلہ دعا ہی جسطرح خانہ کعبہ قبلہ صلوۃ ہی جسکے طرف چہرہ اور سینہ سے استقبال کیا
جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ ہاتہ اوٹہانے مین داعی مدعو کی جلال و کبریائی کے طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔

دلیل (۱۴ ۳) اللہ تعالی واحد ہی کوئی اوسکا شریک اور مثل نہین وہ خلق ایجاد اور اختراع مین اکیلا ہی کوئی اوسکا مخالف
ور ضد نہین اسپر دلیل اور برہان یہ ہی کہ اگر آسمان اور زمین مین دو معبود کامل الوجود فرض کیے جاوین تو آسمان و زمین کا بقا محال ہے
بلکہ حدوث بھی اونکا ممکن نہین جسطرح کسی ظرف کو فرض کرو کہ اوسمین دو مظروف پورے سما جاوین تو وہ ظرف ضرور ٹوٹ پھوٹ
جاویگا۔ اسیطرح دو خالق اپنے وجود مین ضرور ہے کہ کامل ہون ورنہ خالق اور معبود ہونیکے قابل نہ ہونگے اور جو علحدہ علحدہ ہون
تو ہر ایک کو عدم محیط ہوگا جو حدوث کی علامت ہے پس ہرگز قیاس مین نہین آتا کہ ایک کی ساتہہ دوسرا بھی موجود ہو ورنہ تمام عالم
درہم و برہم ہو جاتا پس عالم کا عدم فساد عدم آلہہ پر دلیل قطعی ہے۔

دلیل (۱۵ ۳) اگر دو معبود ہوتے اور ایک اونکا کسی امر کا ارادہ کرتا تو دوسرا اگر اوسکے موافقت پر مجبور رہتا تو عاجز مغلوب ہوتا
اوسکی خدائی کیونکر ہو سکتی اور جو مخالفت پر قادر رہتا تو دوسرا قوی ہوتا اور اول ضعیف ہوتا جو الہ قادر نہین ہو سکتا۔

دلیل (۱۶ ۳) اگر عالم کیواسطے دو صانع یا زیادہ ہوتی پس دو حال سی خالی نہین یا دونون قادر ہونگے یا نہ ہونگے پس اگر دونون
کمال قادر ہون تو دونون کا خلاف کرنا عقلا جائز ہے اسطرح کہ ایک کسی جسم کو باقی رکہنا وقت معین مین چاہے اور دوسرا اوسی وقت مین
اوس جسم کو فنا کرنا چاہے۔ پس اگر دونون اپنے ارادہ کو پورا کرنیپر قادر ہونگے تو محال لازم آئیگا اور وہ یہ ہی کہ جسم واحد ایک حالت

جو بمقابلہ کشتی متحرک کی ہی اور فیض وجود عالمگیر کے احاطہ مین جو بمقابلہ حرکت کشتی کے ہی جو کشتی نشینون کی حق مین اوسکا فیض ہی کسی دوسری
موجود اصلی اور فیض وجود کی گنجایش نہین ہوسکتی۔ پس جیسے مرکب کا انتہا آخر ایسے اجزا پر ہو جاتا ہی جنمین کچھ ترکیب نہو ایسے ہی
ہر چیز کا انتہا وجود پر ہی وجود سے آگے اور کوئی جز نہین نکل سکتا۔ الغرض وجود ایک مفہوم واحد ہی اوسکا مخرج بھی ضرور ہے کہ وحد
ہی ہو پس دوئی کی ہرگز گنجایش نہین۔

دلیل (۲۹ ۳) اللہ تعالی حی قدیر عالم متکلم سمیع بصیر مرید مختار ہے اور جملہ صفات اوسکی قدیم ہین ورنہ محل حوادث ہونا اوسکا
لازم آئیگا جو کہ محال ہی کیونکہ عالم کی صنعت اور خلقت اور ترتیب اور انتظام اوسکی قدرت اور علم اور ارادہ اور حیات پر دلالت کرتا ہے
اور ظاہر ہی کہ خلق شی بدون علم شے کے نہین ہوسکتا اور علم اور قدرت بدون حیات کے ممکن نہین اور مخلوق کا اندازہ اور تخصیص بدُن
اختیار مختار کی دشوار ہی اور جو خالق کا اضطرار مانا جاوے تو عجز اور جہل لازم آتا ہی دوسرے یہ کہ اضطرار کیواسطے اختیار ضرور ہی اسلئے کہ اضطرار
کی معنی مین یہ بات داخل ہی کہ وہ دوسرے سے مجبور ہو پس وہ حال سے اضطرار خالی نہین یا تسلسل لازم آئیگا یا مختار پر سلسلہ ختم ہوگا پس وہی مختار
خالق کائنات ہی۔ اور سمع و بصر دونون صفت عمدہ ہین انکی ثبوت سے نقصان کی نفی ہوتی ہی اور باریتعالی تمام اوصاف کمال کا مستحق ہے
اور اندہا اور بہرا ہونا عیب اور نقصان ہی دوسرے یہ کہ حیات کیواسطے سمع و بصر جب تک کوئی آفت انمین نہو ضرور ہی اور اگر صانع عالم
کو متکلم نہ کہا جاوے تو نقص لازم آئیگا جو محال ہی اسلئے کہ صانع عالم حی ہی اور ہر حی یا متکلم ہوتا ہی یا ماؤف اور آفت نقص ہے
پس ضرور ہی کہ وہ متکلم ہو وھو المطلوب۔

دلیل (۳۰ ۳) جسقدر عالم مین صفات کمالیہ ہین وہ سب صفات آلہیہ کا فیض ہین کیونکہ عالم کا وجود عارضی ہی ذاتی نہین
اگر ذاتی وجود ہوتا تو فنا نہوتا اور تمام صفات کمالیہ وجود کے تابع ہین اور جسقدر عالم مین صفات نقصان ہین وہ سب بوجہ عدم ظاہر ہوے
ہین وجود کی پرتو سے عدم کا بھی ظہور ہوا ہی اور عالم اصل مین معدوم تہا پھر صانع حقیقی کے فیض سے حادث اور موجود ہوا لیکن عدم اصلی
زائل نہین ہوا ہی بلکہ بوجہ وجود عارضی و کمالات وجود کی عدم اصلی اور صفات ناقصہ عدم کی خوب ظاہر ہوگئی ہین اسیوجہ سے عالم کو وجود
و عدم یا بھلائی اور برائی یا خیر و شر سے مرکب کہا جاتا ہی۔ اور بھلائی و برائی اور خیر و شر عالم کے اوسی وجود و عدم کے آثار ہین اور ظاہر ہے
کہ وجود خیر محض ہی اور عدم شر محض۔ دونون کی ملنے سے ایک معجون مرکب تیار ہوی ہی جسکو حادث کہتے ہین۔ مگر یہ معجون کسی کی حق مین
زہر اور کسی کے حق مین تریاق ہی اور اس معجون کی نسخے مختلف ہین ہر نسخہ دوسری نسخہ کی برخلاف واقع ہی اور ہر نسخہ کی آثار جدا جدا ہین
جو حکیم مطلق کی کمال صنعت اور حکمت پر شاہد عدل ہین۔ اس معجون کی استعمال سے صحت و مرض جسمانی و روحانی دونون حاصل ہوتے
ہین جو شخص اوسکا استعمال دستور العمل کی موافق اور مطابق کرتا ہی اوسکو صحت حاصل ہوتی ہی اور جو اپنی راے سے اوسکو استعمال کرتا ہے
اور دستور العمل کو پیش نظر نہین رکہتا وہ مرض جسمانی یا روحانی مین مبتلا رہتا ہی اور ظاہر ہی کہ معجون کا موجد خاصیت اور افعال
معجون سے خوب واقف ہوتا ہی اگر اوسکا دستور العمل کہین ملجاوے تو حکم کیمیا رکہتا ہی اور یہ بھی عقل مین نہین آتا کہ معجون بنانی

دلیل (۳۲۴) ہر شے واحد بالشخص ہی کیونکہ نوع کا وجود بھی اشخاص کی وجہ سی ہی پس جمیع موجودات وحدات ہین اور کل آثار واحد کا اثر ہین اسلئے جو لوگ سوائے اللہ تعالی اکسے دوسری شے کو موثر مانتے ہین خواہ وہ علت ہون یا طبیعت یا فرشتہ یا انسان یا جن یا ستارے ہون یا بندہ کو خالق افعال جانتے ہین وہ گویا دوسرے کو حق تعالی کا شریک گردانتے ہین غرض کوئی فعل یا حرکت یا کوئی موجود بدون تاثیر ایک خدا کی نہین ہو سکتا کوئی شے اوسمین شریک نہین۔

دلیل (۳۲۵) اگر دو یا کئی خدا ہون اور مخلوقات مشترک ہو تو ہر طرف سی کامل ہی وجود ہی مخلوق کی اندازہ اور حوصلہ کی موافق آئیگا گز مین گز بھر بالشت مین بالشت بھر اور ہم دیکھتے ہین کہ ایک سانچے مین دو چیزین یا ایک سیر بھر برتن مین دو سیر اناج اور ایک جوتی مین ویسی ہی دو قدم یا ایک شیروانی مین اوسکے موافق دو بدن اور ایک میان مین اوسی مقدار کی دو تلوار اور ایک مکان مین اوسی کی گنجایش کی موافق دو چند اسباب نہین سماتا۔ اور اگر زبردستی ایک مین دو کو بھرنے لگتے ہین تو وہ سانچہ اور برتن وغیرہ ٹوٹ پھوٹ جاتا ہی پس اگر دونون خدا کی طرف سی پورا پورا وجود ایک مخلوق مین سمانے لگے تو بیشک وہ مخلوق معدوم ہو جائیگی ان دو وجودسی تو ایک ہی اچھا جس سے مخلوق محفوظ تو رہی ہان اگر وجود خداوندی کامل نہو تو دو ناقص ملکر مثل دو چراغ کی کامل ہو جاوینگے پس ہر ایک ناقص ہوا اور ناقص خدا نہین ہو سکتا۔

دلیل (۳۲۶) جس کارخانہ کو دیکھئے کسی ایک چیز پر منقطع ہوتا ہی اور جس سلسلہ کو دیکھئے کسی ایک پر منتہی ہوتا ہی چنانچہ دیکھو نکا کارخانہ آفتاب پر تمام ہوتا ہی۔ اور عدد کا سلسلہ ایک پر اور موجون کا پانی پر۔ غرض جتنے جہان مین پھیلاؤ ہین وہ کسی ایک شی کیطرف سمٹے چلے آتے ہین جیسے مخروط کا زاویہ یا گاجر کے نیچے کی جانب ایک نقطہ پر سمٹی چلی آتی ہی اور ظاہر ہی کہ وحدت اشیاء مذکورہ بھی وجود کی قسم مین سی ہی اور وحدت کا وجود اون مین عارضی ہی پس جیسے وجود عالم موجود اصلی کا فیض ہی اسیطرح یہ وحدت بھی اوسی موجود اصلی کا فیض ہی۔ لہذا وحدت کا اوس مین اصلی ہونا ضرور ہی برخلاف کثرت کی کہ وہ حقیقت مین اقسام وجود سی نہین غلطی سی اوسکو موجودات مین شمار کیا جاتا ہی بلکہ کثرت کا مبنی عدم پر ہے۔

دلیل (۳۲۷) اگر کئی صانع ایجاد عالم مین شریک ہون تو وہ دونون جیسے صانع ہونے اور موجود اصلی ہونے مین شریک ہونگی ویسی ہی کسی بات مین علیحدہ بھی ہونگے اسلئے کہ جہان تعدد اور اشتراک کسی بات مین ہو وہان ضرور ہی کہ کسی بات مین امتیاز بھی ہو ورنہ تعدد ہرگز نہ ہوگا اور ظاہر ہی کہ تعدد کو باہم امتیاز حاصل ہی پھر موجود اصلی کے معنی مین یہ بات داخل ہے وہ ایک ہی ہو۔

دلیل (۳۲۸) ہمارے احاطہ وجود مین کسی دوسرے کی گنجایش نہین یعنی جتنی دور مین کو ہم آئے ہین اوتنے دور مین اور کوئی نہین سماتا جب ہمارا وجود ضعیف اپنی احاطہ مین کسی کو نہین آنے دیتا اوس موجود اصلی کا وجود قوی کیونکر اپنے احاطہ مین کسی دوسرے کو سمانے دیگا اور ظاہر ہے کہ احاطۂ وجود سب احاطون مین وسیع ہی اوس سی اوپر کوئی احاطہ نہین پس یہ بات تسلیم کرنی لازمی ہے کہ جیسے کشتی کی احاطہ مین کسی دوسری کشتی۔ یا دوسری کشتی کی حرکت کی گنجایش نہین ایسے ہی موجود اصلی کے احاطہ مین

دینیوالا اور ذلت دینیوالا ہی وہی خاص اپنی بندونکو حاجتمندی اور شہوت پرستی سی خلاصی دلواکر عزت بخشتا ہی اور اہل دنیا کو خوشامد
اور ہوا پرستی مین رکہکر ذلیل کرتا ہی وہی کامل سننے والا اور کامل دیکہنے والا ہی وہی حق و باطل مین قول فاصل کہنے والا ہی اور وہی
حاکم ہے جسکے حکم کو کوئی نہین رد کرسکتا اور وہی نہایت عادل ہی اوسی فعل کو کرتا ہی جسمین حکمت ہی وہ ظلم اور جور سی پاک ہی وہی بندونکو
توفیق دیتا ہی جس سے فلاح دارین حاصل کرسکین وہی بندون پر لطف اور عنایت کرتا ہی اور اونکو بطرف حق کی ہدایت اور ارشاد کرتا
ہی اور وہی دلون مین توحید کا حافظ ہی وہی عبادت کو آسان کرتا ہی اور عیوب سی بچاتا ہی وہی پوشیدہ اور مخفی امور کو جانتا ہی وہی سینونکے
علوم دوساوس سی خبردار ہی اوسکو غضب اور غیظ جلد سزا دینے پر برانگیختہ نہین کرتا وہ بڑی عظمت والا ہی وہ بڑی بخشش کرنیوالا اور گناہونسے
سی تجاوز کرنیوالا ہی وہی قدردانی کرنیوالا اور امر قلیل پر عطار جزیل دینیوالا ہی وہ علو مرتبہ مین ایسا کامل ہی کہ سب مراتب اوس مرتبہ کے
تحت مین ہین اوسکی ذات اور صفات تصور سی برتر ہین اور تمام قلوب اوسکی جلال مین حیران ہین اور جمیع عقول اوسکی وصف کمال سے
عاجز ہین وہ مشاہدہ حواس اور ادراک عقول سی برتر ہے وہ موجودات کا حافظ ہی وہی قوت بدنی اور رزق معنوی پیدا کرکے اجسام و
ارواح کو پہونچاتا ہی اور وہی تمام حاجات مین کافی ہی وہ صفات جلالیہ کے ساتھ موصوف ہی وہی جود و عطا کو بلا سوال اور بلا وسیلہ
کے دیتا ہی اوسکے خزائن ختم نہین ہوتے اور نہ اوسکی بخشش اور عطا منتہی ہی وہی ہی جو باوجود قدرت کے عفو کرتا ہی اور وعدہ کو وفا کرتا
ہی اور جب دیتا ہی تو آرزو سی زیادہ دیتا ہی اور نہین پروا کرتا کہ کسقدر دیا اور کسکو دیا وہی بندونکی احوال و افعال جانتا ہی اور اونکی موت کا
وقت اور اونکی سانس کی شمار جانتا ہی وہی ہی جو دعا کو قبول کرتا ہی اور مضطر کی حاجت روائی کرتا ہی اوسکا ملک اور اوسکی رحمت بڑی وسیع
اور کشادہ ہی وہ بڑی حکمت والا ہی اوسی نے ہر شے کو مناسب اور موزون بنایا ہی وہی ہی جو ہر ایک کیواسطے بہلائی کو پسند کرتا ہی اور اپنے
دوستون سی محبت رکہتا ہی اور وہی مخلوق کی قلوب مین محبوب ہی اوسکا کرم اور احسان بے پایان ہی اوسکی ذات و صفات سب سے
اشرف و اعلی ہی وہی رسولونکو احکام دیکر امتون کی طرف بہیجتا ہے اور وہی قبرون سی سب کو اوٹہا کر میدان حشر مین جمع کرنیوالا ہے وہی
ہمتون کو برانگیختہ کرتا ہی تاکہ میدان توحید مین ترقی کرین اور اخلاق رزیلہ سی بچین وہی حاضر ہی اور ظاہر و باطن ہر شے سی واقف ہے
اوسیکا وجود ثابت اور یقینی ہی وہی بندونکی سب امور کا متکفل ہی وہی بڑی قدرت کاملہ پوری پوری رکہتا ہی اور وہی نہایت قوی
اور نہایت غالب ہی جو کسی امر سے عاجز اور مغلوب نہین وہی اپنے دوستون کی مدد کرتا ہی اور اونکی امور کا متولی ہی وہی تعریف و
توصیف کی لائق اور مستحق ہے وہی تمام موجودات کا عالم ہی وہی کائنات کو عدم سی وجود مین لاتا ہی اور وہی دوبارہ مخلوق کو اعادہ
کرکے زندہ کرنیوالا ہی وہی زندہ کرتا ہی اور وہی مارتا ہی اور وہی حیات ازلی و ابدی رکہتا ہی اور وہی بالذات قائم ہے اور غیر کو قائم
کرنیوالا ہی اوس سے کوئی شے جسکو وہ چاہی فوت نہین ہوسکتی وہ نہایت کریم ہی وہ اپنی ذات و صفات اور افعال مین اکیلا
ہے کوئی اوسکا شریک نہین وہ حاجات سی منزہ ہی وہ ہمیشہ قائم ہی اوسکی طرف سب کی رغبت اور سب کا اعتماد ہے
وہ بڑے زور والا ہے جسکو چاہے مقرب کرے اور جسکو چاہے بعید رکہے وہی اول ہی کہ اوسکی اولیت کی ابتدا

جائے اور اوسکے خواص و افعال کو نہ بتلایا جائے لہذا ضروری ہی کہ اوس معجون کو منافع و مضار اوس حکیم مطلق کے دستور العمل کے مطابق معلوم کر کے کاربند ہونا چاہئے اور جسطرح صحت و مرض جسمانی کیواسطے بدن انسان موضوع ہی اسیطرح صحت و مرض روحانی کیواسطے روح انسانی موضوع ہی اور جیسے صحت جسمانی اصلی مانی جاتی ہی اور مرض جسمانی کو عارضی کہا جاتا ہے اسیطرح صحت روحانی اصلی ہی اور مرض روحانی کسی عارضہ سے ہی اور جیسا کہ طبیعت اور مرض مین مقابلہ ہی جسکو اطبا بحران کہتے ہین اسیطرح روح اور نفس مین جنگ ہی جسکو صوفیہ جہاد اکبر بولتے ہین اور جیسے طب جسمانی کی امراض مختلف ہین مثل صداع و فالج و سکتہ و استسقا و تشنج و لقوہ و سرسام و ذات الریہ و سوء مزاج جگر و بخار و پیچش و قولنج و نقرس وغیرہ اسیطرح طب روحانی کے امراض مختلف ہین مثل تکبر و کینہ و عداوت و حسد و بد اخلاقی و بیمروتی و مخاصمت و نزاع و عجب و غرور و ہوا و ہوس و کفر و معصیت کبیرہ و صغیرہ اور ہر مرض کے اسباب و علامات و علاجات جدا جدا ہین جنکو شرع نبوی بتلاتی ہی۔

دلیل (۳۳۱) عالم کے جملہ صفات کمالیہ اور صفات نقصانیہ عالم کے حدوث اور امکان پر دلالت کرتے ہین جن سے معلوم ہوتا ہی کہ عالم اپنی ذات مین دوسرے کا محتاج ہی جسمین یہ تمام صفات کاملہ ذاتی ہون اور کسی دوسرے کا فیض نہ ہون ورنہ تسلسل لازم آئیگا کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ انسان جو اشرف مخلوقات ہی کوئی صفت ذاتی نہین رکہتا اور نہ وہ صفت قابل زوال نہ ہوتی ہی اگر علم ہی تو اوسکے ساتہہ جہل بھی اور جو قدرت ہی تو عجز بھی ضرور ہے اور حیات کی ہمراہ ممات علی ہذا سمع و بصر بھی انسان مین پورے پورے نہین قریب کی شی نظر آتی ہی اور دور کی نظر نہین آتی اور وہ بھی بجز رنگ و شکل کے زیادہ نہین دیکھ سکتا اسیطرح سماعت دور سے دشوار ہی اور آہستہ کلام سننا مشکل ہی غرض انسان کی ہر صفت گو کاملہ ہی ہو مگر ناقص ہی اور ہر ناقص کسی کامل کی خبر دیتا ہی وہ بجز حق سبحانہ و تعالی کے دوسرا کون ہے۔

دلیل (۳۳۲) اسماء الٰہیہ کا ترجمہ اردو مین کیا جاتا ہی جس سے معلوم ہو جائیگا کہ اوس نے مخلوقات کو کیا کیا عطا کیا ہی اور وہ اپنے اسماء و صفات مین اکیلا ہی۔ وہ یہ کہ وہ ذات جامع جمیع صفات کمالیہ ہی اوسکی رحمت دنیا مین مومن و کافر کو عام ہی اور آخرت مین مومنون کیواسطے خاص ہی وہ بادشاہ بڑی مملکت اور قدرت والا ہی وہ تمام نقصانون سے پاک ہی۔ وہ جملہ عیوب اور شرور سے منزہ ہی اوس نے مخلوق کو دفع مضرت کی اسباب دیکر امن بخشا ہی اور وہ بڑا نگہبان ہی۔ اوسکی اوصاف کا احاطہ نہین ہو سکتا وہ عدیم المثال وہ بندون کی اصلاح کرنیوالا اور شکستگی کو دور کرنیوالا ہی وہی صاحب کبریائی ہی اوسکی صفات مخلوق کی صفات سے اعلی ہین وہی ہر شی کا اندازہ کرنیوالا اور ایجاد کرنیوالا اور ہر شی کو بمقتضای حکمت بدون تفاوت و خلل کے پیدا کرنیوالا ہی وہی صورت اور شکل ہر شے کی بناتا ہی وہی بندون کے عیوب اور گناہ دنیا مین چھپاتا ہی اور آخرت مین عذاب سے بچاتا ہی ہر شے اوسکی مسخر ہے وہی ہمیشہ انعام بلا عوض دیتا ہی رزق اور نفع کی اشیائ اور انکی اسباب وہی پیدا کرتا ہی وہ ہر شخص بلکہ ہر شے کو حسب استعداد و قابلیت رزق اور قوت بخشتا ہی اوسکا علم تمام اشیاء کے ظاہر و باطن اور کلیات و جزئیات کو محیط اور حاوی ہی وہی درمیان خلائق کی فیصلہ کرنیوالا ہی وہی رزق کو جسپر چاہتا ہی تنگ کرتا ہی اور جسپر چاہتا ہی فراخی اور وسعت دیتا ہی وہی دلون کو قبض اور بسط کرتا ہی وہی پست کرنیوالا اور بلند کرنیوالا ہی اور وہی عزت

دلیل (۳۳۵) ماہیت کا تصور بدون وجود کے بھی ہو سکتا ہے چنانچہ کرہ اور مثلث اور مربع کی ماہیت عقل مین بلا وجود
بھی آتی ہے پس دونون مین غیریت ہوگی۔

دلیل (۳۳۶) کبھی ثبوت ماہیت کی تصدیق واسطے نفس اپنے کے ہوتی ہی اور وجود ماہیت مین شک ہوتا ہے
اس دلیل سے بھی غیریت ثابت ہے۔

دلیل (۳۳۷) وجود اگر عین ماہیت ہوتا تو ماہیت واجب ہوتی اور وجود کا حمل ماہیت پر مفید نہوتا بلکہ کوئی شے
معدوم نہ ہوتی ورنہ سلب الشی عن نفسہ لازم آتا۔

دلیل (۳۳۸) وجود عالم مین مشترک ہی برخلاف ماہیات وحقایق کے کہ وہ مشترک نہین لہذا وجود اور ماہیت جدا جدا ہوے اور
فنا رعالم جائز ہوا۔

دلیل (۳۳۹) جسطرح انسان چار عنصر یعنی آب خاک ہوا آگ سی جو باہم دشمنی رکھتے ہین مرکب ہوا ہی ایسی ہی یہ عالم بھی اشیار مختلف المزاج
اور مختلف التاثیر سے مرکب ہوا ہی بلکہ کثرت اجزار عالم بقدر عالم کی بڑائی کے بدرجہ غایت ہی اور جب عالم مختلف اقسام کی موجودات سی مرکب ہوا
اور ہر قسم کی مختلف تاثیر ہوی تو بے شک ایک دوسرے کا دشمن ذاتی اور مخالف اصلی ہوگا۔ اور اوس کی بقا کا روا دار نہ ہوگا اور جب ذرا بھی
ایک کو غلبہ ہوگا تو تمام عالم کی مزاج مین ایک فساد آجائیگا یعنی وہ کیفیت متوسط جو پیشتر تھی زائل ہو جائیگی اور جب وہ کیفیت باقی نہ رہی اور معتدل
مزاج جاتا رہا تو تمام عالم کی حق مین یہ مرض مہلک ہوگا اسلیے کہ آدمی کا بدن مثلاً چار چیز دن سے مرکب ہی اور ان چار کی غالب ومغلوب ہونے سے
ہزارون امراض طرح طرح کی پیدا ہوتی ہین پس عالم تو بیشمار چیزون سی مرکب ہی اونکی غالب ومغلوب ہو نیسے تو لاکھون قسم کی مرض پیدا ہو جائینگے
اور جسطرح انسان کی مثلاً ایک عمر طبعی ہی اسیطرح تمام عالم کی بھی ایک عمر طبعی ضرور ہی۔ آخر فنا آخر فنا۔

دلیل (۳۴۰) کوئی معاملہ اور بیع وشرا اپنی ذات کیواسطے نہین ہوتا بلکہ مقصود اوس سی نفع ہوتا ہی اسیطرح کوئی منکر بوجہ نفس انکار
کی انکار نہین کرتا بلکہ اپنے مقابل کو مغلوب کرنا یا اپنی اظہار خوبی کیواسطے کرتا ہی غرض کوئی صورت بے معنے کی چاشنی نہین دیتی اسیطرح کسی سے سوال
کرنا کہ یہ کام کیون کیا اوسیوقت صحیح ہی کہ جب اوس کام اور اوس صورت سی دوسرے معنی پیدا ہوتے ہون ورنہ سوال کرنا فضول ہوگا پس
چون وچرا کہنا سوال فائدہ سی ہی اگر کوئی فائدہ نہ ہو تو لغو ہی اسلیے کہ جب وہی شکل وصورت مقصود بالذات ہو تو وہی فائدہ ہی اب کونسا
فائدہ سائل پوچھتا ہی لہذا ہر صورت واسطے کسی معنی کی بنائی جاتی ہی پس آسمان وزمین اور انسان وحیوان جملہ اشیار کو اگر خاص صورت کیواسطے
بنایا گیا ہو تو اسمین حکمت نہوی بلکہ ضرور ہی کہ چاند سورج وستارے وتمام علویات وسفلیات کو کسی مصلحت اور حکمت کی واسطے بنایا گیا
ہو کیونکہ بنانیوالا اگر حکیم نہین تو یہ ترتیب اور اعلی درجہ کا انتظام کیسے ہو سکتا ہی اور جو صانع عالم حکیم ہی تو فعل اوسکا ہرگز حکمت سی خالی نہین
پس جسطرح انسان کا مرنا اور غذا کا فنا ہونا کسی حکمت پر مبنی ہی اسیطرح تمام عالم کی فنا وسیطے بڑے کی جزا وسزا ہی خالی از حکمت نہین ہی
دلیل (۳۴۱) جو چیز اجزار مختلف سی مرکب ہوتی ہی اول اجزا کیلیے ضرور کوئی نہ کوئی معدن اور اصل ہوتی ہی کہ ابتدا ترکیب

نہین اور وہی سب کے بعد قائم رہیگا کہ اوسکی آخریت کی انتہا نہین اور اوسی سے تمام امور شروع ہوی اور اوسیکی طرف عود ہے اور
وہی مراتب وجود مین مقصود ہی اوسیکا عالم مین ظہور ہی اور وہی مخلوق سے چھپا ہوا ہی وہی امور کا متولی اور خوشی او رغم کا حاکم ہے
وہ نہایت عالی اور نقصانون سے مبرا ہے وہی نہایت محسن ہی وہی بندہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے جبکہ بندہ اوسکی طرف رجوع کرتا ہے
اور وہی گنہگارون کو توبہ کے اسباب کی توفیق دیتا ہے اور عذر کرنے والونکا عذر قبول کرتا ہے وہی انتقام لینے والا ہے اور
وہی معاف کرنیوالا ہے وہی مہربان نہایت رحمت کرنیوالا ہے اوسیکا حکم تمام جہان مین چلتا ہے کوئی اوسکے احکام وقضا رو قدر
کو نہین روک سکتا تمام خوبین اور کمالات مخلوقات کے اوسیکا فیض ہین وہی امور متضادہ اور مختلفہ کو جمع کرکے اون سے
عجیب وغریب آثار ظاہر کرتا ہے وہی انصاف کرنیوالا ہے اور ظالمین سے مظلومین کا انتقام لینے والا ہے اور وہی علاحدہ
سے اور ضعیفون سے ظالمون کو دور رکہتا ہے وہ ہر شے سے مستغنی اور بے پروا ہے اور وہی جسکو چاہتا ہی غنی کر دیتا ہے وہی
اسباب ہلاک ونقصان کو ابدان وادیان سے دفع کرتا ہی اور وہی ضرر دینے والا ہے اور وہی نفع دینے والا ہے وہی نور آسمان
وزمین ہے اور وہی ہدایت کرنیوالا ہے اور وہی جدید بجدید صورتون کا عدم سے وجود مین لانیوالا ہے وہی باقی ہے اور وہی بعد
فنا کے وارث ہی اوسکی تدبیر بلا مشورہ کے اپنی غایت پر پہونچتی ہے وہی مجسم م اور عاصی کے عقوبت مین جلدی نہین کرتا ہے
وہی پروردگار ہر عالم کا ہی اور وہی دن جزا کا مالک ہی اور جاننا چاہئے کہ صفات دو قسم ہین ایک صفات ذات اور دوسری
صفات فعل اور دونون مین فرق یہ ہے کہ جس شے سے اللہ تعالی موصوف ہو اور اوسکی ضد سے موصوف نہ ہو تو وہ صفات
ذات ہین جیسے علم او رقدرت اور عزت اور عظمت - اور اوسکی ضد سے موصوف ہونا جائز ہو تو وہ صفات افعال ہین جیسے رافت
ورحمت وسخط وغضب - اور صفت کا اطلاق بدون ذات کے ہوتا ہی جیسے علم او رقدرت اور اسم کا اطلاق مع ذات کے ہوتا ہے
جیسے عالم اور قدیر - اب غور کا مقام ہے کہ مخلوق کے پاس کونسی شے ہے جو حق سبحانہ تعالی کی طرف سے نہین پہونچی اوسکے اعضا
اور قوی اور افعال سب اوسی خالق کے پیدا کئے ہوئے ہین - رہا اختیار وہ بھی اوسی کے اختیار سے پیدا ہوا ہی گو تعلق اختیار مخلوق
مین اختلاف ہی کہ وہ عدمی ہی یا وجودی بہرحال بندہ کے اجزا اور تمام تار و پود اوسی معبود کا فیض ہی خدارا ان صفات آلہیہ کا
ذرا خیال رکہئے پہر اگر اودہر سے جذبہ او رکشش نہ ہو تو ہم سے کہئے -

دلیل (۳۴۳) عالم کا وجود اوسکی ماہیت کا غیر ہے کیونکہ سلب وجود کا ماہیت سے درست ہی اور سلب ماہیت کا ماہیت سے
درست نہین پس وجود غیر ماہیت ہوا اور جبکہ وجود عالم ماہیت کا غیر ہوا تو اوس وجود کا عالم سے سلب ہونا محال نہین اور کسی عقل
کی مجال نہین کہ اوسکا استحالہ ثابت کر سکے -

دلیل (۳۴۴) ماہیت کی نسبت وجود وعدم کیطرف برابر ہی اور ماہیت کی نسبت اپنی نفس اور اوسکی سلب کیطرف برابر نہین
لہذا وجود ماہیت کا غیر ہے -

اسیطرح افعال بد کو سمجھئے ۔

دلیل (۳۴۵) جب روح ایک بدن سے جدا ہو کر دوسرے بدن سے متصل ہوگی تو ضرور درمیان کے زمانہ میں معطل رہیگی پس تھوڑے زمانہ کا تعطل جائز کہنا باقی زمانون کے تعطل کے جواز کا مقتضی ہے پس تناسخ کی کیا حاجت رہی اور جو درمیان اتصال و انفصال کے زمانہ نہیں سمجھ

دلیل (۳۴۶) نفس کا حدوث وقت حدوث بدن ضرور ہے پس جو مزاج بدنی حادث ہوا اوسکے ساتھ اوس بدن کیلئے نفس بدبر کا حدوث چاہیئے لہذا ایک بدن کیواسطے ایک نفس کافی ہے۔ حالانکہ درصورت تناسخ کے دو نفس ہا ایک بدن کیواسطے لازم ہین ایک وہ نفس جو ہمراہ بدن پیدا ہوا ہے اور دوسرا وہ نفس جو پہلے بدن کو چھوڑ کر اس بدن میں آیا ہے پس اگر تدبیر اور تصرف بدن مین نہ کرے تو نفس نہین ہے ورنہ تحصیل حاصل سے محال ثابت ہے

دلیل (۳۴۷) دو حال سے یہ تناسخ خالی نہیں یا وہ نفس دوسرے بدن سے وقت فساد بدن اول کے متصل ہوگا یا کچھ پہلے یا کچھ بعد کو پس اگر اوسی وقت متصل ہو تو ہم پوچھتے ہین کہ دوسرا بدن اسی وقت مین جبکہ اول بدن خاسد ہوتا ہے پیدا ہوا ہے یا اوس سے پہلے اگر اوسی وقت حادث ہوا ہے تو نفوس مفارقہ اور ابدان حادثہ کی شمار تمام اوقات مین برابر ہے یا عدد نفوس زیادہ ہے یا کم پس درصورت مساوات واجب ہے کہ فساد بدن کو حدوث بدن دیگر لازم ہو اور نیز ابدان کا ۔۔ اور فاسدہ کا عدد برابر ہو اور یہ بالکل خلاف واقع اور خلاف عقل ہے اور اگر نفوس زیادہ ہون تو ایک بدن پر کثیر کا جمع ہونا لازم ہوگا۔ پس اگر استحقاق اتصال کا سب مین برابر ہے تو سب متصل ہونگی اور ایک بدن کیلئے نفوس کثیرہ کا ہونا لازم آئیگا جسکو ہم ابھی باطل کر چکے ہین یا سب مین جھگڑا پڑیگا جسکا نتیجہ سب کا عدم اتصال ہے پس بدن بعد فساد بدن اول کے غیر متصل رہیگا حالانکہ اوسکو متصل مانا تھا اور جو استحقاق مین مختلف ہونگی تو بعض کا اتصال اور بعض کا عدم اتصال لازم آئیگا۔ اور جو نفوس قلیلہ ہون تو دو حال سے خالی نہین یا ایک نفس کئی بدن سے متصل ہوگا تا کہ حیوان اور غیر حیوان ہونا ایک ہی نفس کو لازم ہوگا جو محال ہے یا بعض ابدان مستعدہ بلا نفس رہینگے اور یہ بھی نہین ہوسکتا یا بعض بعض سے متصل ہونگے اور دوسرے ابدان کیلئے دوسرے نفوس پیدا کئے جاینگے اسمین دو محال لازم ہین ایک ترجیح بلا مرجح اور دوسرے حدوث نفس بعض ابدان کیلئے بلا اولویت ۔ اور اگر نفس مفارقہ کسی بدن کیساتھ متصل ہو کہ وہ قبل مفارقت کے پیدا ہو گیا ہے پس اگر اس بدن کیلئے دوسرا نفس ہے تو دو نفس کا تعلق ایک بدن سے لازم آئیگا اور جو دوسرا نفس نہ ہو تو بدن کا جو مستعد نفس ہے معطل ہونا لازم آئیگا ۔

(اب دلائل رسالت سنئے)

دلیل (۳۴۸) عقل کو جمیع امور معلوم کرنے مین استقلال نہین خصوصاً وقت تعارض امور کے۔ بلکہ بعض کو عقل مستقل طور سے دریافت کر لیتی ہے اور بعض سے قاصر ہے کیسطرح اوسطرف رستہ نہین اور بعض مین تردد کرتی ہے پس جن امور کو استقلالاً ادراک کرتی ہے مثلاً وجود باریتعالیٰ اور علم و قدرت الٰہی انکو رسول سے تقویت اور تاکید زیادہ ہوجاتی ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے ادلۂ عقلیہ باہم ایک دوسرے کی مدد کرین۔ اور جن امور کی ادراک سے عقل قاصر ہے مثلاً دیدار الٰہی اور معاد جسمانی اور فلان روز روزہ رکھنا یا اور فلان روز روزہ رکھنا اچھا ایسے امور رسول کے بیان سے

مین اون اجزا رکو اوسمین سی لیا ہو اور پہر وہ اجزار مجتمعہ اگر جدا جدا ہو جائین تو خود بہ خود اپنی اصل مین ملجائین یا قابل اسکے ہون کہ اونکو اپنی اصل مین پہونچا دیا جاوے اچہون کو اچہی مقام مین اور برون کو برے مقام مین پہونچایا جاوے اسیکو قیامت کہتے ہین۔

ابطال تناسخ

اب ابطال تناسخ یعنے آواگون کی دلائل بیان کی جاتی ہین

دلیل (۳۴۲) جونون کا سلسلہ دو حال سے خالی نہین یا زمانہ گزشتہ مین غیر متناہی ہوگا یا متناہی اگر غیر متناہی مانا جاوے تو سلسلہ غیر متناہی لازم آئیگا جو بدلائل و براہین کثیرہ باطل ہی اور جو متناہی تسلیم کیا جائے تو سب سے اول جون مین جو کچہ آرام و تکلیف پیش آئی ہونگی اور بیشک پیش آئی ہونگی کیونکہ کوئی انسان ان دونون سی خالی نہین رہ سکتا خاصکر جینی کا آرام اور مرنے کی تکلیف تو ہم دیکھتے ہین کہ وہ کونسی پہلی جون کی جزا و سزا ہی تو اب بجز اسکی کہ یون کہا جاوے کہ آرام و تکلیف کا جزا و سزا مین منحصر ہونا کچہ ضرور نہین بلکہ ممکن ہے کہ کسی اور مصلحت کیلئے ہو آخر اولاد کو بوجہ تعلیم علم جو کچہہ تکلیفین دیجاتی ہین اور شیر خوارگی مین جو کچہ رعایت و مروت احسان کئی جاتی ہین وہ کونسی عمل کی سزا و جزا ہی بلکہ یہ دونون باتین اولاد کے حق مین داخل تربیت و پرورش ہین پہر جب بنی آدم کے حق مین بہت سی ایسی آرام و تکلیف جو بظاہر بنی آدم سی پہونچتی ہین جزا و سزا نہ ہوے تو خدا کی طرف سی جو آرام و تکلیف پہونچتی ہین وہ تمام کیونکر داخل جزا و سزا ہونگی بلکہ اوسکی طرف سے بدرجہ اولی ایسے ہی آرام و تکلیف پہونچنی چاہئین جو داخل تربیت ہون کیونکہ حقیقت رب و مربی وہی ہی بلکہ بندونکی تربیت بھی حقیقت مین اوسی کی تربیت ہی اور بندے بیچ مین بمنزلہ آلہ کی ہین۔ غایۃ ما فی الباب اگر کسی خاص خاص کیلئے تربیت نہو تو مجموعہ عالم کیلئے ہی سہی کیونکہ مجموعہ عالم بھی ایک شخص واحد ہی اور اوسکی لئے بھی ایک روح جداگانہ ہے۔

دلیل (۳۴۳) عقل کے نزدیک یہ بات نہایت بعید ہی کہ کوئی روح پہلے زمانہ کی ایام شعور کی وقائع کو ایسا بہول جاوے کہ بالکل دل سی محو ہو جاوین خاصکر وہ باتین جنکی جزا و سزا مین فی الحال تکلیف و آرام اٹہاتی ہی کیونکہ وہ جزا و سزا ہی کیا ہوی جو اوسکو اپنی کئے ہوے کی خبر بھی نہ ہو۔ اس صورت مین تو لازم تہا کہ روح کو اپنی سب افعال پہلی جون کی یاد ہوتی اور روز ازل کی ہنگامہ کو یاد نہ رکہنا خلاف قیاس نہین کیونکہ لمحہ دو لمحہ یاد و گھڑی کیلئے یہ قصہ پیش ہوا نہ کہ عمر بہر کیلئے۔

دلیل (۳۴۴) اگر ان احوال کو جزا و سزا ہی کہا جاوے تو اسمین کیا مشکل ہی کہ اسی عالم کی افعال کی جزا و سزا ہون مثلاً کوئی زہر کہاتا ہی تو مر جاتا ہی اور تریاق کہاتا ہی تو اچہا ہو جاتا ہی کوئی شخص کسی زبردست کیساتہہ کچہہ برائی کرتا ہی تو انجام کار نقصان اٹہاتا ہی اور کسی امیر صاحب مروت کی ساتہہ سلوک کرتا ہی تو فائدہ اٹہاتا ہی ایسی ہی اور قسم کی افعال بہی اس قسم کی ہون کہ اونکا ثمرہ یہین مرتب ہوتا ہو تو کیا حرج ہی جیسے کسی کی ران یا پنڈلی مین کوئی دنبل نکلتا ہی تو وہ ایام گذشتہ کی غذاؤنکا ثمرہ ہوتا ہی گھڑی دو گھڑی کی کہانے سے دنبل پیدا نہین ہوتا اسلئے اکثر وہ کہانے یاد بھی نہین رہتی احساس یاد نہ رہنے سے کچہ نقصان بھی نہین کیونکہ دنبل کا نکلنا عرف مین اوس غذا سابق کی سزا نہین گنی جاتی بالقیاس دنبل کو اوس غذا کا ثمرہ اور اثر کہتے ہین یا اسیطرح یہانکی آرام و تکلیف کو بھی کسی غذا یا کسی حرکت کا ثمرہ سمجہئے تو کچہ مشکل نہین علی ہذا القیاس بعضے افعال نیک سی اگر بعضو تکالیف پیدا ہون تو کیا مشکل ہے

کہ کار خیر و امور میں رغبت کریں اور کار بد اور منہی عنہ سے احتراز کریں اور بچیں۔

دلیل (۲۵۵) رسالت حق تعالی کیطرف سے مہربانی ہے اور تمام عالم کیلئے رحمت ہے کیونکہ اسمین حکمتیں اور مصلحتیں بے شمار ہیں اعلی درجہ وہ انتظام جس سے اصلاح بنی نوع انسان کی علی العموم معاش و معاد میں ہے بدون بعثت انبیاء کے کامل نہیں ہوتا و نیز بعثت انبیاء خیر عام کا سبب ہے اور حکمت اور عنایت الہی کا اقتضا ہے جو بندوں پر جناب باری نے بڑا احسان اور انعام کیا ہے اگر رسالت نہوتی کمال انسانی کا ظہور مشکل تھا اور تمیز خیر و شر و حسن و قبح دشوار تھی۔

دلیل (۲۵۶) اگر بعثت رسل نہوتی تو شقی لوگ یہ حجت پیش کر سکتے تھے کہ اے پروردگار ہماری ترکیب ایسی بنائی گئی ہے جس سے سہو اور غفلت ہے اور غضب اور شہوت ہمارے اندر رکھی گئی ہے اور ہم پر ایک دشمن ہمارا جو ہمارے بہکانے اور گمراہ کرنے میں حریص ہے مسلط کیا گیا ہے پس کیوں کسی شخص کو ہمارے پاس نہیں بھیجا تاکہ ہم اوس سے خوش ہوتے اور وہ خوش نہوتی اور سہو کے وقت وہ ہمکو متنبہ کرتا اور ہر وقت نسیان کے وہ ہمکو یاد دلاتا اور ہر وقت جہل کے تعلیم دیتا اور شہوت سے ہمکو مانع آتا لہذا جناب باری نے اس حجت کو قطع کرنے کیلئے انبیاء بھیجے اور جسکو چاہا اپنی رحمت سے خاص کیا بدون استحقاق و اتمام شروط کے۔

دلیل (۲۵۷) حق تعالی حاکم اور خالق اور منعم حقیقی ہے اوسکی رضا جوئی اور اطاعت ہمارے ذمہ فرض ہے اور اوسکی رضا کے موافق کام کرنا بدون اطلاع رضا و غیر رضا متصور نہیں۔ اور رضا کی اطلاع کا حال یہ ہے کہ ہماری تمہاری رضا و غیر رضا بھی بدون بتلانے کے کسیکو معلوم نہیں ہو سکتی پس خداوند عالم کی رضا و غیر رضا بے اوسکی بتلانے کے کسیکو کیونکر معلوم ہو سکے حالانکہ ہم جسمانی ہیں اور جسم سے زیادہ کوئی ظاہر نہیں باینہمہ اگر سینہ سے سینہ ملادیں اور دل کو چیر کر دکھلادیں تو بھی دل کی بات دوسرے کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ رب العلمین تو سب سے زیادہ لطیف ہے کہ دکھلائی نہیں دیتا پھر اوسکی ذات کی بات بدون اوسکے بتلائے کسی کو کیونکر معلوم ہو سکے اور جو ایک دو بات کسیکو عقل سلیم سے معلوم بھی ہو جاسے تو اوس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اوس میں تغیر نہو کیونکہ احتمال ہے کہ حق تعالی بوجہ خود مختاری و بے نیازی و مصلحت کے اوس حکم کو منسوخ کرکے دوسرا حکم دیدے علاوہ بریں اس قسم کے علم اجمالی سے کیا کام چلتا ہے جب تک تفصیل اعمال کی من اولہا الی آخرہا معلوم نہو جائے تعمیل حکم نہیں ہو سکتی لہذا اوسکے ارشاد کا انتظار ضرور ہے مگر اوس کی شان عالی کو دیکھئے تو یہ بات کب ہو سکتی ہے کہ خود خداوند عالم ہر کس و ناکس کو اپنی رضا و غیر رضا کی خبر دے بادشاہان دنیا اس تہوڑی سی نخوت پر اپنی ہی بنی نوع سے نہیں کہتے دوکان دوکان مکان مکان پر کہتے نہیں پھرتے مقربان بارگاہ سے کہدیتے ہیں وہ اوروں کو سنا دیتے ہیں اور بذریعہ اشتہارات و منادی اعلان کرادیتے ہیں خداوند عالم کی بارگاہ اعلی ہے وہاں بھی یہی ہوگا کہ مقرب بنے فرمائے اور وہ دوسروں کو پہنچائیں ایسے لوگوں کو اہل اسلام انبیاء اور پیغمبر اور رسول کہتے ہیں لیکن دنیا کے تقرب اور خواہی کیلئے بھی سراپا اطاعت ہونا ضرور ہے اپنی مخالفوں کو اپنی بارگاہ میں کون گھسنے دیتا ہے اسلئے یہ ضرور ہے کہ وہ مقرب جن پر اسرار اور اصول احکام آشکارا کئے جاتے ہیں ظاہر و باطن میں مطیع ہوں پس جنکو خداوند علیم و خبیر باعتبار ظاہر و باطن کے مطیع و فرمانبردار سمجھے گا اون سے غلطی ممکن نہیں برخلاف

معلوم ہوجاتے ہین اور اونکی وقوع کا یقین ہوجاتا ہی اور جن امور مین عقل کو تردد ہوتا ہی کہ دونون طرف سی کسی طرف کو ترجیح نہین دے سکتی چنانچہ شکر منعم قبل ورود شرع کے کیونکہ شکر منعم کرنا منع اس وجہ سی ہی کہ ملک آلہی مین بلا اجازت تصرف کرنا نہین چاہئیے اور اوس کا ترک بھی منع ہی اسلئے کہ وہ ترک طاعت ہی اور بعض امور ایسے ہین جنکو عقل حسن ظن سے غلبہ دیتی ہی لیکن قباحت وہمی ہی لہذا رسول کے مبعوث ہونے سی فیصلہ ہوجاتا ہی اور حق باطل سے متمیز ہوجاتا ہی۔

دلیل (۳۴۹) فرض کیا جائے کہ عقل جملہ امور کو معلوم کر سکتی ہی لیکن واسطے تنبیہ غافلین اور تکمیل عاقلین کے رسول کے بھیجنے کو کون مانع ہی۔

دلیل (۳۵۰) عقول مین تفاوت ہوتا ہی چنانچہ ایک جماعت ایک فعل کو اچھا سمجھتی ہی اور دوسری جماعت اوسی فعل کو برا جانتی ہے تو انکا تنازع باعث جدال و قتال ہوگا پس نبی اور رسول ضرور ہی تاکہ وہ بتلا وے کہ کس کی رائے صواب پر اور کسکی عقل خطا پر ہے ورنہ بلا معنی خلاف حکمت ہی۔

دلیل (۳۵۱) رسول کی بعثت مین تکمیل نفوس ہی اسلئے کہ نفوس کی استعداد علمیات اور عملیات مین مختلف ہوتی ہی جیسے رسول کی وجہ سی ظاہر ہوجاتی ہے۔ اور تعلیم اخلاق ہی جو اشخاص کی اصلاح سی متعلق ہی اور سیاسات مدن بھی رسول کی تعلیم سی معلوم ہوتی ہین غرض اخلاق شخص و منزل و مدن کی تعلیم بذریعہ رسول تکمیل پاتی ہی اسیطرح منافع اور مضار ادویہ واغذیہ جو تجربہ سی بدون مرور زمانہ دراز نہین معلوم ہوسکتی ہین طبیب سے معلوم ہوجاتی ہین۔

دلیل (۳۵۲) اسمار و صفات آلہیہ نہایت مخفی ہین اور فہم و عقل کو اوسطرف رسائی بہت کم ہی خصوصاً وہ اسما اور صفات جنپر آثار دلالت نہین کرتے ہین اسلئے انبیار علیہم السلام کا مبعوث ہونا حکمت آلہیہ کا اقتضا ہوا جنہون نے ایسے شیون اور صفات کی خبر دی جنکو ادراک کرنا عقل کی طاقت سی خارج تہا اور عقل کو ایسے علوم کے حصول سی کمال حاصل ہوگیا جو بطور خود اوسکو ہرگز حاصل نہین ہوسکتا تہا۔

دلیل (۳۵۳) عقل کو ایسے امور سی رسولون نے خبر دی ہی جنکو وہ جائز جانتی تھی اور اونکا واقع ہونا اوسکو معلوم نہ تہا چنانچہ احوال معاد کا مفصل بیان اور اوسکے واقع ہونی کی خبرین بالخصوص نبی آخر الزمان کی زمانہ مین احوال معاد اس شرح و بسط سے اظہار کیگئی کہ پہلے کبھی اسقدر بیان نہین کیاگیا۔

دلیل (۳۵۴) انسان کو جو احوال عارض ہوتے ہین دو حال سے خالی نہین موافق یا مخالف جسکو خیر و شر کہا جاتا ہی اور جسکی سعادت اور شقاوت کا دنیا اور برزخ اور آخرت مین دار و مدار ہی۔ اور خیر سی مقصود اوسکا حاصل کرنا ہی اور شر سی مقصود اوسکا فوت کرنا ہے اور حاصل کرنا اور فوت کرنا علم کی فرع ہی اور خیر و شر کا علم نہایت مخفی ہی کیونکہ وہ بدون تعلق خطاب آلہی کے عقل سے نہین معلوم ہوتے اسلئے رسولون کو بہیجا گیا تاکہ وہ تینون مقام کے احوال خیر و شر کے بتلاوین اور لوگونکو ہدایت کرین

شروع ہوئی ہے اونسے پہلے صرف یاد پر دارو مدار تھا اسلیئے اختلاف ہوگیا۔ مگر روایت صحیح لکھتا ہون واللہ اعلم بالصواب۔
عدنان بن ادبن ادو بن الہمیسع بن سلامان بن بنت بن حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم بن تارح بن ناحور بن شاروغ بن ارغو بن فالغ
بن عابر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن الیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم
علیہم الصلوۃ والسلام۔ اور کنیت آپکی ابوالقاسم ہے۔ اور والدہ ماجدہ آپ کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب ہین اور
تولد آپ کا مکہ مین ہوا ہے۔ پیر کے دن بارھوین ربیع الاول کو اصحاب فیل کے آنے سے کچھ پہلے۔ اور آپکے والد ماجد کا انتقال ہوگیا جبکہ
آپ اپنی والدہ ماجدہ کی پیٹ مین تھے۔ اور آپکی والدہ ماجدہ کا انتقال مقام ابواء مین ہوا جبکہ آپ سات برس کی ہوئے تھے اور آپکے دادا
عبد المطلب نے آپکو آٹھ برس کی عمر مین اپنی کفالت مین لیلیا تھا۔ اور آپ آٹھوین تاریخ ربیع الاول کی سال فیل کے اکتالیسوین
برس مبعوث ہوئے۔ اور تیرہ سال مکہ مین رہے اور مدینہ شریف مین پیر کے دن بارھوین ربیع الاول کو تشریف لائے۔ اور دس برس مدینہ مین
قیام فرمایا اور تریسٹھ برس کی عمر مین پیر کے دن پہلی تاریخ ربیع الاول کی وفات پائی اور بدھ کی شب مین دفن ہوئے۔ انا للہ
وانا الیہ راجعون۔ آپ خاتم النبیین ہین اور شریعت آپکی پہلی شریعتون کو منسوخ اور موقوف کرتی ہے۔
دلیل (۳۶۲) ایک نور آپکے آباء مین منتقل ہوتا رہا یہانتک کہ آپ تولد ہوئے اور آپ ختنہ کئیے ہوئے اور ناف کٹی ہوئے پیدا
ہوئے کہ ایک ہاتھ آپ کا آنکھون پر اور ایک ہاتھ ناف پر رکھا ہوا تھا۔ اور مہر نبوت آپکی پشت مبارک مین موجود تھی اور قد آپکا طویل قامت
کی روبرو طویل ہوجاتا تھا اور متوسط کی روبرو متوسط۔ اور آپ پشت کیطرف سے بھی ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ روبرو سے دیکھتے اور تاریکی مین
بھی آپکی نظر وہی تھی جیسی روشنی مین تھی اور بعید شے کو قریب شے کی طرح دیکھ لیتے تھے اور جسم مطہر آپکا شفاف تھا کہ سایہ زمین پر نہ گرتا
تھا اور آفتاب کے دیکھنے والے کو وہ جسم شفاف باوجود حیلولت کے مانع نہین ہوتا تھا۔ پھر سچائی اور امانت اور عفت اور شجاعت اور انصاف
اور حکمت اور سخاوت اور زہد اور تواضع مساکین پر اور شفقت اور ترحم مخلوق پر اور صبر و تحمل کرنا تبلیغ احکام کی سختیون پر اور ہمیشہ
اور ہر وقت مکارم اخلاق پایا جانا اور علوم الٰہیات مین کمال بغایت ہونا اور امور دینی و دنیوی کی قواعد اور مصالح بیان کرنا اور
مستجاب الدعوات ہونا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس کو آپ نے دعا دی تھی کہ اے اللہ تو اسکو دین کی سمجھ دے اور علم تاویل
عنایت فرما۔ یہ دعا ایسی مقبول ہوئی کہ وہ بحر العلوم ہوگئے۔ اسیطرح عتبہ پر آپنے بددعا کی کہ یا الٰہی اسپر کوئی درندہ اپنے درندون مین سے
مسلط کر سو اسکو شیر نے پھاڑ ڈالا۔ اور سراقہ پر بددعا کی تھی کہ اوسکا گھوڑا زمین مین دھس جاوے۔ جبکہ وہ تعاقب مین آتا تھا تو
گھوڑے کے چارون پیر زمین مین دھس گئے۔ علی ہذا القیاس۔ غرض یہ تمام اوصاف جناب رسالت مآب نبی آخر الزمان مین غایت

مقربان دنیا کے۔

دلیل (۳۵۸) بندہ کا وجود امکانی تین مرتبہ رکھتا ہی ایک علوی نورانی مثل ملائکہ کے اور دوسرا سفلی جسمانی مثل جنات کے اور تیسرا متوسط درمیان اول و دوم کے جیسے انسان اور انسان بھی تین مرتبہ رکھتا ہی بعضے انسان وہ ہین جنپر مرتبہ عالی کا حکم غالب ہی اور وہ کاملین ہین جو نہایت اعتدال پر ہین اور بعض آدمی ایسے ہین جنپر مرتبہ سفلی کا حکم غالب ہی اور وہ اشقیا اور بدبخت ہین جنکا ٹھکانا اسفل السافلین ہی اور بعض انسان دونون مرتبون مین متوسط ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنہون نے تصدیق کر اچھے عمل کیئے۔ پھر کاملین دو قسم ہین بعض وہ ہین جو ہر طرح سی مرتبۂ ملائکہ رکھتے ہین جنکو انبیا کہتے ہین وہ صورت بشر مین پیدا کیئے گئے تاکہ قابلیت اور مناسبت فیض الٰہی کی ہمیشہ ترقی کرتے رہین اسلیئے اول فیض لینے والے درگاہ الٰہی سے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہین اور انکے مراتب متفاوت ہین بعض تو بلا واسطہ فیض لیتے ہین اور بعض بتوسط واسطہ کے پھر اولیا کا مرتبہ ہی۔ جو انبیا سی بوجہ مناسبت کے فیض حاصل کرتے ہین اور فرشتون سی بطور الہام و کلام کے فیض لیتے ہین اور جنات کو جو فیض حاصل ہوتا ہی وہ یا فرشتون سی یا فرشتون سی یکر تر ہین یا انبیا یا اولیا کے ذریعہ سی لیتے ہین اور بعض آدمیونکو جو بعض امور معلوم ہوتی ہین حالانکہ وہ انبیا کی متابعت نہین کرتے اسوجہ سی کہ انکا ہمزاد جن انکو تعلیم کردیتا ہی پس اگر بعثت انبیا نہوتی کسی انسان اور جن کو کمال علمی حاصل نہوتا

(افضلیت و خاتمیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم)

دلیل (۳۵۹) عقل انسانی کی ایسے افعال کیطرف رسائی نہین جن سی آخرت مین نجات حاصل ہو پس جسطرح مخلوق کو اطبا کی طرف حاجت ہی اور عقل کو ادویہ کی شناخت دشوار ہی جو مفید صحت ہون اسیطرح خلق کو انبیا کی طرف احتیاج ہی۔ لیکن صدق طبیب تجربہ سی معلوم ہوتا ہی اور نبی کی شناخت معجزہ سی ہی اور معجزہ دو قسم کا ہوتا ہی ایک علمی دوسرا عملی اور چونکہ علم عمل سی افضل ہی لہذا علمی معجزہ والا نبی عملی معجزہ والے سے افضل ہوگا۔

دلیل (۳۶۰) جو امور کہ نبی کیواسطے ضرور ہین اور جن دلائل سی دوسرے انبیا کی نبوت ثابت ہوی ہی وہ سب نبی آخر الزمان مین بوجہ اکمل موجود ہین مثلاً شرافت نسب و دعوی نبوت و اظہار معجزات و اخلاق و افعال و صفات کاملہ کہ ما فوق آن متصور نیست و دیگر امور عجیبہ وغریبہ جن سی معلوم ہوتا ہی کہ آپ پر نبوت بیشک ختم ہوگئی۔

دلیل (۳۶۱) وجود با جود آپکا اظہر من الشمس ہی موافق اور مخالف کو اقرار ہی اہل برہان کی نزدیک تواتر سے اور اہل عیان کی نزدیک کشف سی ثابت ہی۔ مقربین کو جاگتے مین اور دوسرونکو سوتے مین وہ صورت پاک محسوس ہوتی ہی۔ اور نسب آپکا یہ ہی۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ یہ نسب عدنان تک متفق علیہ ہی کسی کو اس مین انکار نہین اور بعد عدنان کے حضرت آدم تک بعض نے اختلاف کیا ہی کیونکہ عدنان کے وقت سی حفظ و کتابت

پھل ایک سال مین آتا تھا انکی باغ مین دوبار آتا تھا اور سو سے زیادہ انکی اولاد ہوئی کیونکہ آپنے انکے واسطے دعا کی تھی وہ مقبول ہوئی اور آپنے فرمایا تھا کہ کسری اور قیصر ہلاک ہونگے اور تم لوگ اونکے خزانے خداے تعالی کی راہ مین خرچ کرینگے ۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے آپنے فرمایا تھا کہ تم خوارج سے جنگ کروگے اور تمام علامتین بتلائی تھین وہی ہوا۔ کوئی پیشین گوئی سرمو خلاف نہین ہوئی اور حضرت عمار سے فرمایا تھا کہ تجھکو جماعت باغیہ قتل کریگی وہی ہوا۔ اسیطرح سیکڑون پیشین گوئیان آپکی واقع ہوچکی ہین جو نبوت پر شہادت دیتی ہین۔

دلیل (۳۷۰) انبیاء کے تمام معجزات اونکے زمانہ مین ختم ہوگئے مگر نبی آخر الزمان کا معجزہ جس سے پوری تصدیق ہوتی ہے ابتک باقی ہے۔ وہ قرآن پاک ہے جسکا اعلان اور اشتہار دیا گیا تھا کہ اسکی چھوٹی سورت کی برابر بھی کوئی شخص ایسا کلام لاویگا تو دعوی نبوت سے دست بردار ہوجائینگے۔ تمام عرب کو جسقدر مخالفت پر کد و کاوش تھی کون نہین جانتا۔ دن رات اسی فکر مین رہتے تھے کہ کسیطرح زک دین حالانکہ وہ غایت درجہ کے فصیح و بلیغ تھے باایں ہمہ قرآن کا مقابلہ نہ کرسکے اور اپنی عورتون اور اپنے بچون کو لونڈی اور غلام بنا دیا اور خود بھی جان و مال سے برباد ہوے۔ مگر ایک آیت بھی نہ لاسکے اونسے کہا گیا تھا کہ اگر ہماری کتاب اور ہمارے رسول مین تم کو کچھ شبہہ ہو تو ایسا کلام تم بنا لاؤ بلکہ یہانتک اشتہار دیا گیا تھا کہ تمام انسان اور جنات جمع ہوجاوین اور ایسا کلام بنانا چاہین تو ہرگز اون سے نہین ہوسکتا اگرچہ ایک دوسرے کا مددگار رہے بھلا جان مال تباہ کیا اور ایک آیت یا سورت کہنے سے عاجز ہوگئے۔ یہ اعجاز نہین تو اور کیا ہے۔

دلیل (۳۷۱) تمام زبانین بعد مدت دراز کے بدل جایا کرتی ہین چنانچہ جن زبانون مین دوسری کتب آسمانی نازل ہوئی تھین وہ اب ناپید اور متغیر ہوگئین۔ مگر قرآن پاک کی زبان عربی ابتک وہی ہے جو پہلے تھی۔ اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اسی کتاب کا باقی رکھنا جناب الہی کو منظور تھا اسوجہ سے دوسری زبانون کو نسیا منسیا کردیا۔ باوجودیکہ دوسرے مذاہب نے بڑی کوشش اپنے مذہب مین کی۔ لیکن قدرت الہی غالب آئی اور نبی آخر الزمان کی کتاب کو قیامت تک محفوظ رکھا۔

دلیل (۳۷۲) ملک عرب کی جہالت اور درشت مزاجی اور گردن کشی کون نہین جانتا جس قوم مین ایسی جہالت ہو کہ کوئی کتاب آسمانی ہو نہ غیر آسمانی۔ اور اخلاق کا یہ حال کہ قتل کردینا ایک بات ہو۔ فہم کی یہ کیفیت کہ پتھرون کو اوٹھا لاے اور پوجنے لگے ہون گردن کشی کی یہ صورت کہ کسی بادشاہ کے مطیع نہ ہوئے۔ جفاکشی کی یہ نوبت کہ ایسے خشک ملک مین شاد و خرم عمر گزارین ایسے جاہلون گردن کشون کو راہ پر لانا ہی دشوار تھا چہ جائیکہ علوم الہیات و اخلاق و سیاست مدن مین

درجہ کی تھی جنکی نظیر کسی کتاب مین نہین ملتی - باوجودیکہ آپ نے کسی سے تعلیم نہین پائی اُمّی تھے -

دلیل (۳۶۳) مکہ مین ہجرت سے پانچ سال پیشتر مشرکین نے سوال کیا تھا کہ اگر آپ سچے نبی ہین تو چاند کو دو ٹکڑے کر دیجیے آپ نے انگشت مبارک سے اشارہ کیا وہ چاند فوراً دو ٹکڑے ہوگیا کہ درمیان دونون ٹکڑون کے پہاڑ کا فاصلہ تھا - اوسوقت جنکی نگاہ آسمان کے طرف پڑی اونہون نے خوب دیکھا اور شہادت دی -

دلیل (۳۶۴) پتھرون نے آپکی مٹھی مین تسبیح پڑھی ہے اسیطرح آپکے دسترخوان پر کھانے نے تسبیح کی آواز حاضرین سنتے تھے -

دلیل (۳۶۵) ایک باغ مین آپ تشریف لیگئے وہان ایک اونٹ تھا وہ آپکو دیکھکر رونے اور آواز کرنے لگا - آپ نے قریب آکر اوسکے آنسو پونچے تو وہ خاموش ہوگیا - آپنے اوسکے مالک کو بلا کر فرمایا کہ تو حق تعالی سے نہین ڈرتا جس نے اس جانور کو تیرے قبضہ مین کر دیا وہ شکایت کرتا ہے کہ تو اوسکو بھوکا رکہتا ہے اور بہت کام لیتا ہے اسیطرح پتھرون سے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز آتی تھی

دلیل (۳۶۶) چند مقامات پر تمام لشکر نے دیکہا ہے کہ آپکی اونگلیون سے پانی اسقدر جاری ہوا کہ تمام لشکر سیراب ہوگیا - غرض جب پانی کی شکایت کی گئی تو آپ نے برتن منگوا کر اپنی اونگلیان اوسمین رکہدین اوسمین اسقدر پانی اُبلنے لگا کہ اگر لاکھ آدمی بھی ہوتے تو کافی ہوجاتا

دلیل (۳۶۷) ولادت کی شب کو تمام بت سجدہ مین گر گئے اور ایوان کسری کے کنگرے گر گئے اور ابر آپ پر سایہ کرتا تھا اور درخت اپنی جگہ سے اوکھڑ کر آپکی جگہ پر احاطہ کر لیتے تھے اور حجر و شجر آپکو سلام کیا کرتے تھے - اور حدیبیہ کے کنوے کا پانی جبکہ آپ نے تہوڑا سا پانی موںھ مین لیکر اوسمین ڈالا خوب جوش کرنے لگا حالانکہ پیشتر وہ پانی نہین دیتا تھا صرف برکت جناب والا تھی کہ چودہ سو آدمیون اور اونٹ اور گھوڑون نے اوس سے سیرابی حاصل کی -

دلیل (۳۶۸) مسجد مین جس ستون پر ٹیکہ لگا کر آپ خطبہ پڑہا کرتے تھے جب منبر تیار ہو کر مسجد مین رکھا گیا تو آپ اوس ستون کو چھوڑ کر منبر کیطرف تشریف لیگئے جبتک اوس ستون سے آپ نے تجاوز نہین کیا تھا خاموش تھا جسوقت اوس سے تجاوز کیا فوراً وہ زار زار رونے لگا جسطرح بچہ روتا ہے سب حاضرین جلسہ نے اوسکی آواز سنی آپ نے منبر پر سے اُتر کر اوسکو سینہ سے لگایا وہ خاموش ہوگیا - دیکھو لکڑی کا انسان ہونا بہ نسبت اژدہا ہونیکے بہت مشکل ہے اگر حضرت موسی علیہ السلام کا عصا سانپ بنگیا تو یہ ستون انسان ہوگیا دونون اعجاز مین فرق بین ہے - اسیطرح حضرت موسی پر اللہ تعالی نے اکرام کیا تھا کہ دریا کو چیر کر زمین بتلا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے آسمان مین اشارہ کرتے ہی چاند دو ٹکڑے کر دیا ان دونون اعجاز مین بھی زمین و آسمان کا فرق ہے

دلیل (۳۶۹) آپکے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی اور دو سو فرزند کے بلوغ مین آگیا

زیر وزبر کردیا اور پھر فارس اور روم اور عراق کو چند عرصہ مین تسخیر کرلیا اور اوسپر معاملات مین وہ شائستگی رہی کہ کسی [illegible]
نے بلاوجہ کسی پر زیادتی نہین کی۔ بلکہ جس شخص نے اونکا برتاو دیکھا اسلام کی وقعت اوسکی دل مین زیادہ ہوگئی۔ اور مسلمان ہوگیا
دلیل (۳۷۴) قرآن شریف جسکو تمام معجزات علمی مین بھی افضل و اعلی کہیئے ایسا برہان قاطع ہی کہ کسی سی کسی بات مین اوسکا
مقابلہ نہوسکا علوم ذات وصفات و تجلیات و علم برزخ و علم آخرت و علم اخلاق و علم احوال و علم افعال و علم تاریخ وغیرہ اوسمین
اسقدر ہین کہ کسی کتاب مین اسقدر نہین کسیکو دعوی ہو تو لادے اور دکھاوے۔ اسپر فصاحت و بلاغت کا یہ حال کہ آج تک
کسی سے مقابلہ نہین ہوسکا۔ لیکن جیسے اجسام و محسوسات کی حسن و قبح کا ادراک تو ایک نگاہ مین اور ایک توجہ مین بھی متصور ہے
اور روح کی کمالات کا ادراک ایکبارہین متصور نہین ایسی ہی اون معجزات علمی کی خوبی جو متضمن علوم عجیبہ ہین۔ ایکبارہین متصور
نہین سو ظاہر ہی کہ یہ بات کمال لطافت پر دلالت کرتی ہی نہ کہ نقصان پر بالجملہ اگر کسی بلید کم فہم کو وجوہ فصاحت و بلاغت
قرآنی ظاہر نہون تو اس سی اوسکا نقصان لازم نہین آتا۔ کمال ہی ثابت ہوتا ہی۔ علاوہ برین عبارت قرآنی ہر کس و ناکس رند
بازاری کی نزدیک بھی ایسی طرح دوسرے عبارتون سی ممتاز ہوتی ہی جیسے کسی خوشنویس کا خط۔ بدنویس کی خط سی۔ پھر جیسے
تناسب خط و خال معشوقان اور تناسب حروف خط خوشنویسان معلوم ہوجاتا ہے۔ مگر کوئی اسکی حقیقت اس سی زیادہ
نہین بتلاسکتا کہ دیکھ لو یہ موجود ہی ایسے ہی تناسب عبارت قرآنی جو وہی فصاحت و بلاغت ہی ہر کسی کو معلوم ہوجاتا ہے
پر اوسکی حقیقت اس سی زیادہ نہین بتلاسکتا کہ دیکھ لو یہ موجود ہی۔ اہل مذاق سمجھ جاتے ہین اہل نفاق ٹٹولتے پھرتے ہین الغرض
معجزات علمی مین آپ سب سے زیادہ ہین۔

دلیل (۳۷۵) علم سے اوپر کوئی ایسی صفت نہین جسکو عالم سے تعلق ہو تو خواہ مخواہ اس بات کا یقین پیدا ہوجاتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام مراتب کمال ایسی طرح ختم ہوگئی جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہوجاتے ہین اسلیے
جیسے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہین۔
لہذا آپکے دین کے ظہور کے بعد سب اہل کتاب کو بھی اونکا اتباع ضروری ہوگا۔ کیونکہ حاکم اعلی کا اتباع تو حکام تحت کے
ذمہ بھی ہوتا ہے رعایا تو کس شمار مین ہین۔ پس جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ بابرکت مین اور آپکے بعد
انبیاء سابق کا اتباع کافی اور موجب نجات نہین ہوسکتا۔ اور یہی وجہ ہوی کہ بجز آپکے اور کسی نبی نے خاتمیت کا دعوے
نہین کیا۔ بلکہ انجیل مین حضرت عیسی کا یہ ارشاد کہ جہان کا سردار آتا ہے خود اس بات پر شاہد ہی کہ حضرت عیسے خاتم نہین

اور علم و معاملات و عبادات مین رشک افلاطون وارسطو و دیگر حکماے نامدار بنا دیا۔ اعتبار نہو تو اہل اسلام کی کتب اور اونکی کتب علمی کو موازنہ کرکے دیکھین۔ مطالعہ کنان کتب فریقین کو معلوم ہوگا کہ ان علوم مین اہل اسلام تمام عالم کے علما پر سبقت لیگئے نہ یہہ تدقیقات کہین ہین نہ یہہ تحقیقات کہین ہین جنکے شاگردونکے علوم کا یہ حال ہے خود موجد علوم کا کیا حال ہوگا۔ اگر یہہ بھی معجزہ نہین تو اور کیا ہے انصاف کرو تو معلوم ہو کہ یہ معجزہ اور انبیا کے معجزات سے کسقدر بڑا ہوا ہے کیونکہ جسقدر علم و عمل مین فرق ہے اوسیقدر معجزات علمی و عملی مین فرق ہے۔

دلیل (۳۷۳) معجزات عملی اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص دعوی نبوت کرکے ایسا کام کر دکھائے کہ اور سب اوس کام کرنے سے عاجز آجائین۔ اس صورت مین معجزات علمی اسکا نام ہوگا کہ کوئی شخص دعوی نبوت کرکے ایسے علوم ظاہر کرے کہ اور اقران و امثال اوسکے مقابلہ مین عاجز آجائین مگر علوم مین بھی فرق ہے یعنے جیسے گلاب ہو یا پیشاب ہو دیکھنے مین دونون برابر ہین مگر ایک پاک اور خوشبودار دوسرا ناپاک اور بدبودار۔ ایسے ہی علم دینی اور علم دنیوی مین فرق ہے۔ کجا علم ذات و صفات خداوندی و علم اسرار احکام خداوندی اور کجا علم معلومات باقیہ۔ ادھر دیکھئے علم وقائع مین بھی باہم فرق ہے دنیا کے وقائع کی اگر کوئی شخص خبر دے تو پھر بھی دس کی خبر دیتا ہی پھر جو شخص وقائع آخرت کی خبر دیتا ہی وہ دو تک۔ کی خبر دیتا ہی اور چونکہ خبر مستقبل کا اعجاز بہ نسبت ماضی کے زیادہ ظاہر ہے اسلئے جو شخص کثرت سے امور مستقبلہ کی خبر دے اور امور مستقبلہ بھی بہت دور دور کے بیان کرے تو اوس کا اعجاز علم وقائع بہ نسبت دوسرونکے زیادہ ہوگا۔ اب دیکھئے کسکی پیشین گوئیان زیادہ ہین اور وہ بھی کہان کہان تک اور کس قدر دور دراز زمانہ کی باتین ہین۔ بالجملہ ہمارے پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشین گوئیان بھی اسقدر ہین کہ کسی اور نبی کی نہین کسی صاحب کو دعوی ہو تو مقابلہ کرکے دیکھین مثلاً تیس برس خلافت رہنا اور حضرت عثمان کا شہید ہونا اور حضرت امام حسین کا شہید ہونا اور حضرت حسن کے ہاتھ پر دو گروہ عظیم کا صلح ہوجانا اور ملک کسری اور ملک روم کا فتح ہوجانا اور بیت المقدس کا فتح ہونا مروانیون اور عباسیون کا بادشاہ ہونا حجاز کی آگ کا ظاہر ہونا ترکون کے ہاتھ سے اہل اسلام پر صدمات کا نازل ہونا جیسا چنگیز خان کے زمانہ مین ظاہر ہوا۔ اور سوا انکے اور بہت سی باتین ظہور مین آچکی ہین۔ ادھر وقائع ماضیہ کا یہ حال کہ باوجود امی ہونے اور کسی عالم نصرانی یا یہودی کی صحبت نہ ہونے کے وقائع انبیاء سابق کے احوال کا بیان فرمانا ایسا روشن ہے کہ بجز متعصب ناانصاف کے اور کوئی انکار نہین کرسکتا۔ اب اخلاق کو دیکھئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہین کے بادشاہ یا امیر نہ تھے۔ آپکا اخلاق ایسا نہین جو مخفی ہو۔ اسپر ایسے لشکر کی فراہمی جس نے اول تمام ملک عرب کو

پانی کا زیادہ ہوجانا یا کچھ پڑھنے سے کہانے کا بڑہجانا بھی آپکے کمال جسمی اور قدرت حق تعالی پر دلالت کرتا ہے۔ علی ہذا القیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ لگانے سے ٹوٹی ہوی ٹانگ کا فی الفور صحیح وسالم ہوجانا اور بگڑی ہوی آنکھ کا آپکے ہاتھ لگاتے ہی اچھا ہوجانا فقط یون ہی بیمارونکے اچھے ہوجانیسے کہین زیادہ ہے۔ کیونکہ وہان تو اس سے زیادہ کیا ہے کہ خداوند تعالے نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے کہتے ہی بیمارونکو اچھا کردیا کچھ برکت جسمانی حضرت عیسی کی نہین پائی جاتی اور یہان دونون موجود ہین کیونکہ اصل فاعل تو پھر بھی خداوند ہی رہا۔ پر بواسطہ جسم محمدی اس اعجوبہ کا ظاہر ہونا بیشک اس بات پر دلالت کرتاہے کہ آپکا جسم مقدس بھی منبع البرکات ہے۔

دلیل (۳۸۰) آتش نمرود نے اگر جسم مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہ جلایا تو اتنا تعجب انگیز نہین جتنا اوس دسترخوان کا آگ مین نہ جلنا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بطور تبرک نبوی تہا تعجب انگیز ہے۔ اور وہ بھی ایکبار نہین بارہا اس قسم کا اتفاق ہوا کہ جہان میل چکناٹ زیادہ ہوگیا تو اوسکو آگ مین ڈالدیا وہ سفید اور صاف آگ مینسے نکلا اور نہ جلا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دسترخوان مین زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر وہ نہ جلے تو چندان تعجب نہین۔ ہان وہ دسترخوان جس سے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ موںہہ پونچہا ہو آگ مین نہ جلے کسقدر فضیلت جناب خاتم النبیین پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہے۔

دلیل (۳۸۱) چند پیشین گوئیان بلبل کی بھی اس مقام پر لکہنا مناسب ہے تاکہ دوسری قومین بھی ان بشارات سے متنبہ ہوکر اپنے جی مین شرمندہ ہون۔

بشارت طلوعی استثناء۔ باب ۳۳ اور یہ وہ برکت ہی جو موسی مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوس نے کہا خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ انتہی۔ خدا کا سینا سے آنا حضرت موسی پر توریت کا نازل کرنا اور اونکو رسالت کا عطا کرنا ہے اور اللہ تعالی کا شعیر سے طلوع ہونا حضرت مسیح علیہ السلام پر انجیل کا نازل فرمانا اور اونکو رسالت کا عطا فرمانا ہے۔ اور اللہ عز وجل کا فاران سے جلوہ گر ہونا پیدا کرنا نبی آخر الزمان کا فاران یعنے مکہ معظمہ مین اور اونکو رسالت کا عطا فرمانا اور قرآن شریف کا نازل کرنا ہے۔

دلیل (۳۸۲) انجیل یوحنا۔ باب ورس ۲۰۔ اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیون نے یروسلم سے کاہنون اور لاویون کو بہیجا کہ اوس سے پوچھین تو کون ہے اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون۔

اب دلائل نسخ بھی حسب ضرورت مقام پیش کرتا ہون

دلیل (۲۷۶) نسخ خبر کا ممکن نہین بلکہ نسخ انشا کا یعنے حکم کا عقلاً جائز ہے اگر وہ حکم خداے تعالی کے علم مین وقت معین تک ہوتاہے اور مخلوق کو معلوم نہین ہوتا کہ اسکا وقت کب تک ہی جیسے کسی شخص کو کوئی قتل کر ڈالے تو اوسکا حال حق تعالے کو معلوم تھا کہ فلان وقت مین مریگا لیکن مخلوق کو معلوم نہ تھا اسیطرح تبدیل احکام کو سمجھنا چاھیے۔ آخر طبیب کبھی منضج دیتا ہی پھر اوسکو مسہل دیتاہے جیسا مرض ہو ویسا نسخہ بدل دیتاہے اسیطرح زمانہ لڑکپن اور جوانی اور بڈھاپے کے نسخون مین اختلاف ہوتاہی۔ اور ہر زمانہ کا جدا نسخہ ہوتاہے جب اطبا اور حکام دنیا کے احکام مین تبدیل خالی از مصلحت نہین تو حکیم علی الاطلاق کی تبدیل احکام کیونکر خالی از حکمت ہوگی یمحوا اللہ مایشاء ویثبت۔

دلیل (۲۷۷) زمانہ دراز کے بعد امزجۂ انسانی مین اختلاف ہوجاتاہے اسلیئے متقدمین کے نسخے اس زمانہ مین کارآمد نہین ہین جب تک کہ اونکا وزن تبدیل نہ کیا جاوے بلکہ بسا اوقات نفس دوا کو بھی بدلنا پڑتا ہی پہلے لوگ قوی علاج کے متحمل تھے اب اوسقدر قوی علاج کیا جاوے تو بیمار مرجاوے یا دوسرے مرض سخت مین مبتلا ہوجاوے اسیطرح صحت اور مرض روحی مین باعتبار اختلاف زمانہ کے بہت اختلاف ہوجاتاہے جسکی سبب اونکی بعضے احکام بدلنے ضرور ہین لہذا نسخ بعضے احکام ہرگز خلاف عقل نہین۔

دلیل (۲۷۸) حضرت آدم علیہ السلام کے وقت مین بھائی کا نکاح بہن کے ساتھ جائز تہا پھر وہ حرام کیا گیا۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے زمانہ مین دو بہنون کو جمع کرنا درست تھا پھر وہ حرام ہوگیا اور حضرت نوح علیہ السلام کے وقت مین جن جن اشیا کا کھانا جائز تہا بعد کو اونمین سے توریت مین بہت سے چیزین حرام ہوئین۔ اور سبت کا عمل قبل البعث حضرت موسی علیہ السلام کے جائز تھا۔ پہر اوسکو حرام کیا گیا۔ اور ختنہ وقت ولادت کے واجب نہ تھا۔ پھر اسکا وجوب ہوا اسیطرح نظائر نسخ بہت سے ہین۔

دلیل (۲۷۹) حضرت موسی علیہ السلام کے برکت سے اگر پتھر مین سے پانی نکلتا تہا تو یہان دست مبارک مین سے نکلتا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ پتھرون سے پانی کا نکلنا اتنا عجیب نہین جتنا گوشت پوست مین سے پانی کا نکلنا عجیب ہے اسپر حضرت موسیٰ کے معجزہ مین پتھر مین سے پانی کے نکلنے سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ جسم مبارک موسوی کا یہ کمال تھا اور یہان یہ ثابت ہوتاہے کہ دست مبارک محمدی منبع فیوض لاانتہا ہے۔ علی ہذا القیاس کوئین مین آپکے آب دھن سے ...

گواہی دیگا وہ میرے واسطے اور تم گواہی دیگے اسواسطے کہ تم میرے ساتھ ابتدا سے ہو۔ انتہی۔ فارقلیط کا صحیح ترجمہ پیری کلوطوس ہے جو ٹھیک ہمعنے احمد ہے

دلیل (۲۸۷) درس ۲۹۔ اور اب مین نے تم سے اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تھا کہ جب وہ وقوع مین آوے تو تم ایمان لاؤ۔ انتہی۔

دلیل (۲۸۸) صحیفہ یسعیا علیہ السلام مترجمہ زبان ارمنی باب ۲۔ واثر سلطنتہ علی ظہرہ واسمہ احمد یعنے نشان اونکی سلطنت اور نبوت کا اونکی پشت پر ہوگا اور نام اونکا احمد ہوگا۔ انتہی۔ مترجمون نے بیبل کے ناموں کا بھی ترجمہ کر دیا مگر بعض بعض نسخون مین صریح نام تک موجود ہے۔ والعاقل تکفیہ الاشارۃ۔

دلیل (۲۸۹) انجیل قدیم برنابہ۔ اے برنابہ جان لے کہ گناہ اگرچہ چھوٹا ہو اور صغیرہ ہو مگر اللہ اوسپر بھی سزا دیتا ہے کہ وہ گناہ سے راضی نہین ہے اور چونکہ میری مان اور میرے شاگردون نے دنیا کے سبب سے خطا کی اللہ اونسے غصہ ہوا اور بمقتضاے عدل و انصاف یہ ارادہ کیا کہ اس عقیدہ ناپسندیدہ کی سزا دیجائے تاکہ عذاب دوزخ سے اونکو نجات ہو اور وہان تکلیف مین نہ پڑین اور بلا شبہ اگرچہ مین تو یقیناً بری تھا مگر بعض لوگون نے چونکہ مجھکو کہا کہ مین اللہ ہون یا اللہ کا بیٹا اللہ نے اس قول کو برا جانا اور مقتضا اوسکے عدل کا یہ ہوا کہ قیامت کے دن شیاطین میرے اوپر ہنسین اور میرا ٹھٹھا نہ کرین پس بمقتضا اپنی رحمت کے اوسنے مستحسن سمجھا کہ ہنسی ٹھٹھا دنیا مین یہودا کی موت سے ہووے کہ گمان کرے ہر شخص مین سولی دیا گیا ہون مگر یہ ذلت اور ٹھٹھا باقی رہیگا تا آنے محمد رسول اللہ کے پس بعد آنے اونکے سب لوگون کو اس غلطی سے آگاہی ہوگی اور یہ شبہ لوگون کے دلون سے اوٹھ جائیگا انتہی۔

دلیل (۲۹۰) صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۵۴۔ اری بانجھ تو جو نہین جنتی تھی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہین ہوتی تھی وجد کر کے گا اور خوشی سے چلا۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بے کس چھوڑے ہوے کی اولاد خصم والے کی اولاد سے زیادہ ہین اپنے خیمے کے مقام کو بڑھا دے ہان اپنے مسکنون کے پردے پھیلا دریغ مت کر اپنی ڈوریان لنبی اور اپنی میخین مضبوط کر کیا اسلئے کہ تو داہنے اور بائین طرف بڑھیگی۔ اور تیری نسل قومون کی وارث ہوگی اور اوجاڑ شہرون کو بسا دیگی مت ڈر کہ تو پشیمان نہ ہوگی ہ کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جائیگی اپنی بیوہ گی کا عار پھر یاد نہ کریگی انتہی۔ اری بانجھ کا خطاب۔ خانہ کعبہ کی طرف وارد ہے کیونکہ بعد تیاری کعبہ شریف کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آل ابراہیم علیہ السلام سے مکہ معظمہ مین کوئی رسول مبعوث نہین ہوا اس سبب سے کعبہ شریف کو بانجھ فرمایا۔ چنانچہ نبی آخر الزمان کا پیدا ہونا اور خانہ کعبہ کا سب طرف سے پھیلنا اور رونق پانا صادق آیا اور کعبہ شریفہ کی اولاد امت محمدیہ ہے اور امت محمدیہ کی زیادتی امت موسوی و عیسوی سے ظاہر ہے اسلئے کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کی امت بنی اسرائیل تھی اور رسالت موسوی اور عیسوی خاص بنی اسرائیل کیلئے تھی اور رسالت محمدی ثقلین کیواسطے ہے اور وہ دونو شریعتیں منسوخ ہوگئی ہین۔ اور شریعت احمدی باقی ہے اور منسوخ ہونے سے پہلے کبھی امت محمدیہ سے نہین بڑھے ہین الخ انتہی

۲۱ - تب اونہون نے اوس سے پوچھا کہ تو الیاس ہی اوس نی کہا مین نہین ہون - پس آیا تو وہی نبی ہے اوس نے جواب دیا نہین انتہی

یوحنا حضرت یحیٰی ہین انسے یہودیون نے تین سوال کئے - اول دعوی مسیحیت دوسرے دعوی الیاسیت - ان دونون سے حضرت یحیٰی نے انکار کیا اور تیسرے ایک نبی سے ساتھ لفظ وہی کے سوال کیا اور یہ لفظ مخبر ہے کہ وہ نبی اہل کتاب مین مشہور تھے - پس بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے اور نبی کا انتظار کرنا محض تعصب ہے حالانکہ بعثت اوس نبی کی بنی اسمٰعیل اور نبی قیدار اور مکہ مین مشہور تہی -

دلیل (۳۸۳) کتاب اعمال باب ۳ درس ۱۷ - اب اے بہائیو مین جانتا ہون کہ تم نے یہ نادانی سے کہا جیسا کہ تمہارے سردارون نے بہی ۱۸ - پر جن باتون کی خدا نے اپنی سب نبیون کی زبانی آگے سی خبر دی تہی کہ مسیح دکھ اوٹھاویگا سو پوری کین - ۱۹ - پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائین تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آوین - ۲۰ - اور یسوع مسیح کو بہیجے جسکی منادی تم لوگون کے درمیان آگے سے ہوئی -

۲۱ - ضرور ہے کہ آسمان اوسے لئے رہے اوس وقت تک کہ سب چیزین جنکا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیون کی زبانی شروع کیا اپنی حالت پر آوین - ۲۲ - کیونکہ موسے نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بہائیون سی تمہارے لئے ایک نبی میرے مانند اوٹھاویگا ۲۳ - جو کچھہ وہ تمہین کہے اوسکی سب سنیو اور ایسا ہوگا کہ جو اوس نبی کی نہ سنیگا وہ قوم سی کٹ جائیگا

۲۴ - بلکہ سب نبیون نے سموئیل سے لیکے پچھلون تک اندنون کی خبر دی ہے - ۲۵ - تم نبیون کی اولاد ہو اور اوس عہد کے ہو جو خدا نے باپ دادون سے باندہا جب ابراہیم سے کہا تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے - ۲۶ - تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اوٹھا کے پہلے بہیجا کہ تم مین سے ہر ایک کو اسکی بدیون سے پہیر کے برکت دے انتہی - اس معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کے بہائیون مین سے وہ نبی مبعوث ہو اور مانند حضرت موسی ہو حالانکہ بنی اسرائیل کے سب انبیا بعد حضرت موسی کے نہ تہے بلکہ تابع اونکے تہے پس بنی اسرائیل کے وہ نبی مثل حضرت موسی کے محمد رسول اللہ ہی ہین -

دلیل (۳۸۴) بشارت شلیہ باب ۱۸ ورس ۱۸ مین اونکے لئے اونکے بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی برپا کرونگا - انتہی -

دلیل (۳۸۵) انجیل بشارت فارقلیطیہ یوحنا باب ۱۴ ورس ۱۶ اور مین اپنے باپ سی درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے -

دلیل (۳۸۶) انجیل یوحنا باب ۱۵ ورس ۲۶ لیکن جب آئیگا فارقلیط وہ جسے بہیجونگا مین اوسکو تمہاری طرف باپ سے روح حق وہ کہ باپ سے نکلتی ہے

تھے ایسے ہی آنحضرت بھی رسول اللہ خلیفۃ اللہ ہین پس یہ بشارت حضرت مسیح کی ہرگز نہین ہوسکتی -

دلیل (۳۹۵) مدارج النبوۃ مین نقل کیا ہی کہ مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا کہ مین مقوقس یعنے
شاہ سکندریہ کے پاس گیا مقوقس نے کہا کہ محمد نبی رسول ہین اگر وہ تشریف لاوین قبط اور نصاری مین تو وہ اونکا اتباع کرین
پس مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسکے بعد مین اسکندریہ مین ٹھیرا اور تمام کنیسون مین وہان کے پھرا اور آپکے اوصاف قبط اور
نصاری سے پوچھے اور اسکندریہ مین ایک بڑا پادری تھا اور وہ اونکا بزرگ تھا اور وہ اپنے بچونکو اوسکے پاس دعا کیواسطے
لاتے تھے اور وہ اونکے واسطے دعا کرتا تھا پس مین نے اوس سے کہا کوئی اور نبی بھی مبعوث ہوگا اوس نے کہا ہان وہ
آخر انبیا ہین درمیان عیسی ابن مریم کے اور ما بین اونکے اور کوئی نبی نہین ہی ہمکو بلا شک عیسی ابن مریم علیہا السلام نے اونکی اتباع
کا حکم کیا ہی وہ نبی عربی امی ہین نام اونکا احمد ہے میانہ قد کوتاہ نہ دراز آپکی دونون آنکھون مین سرخی ہے نہ سپید بلکہ سرخ و
سپید - اونکے بال بہت ہونگے موٹے کپڑے پہنینگے اور کہانا جو ملجایا کریگا کہا لیا کرینگے تلوار حمائل کرینگے آپکے اصحاب ایسے ہونگے کہ اپنی جانکو
اپ پر فدا کرینگے دوست رکھینگے آپ کو اپنے باپ بیٹون سے مبعوث ہونگے ایک زمین مین جہان درخت سلم ہے اور ہجرت
کرینگے ایک حرم سی طرف دوسرے حرم کے اور ہجرت کرینگے زمین شور خرما زار کی طرف اور پہنینگے ازار نصف ساق تک اور
دہوینگے اطراف اعضا کو اور مخصوص ہونگے ساتھ ایسی صفات کے کہ پہلے نبیون مین وہ صفات نہ تہین - ہر نبی اپنی قوم کیطرف مبعوث ہوتا تھا
اور وہ مبعوث ہونگے تمام عالم کی طرف اور اونکے لئے تمام زمین مسجد کے حکم مین ہوگی اور طہور بہی ہوگی یعنے خاک سے تیمم کرنا قایم مقام وضو
ہوگا جس جگہ وقت نماز آئیگا تیمم کرینگے اور نماز ادا کرینگے - انتہے -

دلیل (۳۹۶) غزل الغزالات باب ۵ ورس ۸ - اے یروسلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائے تم اوس سے
کہیو کہ مین تیری عشق کی بیمار ہون - ۹ تیرے محبوب کو دوسرے محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہی اے تو جو عورتون مین جمیلہ ہے تیرے محبوب کو
دوسرے محبوب سے کیا فوقیت ہی جو تو ہمین ایسی قسم دیتی ہی میرا محبوب سرخ و سفید ہی دس ہزار آدمیونکے درمیان وہ جھنڈے کی
مانند کہڑا ہوتا ہی اوسکا سر ایسا جیسا چوکہا سونا اوسکی زلفین پیچ در پیچ مینا ور کوے کی سی کالی ہین اوسکی آنکھین اون کبوترون کی
مانند ہین جو لب دریا دودہ مین نہاکے تمکنت سے بیٹھتے ہین اوسکی رخسارے پھولون کی چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاریون کی
مانند ہین اوسکی لب سوسن ہین جن سے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہے اوسکے ہاتھ ایسے ہین جیسے سونے کی کڑیان جنمین ترسیس کی جواہر جڑی ہون اوسکا
اوسکی پیٹ پر ہاتھی دانت کا سا کام ہی جسپر نیلم کے گل بنے ہون اوسکی پیر ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایون پر کہڑے کیا وین
اوسکی قامت لبنان کی سی ہی وہ خوبی مین ارز رشک سرو ہے اوسکا مونہہ شیرینی ہے ہان وہ سراپا عشق انگیز ہی اے یروشلم کی بیٹیو یہ میرا
پیارا ہے یہ میرا جانی ہے - انتہے یعنے کعبۃ اللہ نے صخرۃ اللہ مسجد اقصے سے کہا کہ اگر تمہین میرا محبوب یعنی محمد رسول اللہ ملجاوین تم
سے کہیو مین عشق کی بیمار ہون صخرۃ اللہ نے جواب دیا کہ ابھی میرا اور تیرے محبوب دونون پیدا نہین ہوے ہین پس تو مجھ اپنے محبوب کے سا

درسون مین اور انکی بعد کے درسون مین تمام حالات مکہ معظمہ اور کعبہ شریف کی پوری پوری بتلائی گئی ہین جو مطابق واقع کے اسیطرح ہوئی ہین

دلیل (۳۹۱) صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۳۲ دیکھ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شہزادے عدالت سے حکمرانی کرینگے وہان ایک شخص آندھی سے پناہ کی مانند ہوگا اور طوفان سے چھپنے کی جگہ اور پانی کی ندیون کے اور بھاری چٹان کے سایہ مانند ماندگی کی سرزمین مین ۳ اونکی آنکھین جو دیکھتی ہین نہ دھندلائینگی اور اونکے کان جو سنتے ہین سنینگے بے لحاظ کا دل بھی معرفت سمجھیگا اور تکلنتی کی زبان صاف بولنے مین مستعد ہوگی۔ انتہی۔

دلیل (۳۹۲) صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۴۹ - خدا نے مجھے دور سے بلایا مین ہنوز اپنی مان کے پیٹ مین تھا اوس نے میرا نام مذکور کیا اور میرے دہن کو تیغ تیز کے مانند کیا اور اپنے ہاتھ کے سایہ تلے مجھے چھپایا اور مجھے خدنگ درخشان بنایا اور اپنے ترکش مین مجھے پنہان رکھا اور کہا تو میرا بندہ ہی مین تیرے سبب محمود ہونگا - اور بعضی نسخون مین ہے خدا کے نزدیک محمد ہوا انتہی - حضرت یسعیا علیہ السلام یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان سے ارشاد فرما رہے ہین اور دور سے بلانے کے یہ معنے کہ محمد رسول اللہ علیہ والہ وسلم زمین شام مین پیدا نہ ہونگے بلکہ اور زمین مین جو اوسکے مثل ہو اور دور دور سے پیدا ہون اور پھر بلائے جاوین اور زمین شام مین تشریف لاوین چنانچہ معراج کی رات کو رسول اللہ علیہ والہ وسلم بلائے گئے مسجد اقصے مین تشریف لائے اور وہان انبیا و رسل کے امام ہوئے - اور آنحضرت جب سے کہ اپنی مان کے پیٹ مین تھے تب ہی سے اونکا نام مذکور ہوا کاہنون وغیرہ نے بشارات قرب ولادت احمد نبی کی تشریح کی - نوشیروان نے خواب دیکھے بتون نے آوازین دینی شروع کین کہ محمد رسول اللہ کی ولادت قریب ہے اور باوجود امی ہونے کے آپ بڑے فصیح و بلیغ تھے -

دلیل (۳۹۳) صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۵۵ مین تم سے ابدی عہد باندھونگا اور داودی یقینی رحمتین تم پر کرونگا دیکھو مین اوسی کو لوگون پر گواہ بناونگا اور خلق کا فرمانروا ایک گروہ جسے تو نہین جانتا بلاویگا اور وہ قومین جو تجھے نہین جانتی تیرے پیچھے دوڑینگی کیونکہ اوس نے تجھے ممتاز کیا ہے - انتہے ممتاز ترجمہ محمد ہے -

دلیل (۳۹۴) صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۹ درس ۶ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا کہ حکمرانی کا نشان اوسکے کاندھے پر ہوگا اوسکے یہی نام ہونگے عجیب اور مشیر اور مشورہ عظمی کا بادشاہ اور آلہ اور قوی مسلط اور سرمدی باپ اور سلامتی کا بادشاہ اوسکی حکمرانی و سلامتی کی افزایش کی کچھ انتہا نہوگی وہ داود کے تخت سلطنت پر آج سے لیکر ابد تک عدل و انصاف سے نظم و نسق کریگا - انتہی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جتنے نبی گزرے ہین اونکی دہنی یا عقیلی پر نشان نبوت ہوتا تھا اور آنحضرت کی مہر نبوت شانہ پر ہوئی اور یہ مہر نبوت پیدائشی ہی تھی لڑکپن مین بھی ویسی ہی تھی جیسے کہ بڑھاپے اور جوانی مین تھی یہ آپکی نبوت کی بشارت ہے اور آپکی مہر نبوت کا بیان ہے اور آپکے بھی اسماء شریف سے عجیب اور مشیر ہین اور آپکی سرمدی [illegible] ہوا ہے اور آپ بھی بڑے حاکم ہین اور آپ ہی سب کے باپ ہین اور جیسے حضرت داود نبی اللہ خلیفۃ اللہ

اور گاتے ہوئے صیہون مین آوینگے اور ابدی خوشی اونکے سرون پر ہوگی وے خوشی اور خرمی حاصل کرینگے اور غم والم بھاگ جاوینگے ۱۲۔ مین ہان مین ہی ہون جو تمہین تسلی دیتا ہون تو کون ہے کہ انسان سے جو مر جاتا ہے اور بنی آدم سے جو گھاس کی مانند ہو جاتا ہے ڈرتا ہے ۱۳۔ اور خداوند اپنے خالق کو بھول جاتا ہے جس نے آسمان پھیلائے اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر روز ظالم کے جوش و خروش سے کہ گویا وہ ہلاک کرنے کو تیار ہے ڈرتا ہے ظالم کا جوش و خروش کہان ہے ۱۴۔ جھکایا ہوا بندہ جلدی سے آزاد کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی کم نہ ہوگی ۱۵۔ لیکن مین تیرا خدا ہون جو سمندر کو تھما دیتا ہون جس وقت اوسکی لہرین جوش مارین اوسکا نام رب الافواج ہے ۱۶۔ اور مین نے اپنی باتین تیرے موںھہ مین ڈالین اور تجھے اپنے سایہ کے تلے چھپا رکھا تاکہ افلاک برپا کرون اور زمین کی بنیاد ڈالون اور صیہون کو کہون تو میری گروہ ہے انتہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک شریعت بطرز جدید جاری ہوگی اور پہلی شریعتین کالعدم ہوجائینگی اور وہ شریعت بلا واسطہ حق تعالی کیطرف سے ہوگی اور گاتے ہوئے صیہون مین آنا اور ابدی خوشی اونکے سر پر ہونا بیان حجۃ الوداع کا ہے جسمین ہزارون آدمی لبیک و تکبیر کہتے ہوے داخل ہوے تھے اور جوش و خروش ابوجہل وغیرہ کا پہلے ہی موقوف ہوگیا تھا اور غار ثور مین حضرت ابوبکر الصدیق کو سانپ نے کاٹا مگر وہ بفضلہ تعالی نہ مرے اور روٹی کم نہ ہوگی یعنی باوجود ترک احباب و اعزہ و جائداد و ہجرت وطن کے رزق برابر ملیگا اور اپنی باتین تیرے موںھہ مین ڈالنے سے مراد قرآن شریف کا نازل فرمانا ہے اور آپکی زبان مبارک سے ادا ہونا ہے نہ یہہ کہ مثل توریت لکھا ہوا ملجاوے۔

دلیل (۴۰۰) صحیفہ یسعیا باب ۴۲ ورس ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا ہان وہ جنگ کیلئے بلائیگا وہ اپنے دشمنون پر بہادری کریگا انتہے۔

دلیل (۴۰۱) کتاب پیدائش باب ۴۹ یعقوب نے اپنے بیٹون کو بلایا اور کہا اپنے کو اکٹھا کرو تاکہ اوسکی جو پچھلے دنون مین تم پر بیتیگا خبر دون ۱۰۔ یہوداہ سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اوسکے پاؤن کے درمیان سے جاتا رہیگا جبتک کہ سیلا نہ آوے اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی انتہے پچھلے زمانہ کے نبی خاص آپ ہین اور یہود مین بعد انکار حضرت مسیح علیہ السلام فی الجملہ حکومت باقی تھی عرب مین خیبر وغیرہ چند قلعون مین اونکی حکومت مستقلہ تھی جب اونھون نے انکار رسالت خاتم النبیین کیا اور اونپر غضب دوہرا ہوا تو اونکی حکومت تمام روی زمین سے نکلگئی اور ہر جگہہ بطور رعیت آباد ہوگئی اور عصا سے حکومت چھن گیا۔

دلیل (۴۰۲) صحیفہ حبقوق علیہ السلام باب ۳ ورس ۳ خدا تیمان سے آیا اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا انتہی تیمان تہامہ کا اور یہہ مکہ معظمہ کا نام ہے۔

دلیل (۴۰۳) مکاشفات یوحنا باب ۱۶ ورس ۱۷ پھر ساتوین فرشتہ نے اپنا پیالہ ہوا مین انڈیلا تب آسمان کی ہیکل کی تخت کیطرف سے ایک بڑی آواز یہہ کہتی ہوئے نکلی کہ ہوچکا ۱۸۔ تب آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوین اور بہونچال آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین پر ہین ایسا سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا ۱۹۔ اور وہ بڑا شہر تین ٹکڑے ہوگیا اور قومون کے شہر گر گئے اور بڑی بابل خدا کے حضور یاد آئی تاکہ اوسے شدت غضب کی مے کا پیالہ پلاوے ۲۰۔ تب ہر ایک ٹاپو ٹل کے غائب ہوگیا اور پہاڑ کہین پائے نہ گئے اور آسمان سے آدمیون پر من من بھر کے اولے گرے اور اولون کی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ وہ اوسکی نہایت ہی سخت آفت تھی انتہے قیصر روم

سنا دی تاکہ مین شناخت کرسکون پس کعبہ شریف نے تمام سرا پائے نبوی بیان کیا اور آنحضرت صلعم اللہ سے ملے اور سولہ مہینے تک وہ قبلہ پکارا رہا پہر وہ حکم منسوخ ہوا اور محبوب الٰہی اپنے جان نثار کیطرف متوجہ کئے گئے

دلیل (۳۹۷) زبور ۴۸ - خداوند بزرگ ہے اور لائق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر مین اوسکے مقدس پہاڑ پر اوسکی تعریفین بہت طرح سے کیجاوے - ۲ بلندی سی خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہے اوسکے اطراف مین بڑی بادشاہ کا شہر ہے ۳ - اوسکے محلون مین مشہور ہے کہ خدا جائے پناہ ہے ۴ - کیونکہ دیکھو بادشاہ باہم آئے اور ایک ساتھ گذرے ۵ - وے دیکھکر فورًا دنگ ہوے وے گھبرائے اور بھاگ گئے ۶ - کپکپی نے اونہین وہان پکڑا اور ایسے درد لے جیسا جننے کیوقت عورت کو ہوتا ہے ۷ - اوس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا ہم نے سنا ویسا ہی لشکرون کے خداوند کے شہر مین ہم نے دیکھا خدا اوسکے ابد تک قایم رکھیگا انتہی - صیہون لقب مکہ معظمہ کا ہے اور کوہ صیہون سے اوسکا پہاڑ مراد ہے اور بڑے بادشاہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہین اور مدینہ شریفہ مکہ معظمہ سے بجانب اوتر یعنے شمال واقع ہے غزوہ احزاب مین ایک ہوا ایسی چلی تھی جسنے تمام کفار بھاگ گئے جسکی طرف ان ورسون مین اشارہ اور بشارت ہے -

دلیل (۳۹۸) درس ۱۱ بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے سلع کے بسنے والے ایک گیت گائینگے خداوند ایک بہادر کے مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا انتہی - آواز بلند کرنا اور گیت گانا یعنے ذکر اللہ اور کلام اللہ کی آواز بلند ہوگی - سلع پہاڑ مدینہ کا ہے اور قیدار سے مکہ مراد ہے اور خداوند کا جنگی مرد کی مانند نکلنا جناب خاتم النبیین کی بشارت صریح ہے کیونکہ جب نصیحت کارگر نہین ہوتی اور صلح سے بھی کام نہین نکلتا تو ضرور ہے کہ سختی سے احکام الٰہی کو نافذ کیا جاوے خصوصًا آخر زمانہ مین کہ بیشتر انبیاء علیہم السلام خوب تبلیغ کر چکے تھے اب نرمی بالکل خلاف مصلحت تھی پس مجبوری کو محاربہ مین حکمت ہے -

دلیل (۳۹۹) صحیفہ یسعیاہ باب ۵۱ ورس ۴ - میری سنو اے میری امت میری طرف کان دھرو اے میری گروہ کیلیک شریعت مجھسے رائج ہوگی اور اپنی شرع کو قومون کی روشنی کیلئے قائم کرونگا - ۵ - میری راستبازی نزدیک ہے میری نجات چل نکلی ہے اور میرے بازو قومون پر حکمرانی کرینگے بحری مملکتین میرا انتظار کرینگے اور میرے بازو پر اونکا توکل ہوگا ۶ - اپنی آنکھین آسمان کی طرف اوٹھاؤ اور نیچے زمین پر نگاہ کرو کہ آسمان دھوئین کی مانند غائب ہو جائینگے اور زمین کپڑے کی طرح پرانی ہوگی اور وے جو اوسپر بستے ہین اوسیطرح مر جائینگے - پر میری نجات ابد تک رہیگی اور میری صداقت موقوف نکیجائیگی - ۷ - میری سنو اے تم سب جو صداقت شناس ہو اے لوگو جنکے دلمین میری شریعت ہے انسان کی ملامت سے مت ڈرو اور اونکی طعنہ زنی سے ہراسان نہو - ۸ - کیونکہ کیڑا اونھین کپڑے کیطرح کھائیگا اور کرم اونھین پشمینہ کیطرح کھاجائیگا - پر میری صداقت ابد تک رہیگی اور میری نجات پشت در پشت ۹ - سو وے خدا نے جنہین خریدا ہے پھر اینگے

لیکن حق تعالی کی مقدس لوگ سلطنت لے لینگے اور ابد تک ہان ابد الاباد تک اس سلطنت کی مالک رہینگے ۱۹ - تب مین نے چاہا کہ چوتہی حیوان کی
حقیقت جانون جو اون سبھون سی متفرق تہا کہ نہایت ہیبت ناک تہا جسکے دانت لوہی کی اور ناخن پیتل کی تہی جو نگلتا اور ٹکڑی ٹکڑی کرتا اور
بچی ہوئی کو اپنی پاؤن سی لتاڑتا تہا - ۲۰ - اور دس سینگون کی جو اوسکی سر پر تہی اور اوس ایک کی جو نکلا اور جسکی آگی تین گر گئی ہان اوس سینگ کے
جسکے آنکہین تہین اور ایک موہنہ جو بڑی گہمنڈ کی باتین بولتا تہا اوسکا چہرہ اوسکی ساتہیون کی نسبت زیادہ رعب دار تہا - ۲۱ - مین نے
دیکہا کہ وہی سینگ مقدسون سی جنگ کرتا تہا اور اون پر غالب ہوتا رہا - ۲۲ - جبتک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالی کی مقدسون کا
انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس لوگ سلطنت کی مالک ہووین - ۲۳ - وہ یون بولا کہ چوتہا حیوان چوتہی سلطنت ہی جو دنیا مین ہوگی
اور وہ ساری سلطنتون سی متفرق ہوگی اور ساری زمین کو نگلیگی اور اوسی لتاڑیگی اور وہ اوسی ٹکڑی ٹکڑی کریگی - ۲۴ - اور وی دس سینگ
جو ہین سو دس بادشاہ ہین جو اس سلطنت مین اٹہینگے اور اونکی بعد ایک اور آئیگا اور وہ پہلونسی متفرق ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب آئیگا
۲۵ - اور وہ حق تعالی کی مخالفت مین باتین کریگا اور حق تعالی کی مقدسون کو تصدیع دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل
ڈالی اور وی اوسکی قبضے مین دئے جاوینگی یہانتک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدہی مدت گذر جائیگی - ۲۶ - پر عدالت بیٹہیگی اور وی اوسکی
سلطنت اوس سی لینگی کہ اوسی ہمیشہ کیلئی نیست نابود کرین - ۲۷ - اور تمام آسمان کی تلی کی ساری مملکتین اوسکی بندگی کرینگی اور فرمانبردار
ہووین گی - انتہی - اس سی معلوم ہوا کہ اس سینگ کی بعد ایک مدت اور مدتین اور آدہی مدت تک سلطنت اور رہیگی اور پہر مقدس لوگ
اوسکی سلطنت کی مالک ہوجاوینگی - واضح ہو کہ یہہ خواب زمین فارس مین دیکہی گئی جس زمانہ مین کہ بنی اسرائیل وہان قید تہی اول سلطنت
بلشضر کی ہی جسکی پہلی سال جلوس مین یہہ خواب دیکہا گیا اور یہہ بادشاہ بسبب بی ادبی بطرف بیت المقدس کی قتل ہوا اور مادیون کی سلطنت
شروع ہوئی دوسری سلطنت یہی ہی تیسری سلطنت کیانیون کی ہی اور شروع اس سلطنت کا ۳۰۰ برس پیشتر میلاد مسیح کی ہوا اور پہلا بادشاہ اوس
سلطنت کا ... ہی - اور چوتہی سلطنت ساسانیون کی ہی اور پہلا بادشاہ اس سلطنت کا اردشیر بابکان ہی چالیس سال دوسرا بادشاہ
شاپور بن اردشیر ۳۰ سال تیسرا بہرام بن بہرام ۱۳ سال - چوتہا شاپور بن ہرمز ۷۰ سال - پانچوان بہرام بن شاپور ۱۴ سال - چہٹا یزدگرد
۳۰ سال - ساتوان بہرام گور ۲۳ سال - آٹہوان یزدگرد ثانی ۱۸ سال - نوان قباد ۴۳ سال - دسوان نوشیروان ۴۸ سال پس یہی
اون سلاطین کا ہی جنکو دس سینگ کہا گیا ہی بعد نوشیروان کی خسرو پرویز نے تین بادشاہون پر غالب ہوا جسکو ایک سینگ سی تعبیر کیا گیا ہے
اول ہرمز پر کہ اوس سی سلطنت لی لی دوسری بہرام چوبینہ پر جو بادشاہ ہوگیا تہا تیسری گہستم پر جو گویا بادشاہی تہا پس یہہ تین سینگ
علاوہ دس کی تہی جنکو خسرو پرویز نی گرا دیا تہا - اور خسرو پرویز کی ہلاک ہونیکا واقعہ یہہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرامین جملہ سلاطین
کو لکہی اور دعوت الی اللہ کی منجملہ اونکی ایک نامہ بنام خسرو پرویز تحریر فرمایا جسکو دیکہکر وہ افروختہ ہوگیا اور تکبر کی باتین کرنی لگا - اور گرامی
نامہ کو چاک کر ڈالا بعد اوسکی اوس نی باذان کو جو اوسکی طرف سی حاکم یمن تہا لکہا کہ سنا گیا ہی کہ کوئی شخص عرب مین دعوی پیغمبری کرتا ہے
لازم ہی کہ بواسطہ چند اشخاص معتمد کی اسطرف روانہ کرو باذان نی موافق اوسکی حکم کی بابویہ اور خرخرہ کو خدمت نبوی مین تحقیق حال کیلیے

سرور کائنات کی بعثت شریف اور دیگر اطراف واکناف سے آوازین ہوئین اور چودہ کنگرے محل کسریٰ کے گر پڑے اور مکان بھی شق ہو گیا
اور تمام بت سجدہ مین جا پڑے اور آگ فارس بھی بجھ گئی اور کسریٰ تخت سے نیچے گر پڑا اور بڑے بابل کا زمانہ قریب آیا کیونکہ شہر بابل
حضرت عمر خلیفہ دوم کے زمانہ مین خراب ہوا اور آپکی ولادت سے پہلے اصحاب فیل پر پتھر پڑے اور اون سب کو ہلاک کیا۔

دلیل (۴۴) صحیفہ دانیل علیہ السلام باب ۷ ورس ۲۔ دانیل بولا اور کہا کہ مین نے رات کو ایک رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہون کہ آسمان
کی چار ہوائین بڑے سمندر پر باہم زور سے چلین ۳۔ اور سمندر سے چار بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے متفرق تھے نکلے ۴۔ پہلا شیر ببر کی
مانند تھا اور عقاب کے سے پنکھ رکھتا تھا اور مین دیکھتا رہا جب تک کہ کرسیان رکھی گئین اور قدیم الایام بیٹھ گیا اور آدمی کیطرح
پاؤن پر کھڑا کیا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا۔ ۵۔ اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک دوسرا حیوان ریچھ کی مانند تھا اور وہ ایک
طرف سیدھا کھڑا ہوا اور اوسکے موہنہ مین اوسکے دانتون کے درمیان تین پسلیان تھین اور اونہون نے اوس سے کہا کہ اوٹھ اور بہت گوشت
کھا۔ ۶۔ بعد اسکے مین نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک اور حیوان تیندوے کی مانند تھا جسکے پیٹھ پر پرندے کے سے چار پر تھے اور اوس حیوان کے
چار سر تھے اور سلطنت اوسے دیگئی۔ ۷۔ اوسکے پیچھے مین نے رات کے رویتون کے وسیلہ دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ چوتھا حیوان ہولناک اور
ہیبت ناک اور نہایت زبردست اور اوسکے دانت لوہے کے تھے اور بڑے بڑے تھے اور وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور بچے کو اپنے پاؤن سے
لتاڑتا تھا اور یہ اون سب حیوانون سے جو اوسکے آگے تھے متفرق تھا اور اوسکے دس سینگ تھے۔ ۸۔ مین نے اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا
دیکھتا ہون کہ اونکے بیچ مین سے ایک اور چھوٹا سا سینگ نکلا جسکے آگے پہلے تین سینگ جڑ سے اوکھاڑے گئے اور کیا دیکھتا ہون کہ اوس
سینگ مین آنکھین تھین انسان کی آنکھون کی مانند اور ایک موہنہ تھا جو بڑی بڑی باتین بول رہا ہے۔ ۹۔ مین دیکھتا رہا یہانتک کے
کرسیان رکھی گئین اور قدیم الایام بیٹھ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تھا اوسکے سر کے بال صاف اون کی مانند اوسکا تخت
آگ کے شعلہ کی مانند تھا اوسکے پہئے آگ کی مثل تھے۔ ۱۰۔ ایک آتشی سیلاب بہہ رہا تھا جو اوسکے آگے سے نکلا تھا ہزار ہا ہزار اوسکی خدمت مین
حاضر تھے اور لاکھون لاکھہ اوسکے آگے کھڑے تھے عدالت ہو رہی تھی کتابین کھلی ہوئی تھین ۱۱۔ مین نے دیکھا یہانتک کہ اوس سینگ کی آواز کے
سبب جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا رہا ہان مین یہانتک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین
ڈالا گیا ۱۲۔ اور باقی حیوانون کی سلطنت بھی اون سے لیلی گئی پر اونکی زندگی قایم رہی اور ایک مدت اور ایک ساعت تک ۱۳۔ مین نے رات
کی رویتون کے وسیلہ دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدمزاد کی مانند آسمان کے بادلون کیساتھہ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا اور وے
اوسے اوسکے آگے لائے ۱۴۔ اور سلطنت اور حشمت اور سلطنت اوسے دیگئی کہ سب قومین اور مختلف زبان بولنے والے اوسکی خدمت گذاری کرین
اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نرہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل نہ ہوگی۔ ۱۵۔ مجھہ دانیل کی روح میرے بدن مین ملول
ہوئی اور میرے سر کی رویتون نے مجھے گھبرا دیا۔ ۱۶۔ مین اونمین سے جو نزدیک کھڑے تھے ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے اون ساری باتون
کی حقیقت پوچھی اوس نے مجھہ سے کہا اور سلطنت کی حقیقت مجھے بتلائی ۱۷۔ یہ چار بڑے حیوان چار بادشاہ ہین جو زمین پر پیدا ہونگے ۱۸۔

مین تم سے بیان کرتا ہون - ۱۰ خداوند کیلئے ایک نیا گیت گاؤ ای تم جو سمندر پر گذر رتی ہو اور تم جو اوسمین بستے ہو ای بحری ممالک اور اونکے باشندو تم زمین پر سر تا سر اوسکی ستایش کرو - ۱۱ بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے - ۱۲ سلع کی بسنے والے ایک گیت گائینگے اور بحری ممالک مین اوسکی ثناخوانی کرینگے - ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کیلئے بلائیگا وہ اپنے دشمنون پر بہادری کریگا - ۱۴ مین بہت مدت سے چپ رہا اور مین خاموش رہا اور آپکو روکتا رہا پر اب مین اوس عورت کی طرح جسی درد زہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈی سانس بھی لونگا - ۱۵ مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کر ڈالونگا اور اونکی سبزہ زار و نکو خشک کرونگا اور اونکی ندیان بسنی کے لایق زمین بناؤنگا اور تالابون کو سکھادونگا ۱۶ اور اندہونکو اوس راہ سے کہ جسکو وی نہین جانتے لیجاؤنگا مین اوئھین اون راستون پر جن سے وی آگاہ نہین لیچلونگا مین اونکی تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہون کو میدان کر دونگا مین اونسے یہ سلوک کرونگا اور اوئھین ترک نہ کرونگا - ۱۷ اور پیچھے ہٹینگے اور نہایت پشیمان ہون جو کھدی مورتون کا بھروسہ رکھتے ہین اور ڈھالی ہوی بتونکو کہتے ہین تم ہمارے آلہہ ہو انتہے - پس یہ بھی ایک بڑی بشارت خاتم النبیین کی ہے کیونکہ قیدار حضرت اسمعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے جنکی اولاد مین نبی آخر الزمان مبعوث ہوے اور سلع مدینہ شریف کی پہاڑ کا نام ہے اور عدالت اور حکومت اور جنگ اور بت شکنی خاص آپکی بشارات ہین -

دلیل (۷۰) کتاب پیدایش باب ۱۷ ورس ۲۰ اور اسمعیل کی حق مین مین نے تیری سنی دیکھہ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا انتہے - بارہ سرداری بارہ خلیفے یا بارہ امام مراد ہین کیونکہ ہر ایک امام اپنے زمانہ کا قطب ہے

دلیل (۸۰) کتاب یرمیاہ باب ۵۰ ورس ۱۸ اسلئے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون کہتا ہے کہ دیکھہ مین بابل کے بادشاہ اور اوسکی سرزمین کو سزا دونگا جسطرح مین نے اسور کی بادشاہ کو سزا دی ہے تیر اندازون کو بلا کے اکٹھی کر دکہ بابل پر جاوین ای ساری کمان کشو ہر طرف سے اوسکی مقابل خیمہ کھڑا کر دکہ اوسکی بچنے کی جگہہ نہو اوسکے کام کے موافق اوسکو بدلا دو سب کچہ جو اوس نے کیا اوس سے کرو کیونکہ اوس نے خداوند اسرائیل کے خدا کے آگے بڑی شیخی کی اسلئے اوسکی جوان بازار مین گر جائینگے اور ساری جنگی مرد اوسدن کاٹ ڈالے جائینگے خداوند کہتا ہے اسلئے دشتی درندی گیدڑ ونکی ساتہہ وہان بسینگے اور شتر مرغ اوسمین بسیرا کرینگے اور وہ ابد تک پہر آباد نہوگی پشت در پشت کوئی اوسمین سکونت نہ کریگا جسطرح خدا نے سدوم اور عمورہ اور اوسکے نواح کے شہرون کو الٹ دیا خداوند کہتا ہے اسیطرح کوئی آدمی وہان بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا دیکھہ ایک قوم شمال سے آتی ہے ایک بڑی گروہ اوتر سے آویگی اور بہتیری بادشاہتین زمین کی سرحدون سے برپا کئے جاوینگے وی کمان اور نیزہ اوٹھائینگے وی کڑے ہین اور رحم نہ کرینگے اونکی آواز سمندر کی جوش کی مانند ہولناک ہے اور وی گھوڑون پر چڑہینگے اور جنگی مردون کیطرح تیری مقابل ای بابل کی بیٹے صف آرائی کرینگے انتہے شہر بابل مین اول حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ مین ڈالے گئے تھے اور بہر بنی اسرائیل ستر برس تک قید رہے اور بیت المقدس بھی انھین بابلیون نے خراب کیا ہے پس اسلئے آپکی زمانہ پر سزای بابل ہے تہی اور آپکی ہی زمانہ مین ہوی غرض بابل کی پیشین گوئی ئیان بین بکثرت چند مقامون مین پائی جاتی ہے چنانچہ حضرت عمر خلیفہ دوم

بہیجا اور خدمت بابرکت مین لکہا کہ ان دونون کی ہمراہ کسریٰ کی پاس جانا چاہیے وہ دونون مدینہ شریف مین حاضر ہوی اور سبب
حضوری کا بیان کیا آنحضرت نے تبسم فرما کر اول دعوت اسلام کی پھر فرمایا کل اسکا جواب ملیگا بروز آئندہ آپ نے فرمایا کہ باذان
کو خبر دو کہ میرے پروردگار نے رات کی سات بجے شیرویہ سے خسرو پرویز کو مروا ڈالا شیرویہ نے خسرو پرویز کا شکم چاک کر دیا اور پیامبرون نے
باذان کو بوساطت ان قاصدون کی دعوت اسلام کی اور ملک فارس مین شیوع اسلام کی خوشخبری دی اور بصورت قبول اسلام باذان کو آنحضرت نے
حاکم یمن مقرر فرمایا چنانچہ باذان بعد تصدیق خبر قتل خسرو پرویز اور لکہنے شیرویہ کی اوسکو کہ نبی عربی سے کچہ تعرض نہ کری مع جملہ اتباع
اپنے کے مسلمان ہوگئے اور بعد ہلاکت خسرو پرویز کے یہ سلطنت قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرن شیخین اور نصف قرن
حضرت عثمان خلیفہ ثالث تک کچہ رہی کیونکہ یزدگرد بادشاہ سلطنت مذکور کا اوسوقت تک زندہ رہا اور کہین کہین سامان فساد
برپا کرتا رہا گو دار السلطنت حضرت عمر کے خلافت مین ہی مسلمانون کی قبضہ مین آگیا اور سنہ ۲۹ھ مین ٹہیک نصف خلافت حضرت
عثمان پر یزدگرد ہلاک ہوا اور وعدہ الٰہی پورا ہو۔

غرض یہ تمام حدیثین تبلیکہ عاقل منصف مزاج آدمی ہو جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بشارتسی پرہین اور پوری ہو سلطانون
دلیل (۴۰۵) زبور باب ۹ ورس ۷ لیکن خداوند ابد تک تخت نشین ہے اوسنے عدالت کیلئی اپنی مسند تیار کی ہے۔ ۸ اور وہ صداقت سے
جہان کا انصاف کریگا اور راستی سے قومون کی عدالت کریگا۔ ۱۹ اوٹہہ ای خداوند کہ انسان غالب نہووی قومون کی عدالت تیرے
حضور کیجاوی ۲۰ ای خداوند انکو ڈرا کہ قومین اپنے تئین بشر ہی جانین۔ انتہی پس یہ مسند تیار کرنا روز قیامت کا بیان نہین ہوسکتا
اسلئے کہ ٹہرانا اور بشارت دنیا اس دنیا مین ہے نہ کہ آخرت مین اور اس دنیا مین وہ زمانہ جسمین تثلیث کو اوٹہایا گیا اور توحید قائم
ہوی وہ زمانہ حضرت محمد رسول اللہ کا ہے لہذا تعیین آپکی زمانہ کی اس بشارت سے ہی ہوگئی۔

دلیل (۴۰۶) کتاب یسعیاہ باب ۴۲ دیکہو میرا بندہ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اوسپر رکہی وہ قومون
کے درمیان عدالت جاری کریگا۔ ۲ وہ نہ چلائیگا اور نہ اپنی صدا بلند کریگا اور اپنی آواز بازارون مین نہ سنادیگا۔ ۳
وہ مسلے ہوے سینٹے کو نہ توڑیگا اور دہکتی ہوی بتی کو نہ بجہائیگا وہ عدالت کو جاری کریگا کہ دایم رہی۔ ۴ اوسکا زوال نہ ہوگا
اور نہ مسلا جائیگا جبتک راستی کو زمین پر قایم نہ کری اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی راہ تکین۔ ۵ خداوند جو آسمانون کو خلق
کرتا اور اونہین تانتا جو زمین کو اور اونکو جو اوسمین سے نکلتے ہین پہیلاتا اور اون لوگون پر جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو
اوسپر چلتی ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے۔ ۶ مین خداوند نے تجہی صداقت کیلئے بلایا مین ہی تیرا ہاتہہ پکڑونگا اور تیری حفاظت
اور لوگونکے عہد اور قومون کی نور کیلئے تجہی دونگا۔ ۷ کہ تو اندہون کی آنکہین کہولی اور بندیون کو قید سے نکالی اور اونکو جو اندہیرے
مین بیٹہے ہین قیدخانہ سے چہڑادی۔ ۸ یہوواہ مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے
لئے ہے کہدی ہوی مورتون کیلئے ہونے نہ دونگا۔ ۹ دیکہو تو سابق پیشین گوئیان برآئین اور مین نئی باتین بتلاتا ہون اسسے پیشتر کہ واقع ہون

اطاعت نبی آخر الزمان کی نسبت برابر انصار مین تہا وقت بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چلا آتا تہا اور یہود شام سے جلاوطن
ہونیکے بعد مدینۃ الرسول اور اوسکے قرب وجوار مین اسی خیال سے آکر بستے ہے مگر بعد بعثت کے حسد کرنے لگے اور ایمان نہ لاے خلاصہ تیکہ
کہ مدینہ شریف محمد عربی مکی قریشی قیدار می اسمعیلی براہیمی علیہ السلام کا جای پناہ اور جای ہجرت ہے قدیم سے مشہور و معروف تہا
ہزارون مخلوق وہان آکر اسیواسطے رہتے تہے اور انتظار کیا کرتے تہے اور دعا مانگتی تہے کہ جلد نبی آخر الزمان کا ظہور تاکہ کفر و شرک جہان
سے دور ہو - پہر خود ہی منکر بنی ہوکر وعید ہبیل کے مصداق بنے -

دلیل (۱۴۱) کوئی کتاب سوای قرآن شریف کے دنیا مین ایسی نہین کہ اوسکا لفظ لفظ متواتر ہوا ور لاکہون آدمی اوسکے
حافظ ہون - اور احادیث نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم توریت و انجیل کے اس امر مین مساوی ہین کہ مضامین
اونکے الہامی ہین اور الفاظ الہامی نہین چنانچہ اہل کتاب ہی اسکے قائل ہین کہ توریت و انجیل کے الفاظ منزل من اللہ نہین -
مگر باوجود اس تساوی کے یہہ فرق ہے کہ اہل اسلام کے پاس احادیث کی سند من اولہا الی آخرہ موجود ہے اس زمانہ سے لیکر
ویر تک تمام راویونکا سلسلہ بتا سکتے ہین اور ظاہر ہے کہ یہہ بات کسقدر موجب اعتبار ہے یہان ایک دو روایتا ایسی ہی
ہین کہ شاید مثل توریت و انجیل اونکی سند کا آج کل پتا نہ نکلے - پس تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ علیہم السلام
کے معجزات اون روایات ضعیفہ کے بہروسہ پر تسلیم کر لئے جاوین اور نبی آخر الزمان کے معجزات باوجودیکہ روایات متصلہ
سے ثابت ہین تسلیم نہ کئے جاوین -

دلیل - (۱۴۲) ملک عرب کی جہالت اور درشت مزاجی اور گردن کشی اور باہمی جہگڑے کون نہین جانتا جس قوم مین
ایسی جہالت ہو کہ نہ کوئی کتاب آسمانی ہو اور نہ غیر آسمانی - اور اخلاق عرب کا یہہ حال تہا کہ قتل کر دینا ایک بات تہی سمجہی
کیفیت کہ پتہر دنکا اٹہالا ہے اور پوجنے لگے - اور گردن کشی کی یہ صورت کہ کسی بادشاہ کے کبہی مطیع نہ ہوے جفاکشی کی یہ نوبت
کہ ایسے خشک ملک مین شاد و خرم عمر گزارین - ایسے جاہلون گردن کشون کو راہ پہ لانا ہی دشوار تہا چہ جائیکہ علوم الہیات و
اخلاق و سیاست مدن و علم معاملات و عبادات مین رشک افلاطون و ارسطو و دیگر حکماء نامدار بنا دیا - چنانچہ اہل اسلام
و دیگر اقوام کے ذخیرہ علمی کو ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہوگا کہ ان علوم مین اہل اسلام تمام عالم کے علماء پر سبقت لیگئے جنکے شاگردان
کے علوم کا یہ حال ہے خود موجد علوم کا کیا حال ہوگا اگر یہ معجزہ نہین تو اور کیا ہے - تمام عقلاء کو اسکا اقرار ہے کہ جملہ علوم کی ترقی
رسالت مآب نبی آخر الزمان کی بدولت ہوی ہے - لہذا منصفون سے انصاف کی درخواست کیجاتی ہے -

دلیل (۱۴۳) پیشین گوئیان ہی جناب پیغمبر آخر الزمان کی اسقدر ہین کہ کسی اور نبی کی نہین جنمین اکثر صادق ہی ہوچکی ہین
مثلاً خلافت کا ہونا - اور حضرت عثمان اور حضرت حسین کا شہید ہونا اور حضرت حسن کے ہاتہ سے دو گروہ اعظم کا صلح کرنا
اور ملک کسری اور ملک روم کا فتح ہونا اور بیت المقدس کا فتح ہونا اور مروانیون اور عباسیون کا بادشاہ ہونا اور

کی زمانہ مین تو وہ ایسا نیست و نابود ہوگیا کہ کبھی آباد نہو گا انشاء اللہ تعالی۔

دلیل (۴۰۹) بشارت متزلیہ ورسالہ سے خداوند کا کلام اونکو یہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا یہان تہوڑا وہان تاکہ وے چلے جاوین اور پیچھاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہووین انتہے۔ اسمین قرآن شریف کے نازل ہونیکی طرف بشارت ہے کہ وہ ٹکڑی تہوڑا تہوڑا نازل ہوگا تا کہ وہ لوگ جو بدبخت ہین شک و شبہہ مین پڑکر دولت ابدی سے محروم رہین یہہ کہ نشانی تو وہ جانے۔ وما علینا الا البلاغ۔

دلیل (۴۱۰) زبور باب ۴۵ درس ۲۔ تو حسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ ہے تیرے ہونٹون مین لطف بٹایا گیا ہے اے پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگواری ہے حمائل کرکے اپنی ران پر لٹکا اور اپنی بزرگواری سے سوار ہو اور سچائی اور ملائمت اور صداقت کے واسطے اقبالمندی سے آگے بڑھ اور تیرا داہنا ہاتھ تجھکو ہیبت کے کام سکہلا دیگا تیرے تیر تیز ہین لوگ تیرے نیچے گرے پڑتے ہین وے بادشاہ کے دشمنون کے دل مین لگتے ہین۔ تیرا تخت اے خدا ابد الآباد ہے تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اسی سبب اے خدا تیرے خدا نے تجھکو خوشی کے تیل سے تیرے مصاحبون سے زیادہ مسح کیا ہے تیرے سارے لباس سے مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے جن سے ہاتھی دانت کے محلون کے درمیان اونہون نے تجھکو خوش کیا ہے بادشاہون کی بیٹیان تیری عزت والیون مین ہین ملکہ اوفیر کے سونے سے آراستہ ہوکے تیرے داہنے ہاتھ کہڑی ہے اے بیٹی سن اور سوچ اور اپنے کان ادہر دہر اور اپنے لوگون اور اپنے باپ کے گہر کو بہول جا تا کہ بادشاہ تیرے جمال کا نہایت مشتاق ہو کہ وہ تیرا خداوند ہے تو اوسے سجدہ کر تیرے بیٹے تیرے باپ دادون کے قائم مقام ہونگے جنہین تو تمام زمین کی سرداری بخشیگا مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاؤنگا پس سارے لوگ ابد الآباد تیری ستایش کرینگے۔ انتہے حضرت داؤد علیہ السلام کسی رسول عظیم الشان کی بشارت دیتے ہین اور اوسکو مخاطب کرکے اوسکی خوبیان بیان فرماتے ہین اور نام مخاطب اوسکا اس زبور مین درج نہین لیکن یہودیونکے پاس جو نسخہ ہے اوسمین نام مبارک احمد اب تک موجود ہے مگر باوجود نام اور مقام کے نکالنے کے تمام حالات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق ہین اور اوفیر ایک شہر عراق مین ہے اور عراق مین سلطنت نوشیروانیون کی تہی اور یزدگرد کی بیٹی حضرت شہربانو ہین جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہوئی ہین

دلیل (۴۱۱) زبور ۴۸۔ خداوند بزرگ ہے اور لایق ہے کہ ہمارے خدا کی شہر مین اوسکی مقدس پہاڑ پر اوسکی ستایش بہت طرح سے کیا جاوے ۲ بلندی سے خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہے اوسکی اوتر اطراف مین بڑے بادشاہ کا شہر ہے۔ ۳ اوسکی محلون مین مشہور ہے کہ خدا ہی پناہ ہے۔ انتہے۔ خدا سمعی صاحب ہے جو لقب جناب خاتم النبین کا ہے اسمین اضافت مقلوبی ہے یعنی جائی پناہ خدا کو قلب کرکے بیان کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ اہل مدینہ مین یہہ بات مشہور ہے کہ صاحب یعنی محمد رسول اللہ کا یہہ شہر جائی پناہ ہے چنانچہ برابر یہہ بات مشہور چلی آتی تہی اور بہت سی قومین مدینہ منورہ مین آکر اسی وجہ سے سکونت پذیر ہوئین تہین اور تبع نے ایک مکان اسی واسطے منزل اجلال سرور کائنات کے لیکر چہوڑ دیا تہا جسمین ابو ایوب انصاری رہتے تہے اور اول آپنے وہین منزل فرمایا اور ایک وصیت نامہ

بس یہی دلیل کافی ہے کہ یہ کلام بطریق وحی نازل ہوا ہے۔

دلیل (۴۱۷) جناب رسالت مآب نبی آخر الزمان نے ادائی رسالت مین مشقت و ملامت و تکلیف کی اسقدر برداشت فرمائی کہ انسان کی طاقت سے باہر ہے شریرون نے جسقدر ایذا دی اور امیرون نے جسقدر ڈرایا دھمکایا اور منع کیا کوئی نہین جانتا مگر شاباش صدر رحمت کبھی آپ کے قول یا فعل مین کوئی تغیر پیدا نہوا از اول تا آخر ایک طریق پر مستقل رہے اور سر مو انحراف نہ کیا اور مال و جاہ و آسایش نفسانی کیطرف مطلق رغبت نہ کی بلکہ صبر و استقلال کے ساتھ تبلیغ احکام الہی مین ذرہ قصور نہ کیا ایک تن تنہا اور لاکھون دشمن پر بھی اپنی جان کا بالکل اندیشہ نہ کیا انجام کار تمام اعدا نابکار پر بفضلہ تعالی فائق و غالب ہوگئے اور یہانتک نوبت پہنچی کہ مشرق سے مغرب تک جان نثار آپکے پیدا ہوگئے اور آپکا دین تمام عالم کے اطراف و اکناف مین مشہور ہوگیا۔ باایں ہمہ تواضع و مسکنت مین کمی نہ ہوئی بلکہ ترقی ہی پر رہی اور ہمیشہ دنیا سے روگردانی اور آخرت کی طرف توجہ قایم رہی اور جب اپنے دشمنون پر اقتدار اور غلبہ حاصل ہوا انکو معاف فرمایا اور اونکی حرکات ناشائستہ پر انتقام نہ لیا۔

پس جس شخص کی جبلت مین انصاف ہے وہ قطعی طور سے جان لیگا کہ ایسا کام بجز تائید پروردگار میسر نہین ہوتا۔

دلیل (۴۱۸) آپ نے اثبات مدعا اپنے مین مخالفین کے روبرو وہ دلائل اور علامات بیان فرمائے جو توریت و انجیل و زبور و صحف سابقہ مین مذکور تھے جنکی کوئی مخالف تکذیب نکرسکا مگر اکثر یہودیون نے حسداً و عناداً قبول نہ کیا اور بعض نصاری بھی ہٹ دھرمی اور مکابرہ کرتے رہے لیکن جب انسے کہا گیا کہ آؤ فریقین ملکر مباہلہ کرین تو مباہلہ پر راضی نہوئے اور جزیہ دینا قبول کر لیا۔ پس جان بوجھ کر انکار کرنا انصاف کا خون کرنا ہے اور مقلدین کا بوجھ اپنی گردن پر لینا ہے۔

دلیل (۴۱۹) ذات مقدس جناب سرور عالم مین دس امور عجیب و غریب تھے۔ اول یہ کہ دھوپ اور چاندنی مین جسم مطہر کا سایہ نہین پڑتا تھا۔ دوم یہ کہ آپ ختنہ کردہ ناف بریدہ پیدا ہوے۔ سوم یہ کہ آپ کو کبھی احتلام نہین ہوتا تھا۔ چہارم یہ کہ وقت خواب کے آپکی آنکھین سویا کرتین اور دل آپکا بیدار رہا کرتا تھا۔ پنجم یہ کہ مکھی کی مجال نہ تھی کہ جسم اطہر پر بیٹھے۔ ششم یہ کہ آگے اور پیچھے برابر دیکھتے تھے۔ ہفتم یہ کہ آپ اپنے ہمراہی سے گو وہ کیسا ہی تیز رو ہوتا آگے ہی رہتے تھے اور جس شخص کے ساتھ کھڑے ہوتے اگرچہ وہ شخص بلند قامت ہوتا مگر آپکا اوس سے فوق نظر آتے تھے۔ ہشتم یہ کہ جس سواری پر آپ سوار ہوتے وہ سواری کبھی ضعیف نہ ہوتی اور اوس مقام سے چند قدم تک مشک کی خوشبو مہک جاتی تھی۔ نہم یہ کہ بول و براز کو زمین نگل جاتی کسی نے بول و براز نہین دیکھا۔ اور اوس مقام پر چند قدم تک خوشبوے مشک پھیل جاتی تھی۔ دہم یہ کہ آپ کو کبھی جمائی نہ آئی۔

پس اہل عقل خود سمجھ لینگے کہ ایسے امور عجیبہ معجزات سے کم نہین اور ہر ایک کی وجہ بھی معلوم کر لینگے۔

دلیل (۴۲۰) کبھی تمام عمر مین کوئی جھوٹ نہین بولا نہ قبل نبوت کے نہ بعد نبوت کے اور کسی جنگ مین کبھی دشمن سے

تاریخ از کاظاہر ہونا اور ترکون کی ہاتہہ سے اہل اسلام پر صدمات کا نازل ہونا جیسا کہ چنگیز خان کے زمانہ مین ظہور پایا اور سوا اُن کے بہت سی باتین ظہور مین آ چکی ہین ۔ پھر وقائع گزشتہ کو ایسا واضح اور مفصل بیان فرمایا کہ گویا چشم دید ہین حالانکہ آپ اُمّی تھے اور کسی نصرانی یا یہودی عالم کی صحبت بھی نصیب نہین کی تھی ۔

اب اخلاق کو دیکھیے کہ آپ باوجودیکہ کہین کے بادشاہ یا امیر نہ تھے یا انہیہ ایسے لشکر کی فراہمی کی جسنے اول تو تمام ملک عرب کو زیر و زبر کر دیا اور پھر فارس اور روم اور عراق کو چند عرصہ مین تسخیر کر لیا ۔

اور معاملات مین وہ شائستگی رہی کہ کسی لشکری نے کسی شخص کی ایذا رسانی کسیطرح گوارا نہ کی غرض تسخیر اخلاق نبوی سے تمام عقلا و جہلا مسخر ہو گئے اور جان نثار نکلے ۔ بہلا کسی دوسرے کو یہ استقلال و استحکام و تائید غیبی میسر آئی ۔ ہرگز نہین ۔

دلیل (۴١۵) جب انسان بعاقل جناب پیغمبر آخر الزمان کی اطوار و اوضاع پر نظر کرے اور دیکہے کہ ملک عرب کے اندر آپ نے نشو و نما پایا جہان کی جہالت و گمراہی ضرب المثل ہے گویا ظلمت و تاریکی مین چراغ روشن ہو گیا اور وہانسے دو بار اتفاق سفر ہوا اور کسی عالم اور فاضل زمانہ سے مجالست و مصاحبت نہین ہوئی اور کبہی حکیم سے تعلیم علم حکمت نہین پائی اور کسی استاد کی شاگردی نہین کی باینہمہ ذات و صفات و افعال و اسماء و احکام الٰہی کی معرفت اس درجہ کی تہی کہ تمام روے زمین کی علماء و حکما اور عقلا نے اقرار کر لیا کہ علم و حکمت و فہم و فراست و عقل و فطانت مین آپ ہی اپنے نظیر ہین اور تقریر دلائل و توضیح مسائل جسقدر قرآن شریف مین مذکور ہے اوس سے زیادہ ممکن نہین پھر ارباب تواریخ و اہل حساب نے بکرات و مرات آپ سے مسائل مشکلہ اور دلائل متعلقہ بطور امتحان دریافت کیے اور کسی جواب مین لغزش یا خطا نہین پائی جو کچہ آپ نے فرمایا اور جس شی کی خبر دی سب موافق عقل و نقل و مطابق واقع ثابت ہوا ۔ پس جس شخص کو عقل سلیم و فہم مستقیم ہو اور ان احوال کو ملاحظہ کرے تو بالیقین معلوم کریگا کہ اس قسم کا علم و حکمت ایک اُمّی شخص کو حاصل ہونا بجز تعلیم الٰہی و ہدایت ربانی ممکن نہین لہذا اہل عقل کے نزدیک یہی دلیل تصدیق رسالت کیواسطے کافی و وافی ہے ۔ اور اہل جہالت و عناد کا تو کوئی علاج ہی نہین ہو سکتا جبتک وہ اہل علم و صلاح کی تابع نہ ہون

دلیل (۴١٦) چالیس سال تک آپ نے کوئی دعویٰ اور اظہار نبوت نہین کیا اور کبہی نبوت و رسالت کی گفتگو زبان پر نہ لائی تاکہ کسیکو یہہ احتمال پیدا ہو کہ تمام عمر اسی خیال مین رہے اور اپنی طرف سے نعوذ باللہ آیات بنا کر اور مہارت پیدا کر کے اظہار نبوت کر دیا پس جس شخص کی چالیس برس کی عمر ہونے تک کوئی ذکر و فکر اس قسم کا نہ ہوا ہو اور کوئی خواہش اسطرف نہ ہوئی ہو اور کوئی کلام اُس قسم کا ظاہر نہ ہوا ہو پھر یکایک دعوے نبوت کیا جاوے اور وہ کلام کہا جاوے کہ اولین و آخرین اوسکے مقابلہ سے عاجز ہون چنانچہ اب تک جسکو تیرہ سو برس کا زمانہ گذر چکا کسی فاضل عرب یا عجم نے باوجود اشتہار عام دینے کے مقابلہ نہ کیا اور اوس کلام کی فصاحت و بلاغت و مضامین پر غور کر کے اوسکے معارضہ کو خارج از امکان سمجہا ۔

اخلاق نبوی کی اعلیٰ نظیر

زیادہ بزرگ آدمیونکا آپکے نزدیک وہ شخص تھا جو مخلوق کی غمخواری اور اعانت مین سعی کرے - اور جس مجلس مین بیٹھتے یا جس سے اوٹھتے اللہ تعالی کا ذکر کرتے - اور جس مجلس مین تشریف لیجاتے جس شخص پر وہ مجلس ختم ہوتی اوسکے پاس بیٹھ جایا کرتے - اور ہر شخص پر اسقدر مہربانی اور اخلاق اور التفات کرتے کہ وہ گمان کرتا کہ مجھسے زیادہ کسی پر اتنی شفقت اور توجہ نہین - اور جو آپسے بحث و مباحثہ اور جھگڑا کرنا چاہتا آپ صبر فرماتے کہ وہ شخص خود خاموش ہوجاتا تھا - اور جو آدمی آپ سے حاجت طلب کرتا اوسکی حاجت روائی فرماتے اور اوسکو پیارے کلام سے خوش کردیتے اور شفقت اور رحمت آپکی مخلوق خدا پر عام تھی گویا سب کے والد ہین - اور احکام و حقوق الہی کے جاری کرنے مین تمام مخلوق آپکے نزدیک مساوی اور برابر تھی مجلس آپکی مجلس علم و حیا و صبر و امانت تھی اوس مین آواز بلند نہوتی - اور کسی شخص کا عیب اور فحش اوس مجلس عالی مین مذکور نہ ہوتا - اور اصحاب آپ کے سب کے سب نہایت عادل اور متقی اور متواضع تھے - بڑے کی توقیر اور چھوٹے پر ترحم کرتے اور غربا اور اہل حاجت کی رعایت مین حتی الامکان بہت سعی کرتے - اور معاملات مین نرمی اور عبادات مین چستی اور اطعام الطعام اور انشا رسلام اور عیادت مریض خواہ اچھا آدمی ہو یا برا اور شرکت جنازہ اور پڑوسی کے حقوق کی رعایت خواہ مسلمان ہو یا کافر اور ہدیونکا قبول کرنا اور اونکا معاوضہ عمدہ کرنا اور عفو مجرم اور اصلاح فریقین اور جود و احسان و حلم و برد باری کرنا اور لہو و باطل و غنا و مزامیر و کذب و غیبت و بخل و جفا و مکر و فریب سے منع کرنا آپکا اور آپکے اصحاب کا شیوہ اور وتیرہ تھا - غرض دنیا مین جسقدر خوبیان اور اچھے کام ہین وہ لوگ اونکو اعلی درجہ اور اکمل طریق پر عمل مین لاتے تھے -

اس کتاب کا یہ پہلا حصہ ہے جو طبع ہوا ہے ناظرین کا شوق دیکھکر دوسرے حصص بھی انشاء اللہ تعالی ہوکر ہدیہ ناظرین باتمکین ہونگے ۱۲

محمد منصور علی عفی عنہ

تقریظ جلیلہ خاعنبر شمامہ زبدۃ العلماء المتبحرین عمدۃ الفضلاء المحققین مرجع المحدثین الکرام و ملاذ المتکلمین العظام مولانا العارف باللہ مولوی محمد انوار اللہ خان صاحب لازالت انہار افاضاتہ جاریۃ و شموس افاداتہ مشرقۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

طالبین حق کو بشارت اور ماہرین علوم کو مژدہ ہو کہ یہ کتاب لاجواب جسکو نفس و آفاق کا اصطرلاب کہیے تو بجا ہے حسن و خوبی مین اس درجہ کو پہونچی ہے کہ اہل ایمان اوسکو مونس جان اور حرز ایمان سمجھین تو بجا ہے - جناب علامہ مصنف

رخ نہ پھیرا۔ چنانچہ غزوہ احد و حنین مین باوجودیکہ ہمراہی آپ کے جدا ہو گئے تھے۔ مگر آپ اوسیطرح ثابت قدم رہے بلکہ سخت لڑائی کے وقت صحابہ آپ کو اپنی آڑ بنا لیتے تھے اور آپکو کبھی کیسی ہی جنگ ہو مطلق اضطراب اور خوف نہین ہوتا تھا۔ اور شفقت مہربانی مخلوق پر اس درجہ تھی کہ اوس سے زیادہ عقل مین نہین آتی۔ پھر سخاوت اور کرم بھی اعلی درجہ کا تھا اور سونا چاندی آپکے نزدیک کچھ وقعت نہین رکھتا تھا چنانچہ قریش نے بہت کچھ مال و منال و حکومت و ریاست آپ پر پیش کی مگر آپنے مطلق التفات نکیا اور آپ فصاحت و بلاغت بحد رکھتے تھے اور ہر شخص سے اوسکی زبان مین کلام کرتے تھے۔ اور اہل دنیا اور ثروت والون سے بالکل کنارہ کش تھے اور مساکین و غربا و علمار و دیگر اقوام سے بکمال تواضع و انکسار پیش آتی تھے بالنہیہ علم و معرفت و کمال و عقل اس مرتبہ کا تھا کہ انسانی طاقت کو وہان تک رسائی نہین حالانکہ آپ بے پڑہے اُمی تھے اور جو کچھ توریت و انجیل وغیرہ کتب آسمانی مین مذکور ہے بدون پڑہے ہوے سب پر آپکو پوری اطلاع تھی اسیطرح پہلی امت کے احوال اور بیان امثال اور خوبی افعال و تقریر احکام و ترتیب ابواب و تعیین القاب و صفات شریفہ و خصائل حمیدہ اور حکمت حکمار سابقین مین پوری پوری واقفیت حاصل تھی۔ اور ہر بات اور ہر کام بمقتضائے عقل اسطرح صادر ہوتا تھا کہ قوت بشری سے خارج معلوم ہوتا تھا اور دیکھنے والے کو تعجب اور تحیر رہتا تھا۔

دلیل (۴۲۱) جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کیا تھا کہ جو شخص مر جاوے اور مال چھوڑے تو اوس کے وارث اوس مال کو لے لین۔ اور جو شخص اپنے اوپر قرضہ چھوڑے اوسکا مین کفیل اور ذمہ دار ہون بلکہ خود اپنی کفالت کر کے قرض دلوا دیا کرتے تھے اور اوسکو ادا فرماتے تھے اور ہمیشہ مخلوق کی اصلاح اور خبر گیری کرنا اور اہل حاجات کی حاجات کو پوری اور دوسرے گہرون کی خبرگیری مثل اپنے گہر کے بلکہ اوس سے بھی زیادہ کرنا اور لوگون کی ایذا پر صبر کرنا اور بدی کا بدلہ نیکی سے کرنا اور سچا وعدہ کرنا کہ کبھی اوس کے خلاف نہ ہو چنانچہ ایک شخص سے وعدہ کر لیا تھا کہ جب تک تم نہ آؤ گے یہان سے نہ جاؤنگا وہ شخص بہول گیا اور تین روز کے بعد جا کر دیکہا کہ آپ اوسی مقام پر بیٹھے ہین۔ پھر عبادت الہی و تبلیغ اوامر و نواہی مین اسقدر مستعد تھے مگر جسکے آثار ابتک اہل اسلام مین کچھ کچھ موجود ہین۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ جس شخص کی کوئی حاجت ہو اوسکو ضرور مجھ تک پہونچاؤ اور مساکین و محتاجین کی اطلاع کیا کرو۔

دلیل (۴۲۲) آپ ہمیشہ اپنی زبان مبارک کو لاطائل باتون سے نگاہ رکھتے تھے اور اپنے اصحاب مین باہم الفت دیتے تھے اور ہرگز درمیان خاطر دو شخص کے نفرت روا نہین رکہتے تھے اور ہر قوم کے سردار کا اکرام کرتے اور مامور اوس قوم کے اوسکو تفویض فرماتے اور ہر صادر و وارد کے حال سے استفسار اور تفحص کرتے اور اچھے امور کی تعریف اور برے امور کی مذمت کرتے اور حکم الہی سے ہرگز تجاوز نکرتے اور سب سے مقرب آپکے نزدیک وہ شخص تھا جو مسلمانو نکا نیکخواہ ہو اور

عمّ فیوضہ نے اس میں یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ تمام عالم توحید پر برہان قاطع اور دلیل ساطع ہے۔ علاوہ اسکے دلائل نبوت حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مسائل ضروریہ دین متین کو جس خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ بیان فرمایا اور مسائل حکمیہ وطبیہ کو مقاصد عالیہ کا ذریعہ بنایا انہی کا حصہ تھا جزاہ اللہ خیر اعنا وعن سائر المسلمین۔

کتبہ محمد انوار اللہ عفا عنہ

قطعہ تاریخ ریختہ قلم کرامت رقم جناب مولوی محمد مظفر الدین صاحب معلّیٰ

شد چو مطبوع این کتاب لطیف
از تصانیف فاضل مبرور
سال فصلی دل معلّیٰ گفت
باد مقبول مذہب منصور
۱۸ ف ۱۳

ایضاً نتیجہ فکر بندہ اثیم محمد ابراہیم عفی عنہ احقر تلامذہ حضرت مصنف سلمہم اللہ تعالیٰ ۔ مصحح طبع کتاب ۔ بسال شمسی الٰہی

زہے کتاب مذہب منصور
وجہ مطبوعات باللہ
سعد از مصحف سن آمیش
ذلک من آیات اللہ
۱۸ ف ۱۳

ایضاً در سال ہجری نبوی صلعم

شد الحمد بے نقاب آمد
در حجاب آنچہ بود بس مستور
سعد تاریخ آن چہ خوش گفتہ
لعل نایاب مذہب منصور
۲۷ ھ ۱۳

بقلم عاصی مرزا گوہر علی غفرلہ الذنب الخفی والجلی ۔ مالک مطبع۔